e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ

روزنامہ

LUCKNOW

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 297 Thursday , July 31 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۹۷) لکھنؤ،بروز جمعرات ۳۱-جولائی ۲۰۲۵ء مطابق ۵/صفرالمظفر ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

سپریم کورٹ کا لالو پرساد کی عرضی پر سماعت کرنے سے انکار

نئی دہلی، 30 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے صدر اور بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو کے خلاف بدعنوانی کے ایک معاملے میں نچلی عدالت میں چل رہی کارروائی کو معطل کرنے کی عرضی پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ نے درخواست گزار کی عرضی کو مسترد کر دیا۔ بنچ نے کہا کہ نچلی عدالت کی طرف سے کیس میں الزامات عائد کرنے سے ہائی کورٹ میں دائر ان کی (لالو پرساد کی) عرضی بے معنی نہیں ہوگی۔ سابق وزیر اعلیٰ نے عدالت عظمیٰ سے یہ ہدایت مانگی تھی کہ جب تک دہلی ہائی کورٹ اس معاملے میں ان کی درخواست پر سماعت مکمل نہیں کر لیتی تب تک نچلی عدالت کی کارروائی کو روک دیا جائے۔ سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) نے مسٹر یادو اور دیگر کے خلاف 2022 میں 2004-2009 میں زمین کے بدلے نوکری کے الزام میں مقدمہ درج کیا تھا۔

نٹھاری قتل کیس میں سریندر کولی کی بریت کے خلاف سی بی آئی کی اپیل خارج کر دی گئی

نئی دہلی، 30 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی 14 اپیلوں کو مسترد کر دیا۔ چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس ستیش چندر شرما اور کے ونود چندرن نے سی بی آئی کی درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ بنچ نے کہا، "الہ آباد ہائی کورٹ کے کولی کو بری کرنے کے نتائج میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔" عدالت عظمیٰ نے ثبوت ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت مرکزی تحقیقاتی ایجنسی کے نتائج میں سنگین خامیوں کو نوٹ کیا اور اس کی عرضی کو مسترد کر دیا۔ مننددر سنگھ پنڈھیر اور اس کے گھریلو ملازم کولی پر اتر پردیش کے نٹھاری میں اپنے پڑوسیوں خصوصاً بچوں کے ساتھ عصمت دری اور قتل کرنے کا الزام تھا۔

امریکہ نے ہندوستان پر لگایا 25 فیصد ٹیرف و جرمانہ

یکم اگست سے ہوگا نافذ ◻ ہندوستان پر جو ٹیرف لگایا ہے، وہ روس سے دوستی نبھانے کی سزا ہے: ٹرمپ

'ایک بار پھر راہل گاندھی صحیح ثابت ہوئے'، ٹرمپ نے 25 فیصد ٹیرف لگایا تو کانگریس ہوئی حملہ آور

واشنگٹن (ایجنسی)۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ اپنی 'دوستی' کو درکنار کرتے ہوئے ہندوستان کے لیے 25 فیصد ٹیرف کا اعلان کر دیا ہے۔ یکم اگست کی ڈیڈلائن سے پہلے ہی انھوں نے ہندوستان کے اوپر 25 فیصد ٹیرف لگانے کا یہ اعلان کر دیا ہے، اور ساتھ ہی ہندوستان کے لیے سخت زبان کا بھی استعمال کیا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ انھوں نے ہندوستان پر جو ٹیرف لگایا ہے، وہ روس سے دوستی نبھانے کی سزا ہے۔ دراصل روس سے ہندوستان گزشتہ کئی سالوں سے بڑی مقدار میں خام تیل درآمد کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی صدر نے ہندوستان پر نہ صرف 25 فیصد کا ٹیرف لگایا ہے، بلکہ جرمانہ بھی عائد کر دیا ہے۔ روس اور یوکرین کے درمیان گزشتہ 3 سالوں سے جنگ جاری ہے۔ اس جنگ کے سبب یوروپی ممالک نے روس کے اوپر کئی طرح کی پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ یوروپی ممالک روس سے خام تیل اور گیس کی درآمد نہیں کر رہے ہیں۔ اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان کئی سالوں سے روس سے سستی شرح پر خام تیل خرید رہا ہے۔ یہی بات امریکہ اور یوروپ کی آنکھوں کو چبھتی ہے۔ اب اس کا اظہار امریکی صدر نے ہندوستان پر 25 فیصد کا ٹیرف اور جرمانہ عائد کر واضح انداز میں کر دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ "یاد رکھیے، بھلے ہی ہندوستان ہمارا دوست ہے، لیکن سالوں سے ہم نے ان کے ساتھ بہت کم کاروبار کیا ہے، کیونکہ وہاں کے ٹیرف بہت زیادہ ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ میں سے ایک، اور ان کے پاس ایسے سخت و پریشان کرنے والے غیر معاشی ٹریڈ بیریرس (رخنات) ہیں جو کسی بھی ملک میں سب سے مشکل مانے جاتے ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ ہندوستان ہمیشہ سے اپنے بیشتر فوجی سامان روس سے ہی خریدتا آیا ہے اور چین کے ساتھ مل کر روس سے سب سے زیادہ توانائی بھی وہی لیتا ہے۔ ایسے وقت میں جب سبھی چاہتے ہیں کہ روس اور یوکرین میں جنگ بند ہو، یہ سب باتیں اچھی نہیں ہیں۔ اس لیے اب ہندوستان کو یکم اگست سے 25 فیصد ٹیرف دینا ہوگا، اور اوپر سے ان وجوہات کے لیے ایک پنالٹی بھی لگے گی۔ امریکی صدر ٹرمپ کے اس فیصلے سے ہندوستانی بازار میں ہلچل لازمی ہے۔ اس ٹیرف کا نفاذ بھلے ہی یکم اگست سے ہونے والا ہے، لیکن اثر کل شیئر بازار میں بھی دکھائی دے سکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹیرف کا فیصلہ ہندوستانی شیئر بازار پر منفی اثر ڈال سکتا ہے اور بازار میں بڑی گراوٹ دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ یعنی گزشتہ 2 کاروباری دنوں میں شیئر بازار جس طرح اُچھلا تھا، اس پر بریک لگنے کے پورے آثار ہیں۔

"سب کو معلوم ہے کہ کیا ہوا ہے اور وزیر اعظم بول نہیں پا رہے ہیں۔ اگر وہ بولیں گے تو ٹرمپ کھل کر سچ بول دیں گے۔ اسی لیے وہ خاموش ہیں۔ ٹرمپ بار بار ایک ہی بات اس لیے دہرا رہے ہیں تاکہ مستقبل میں تجارت کے کسی معاہدے میں نریندر مودی کو دبایا جا سکے۔ آپ دیکھنا، کیسی ٹریڈ ڈیل بنتی ہے۔" یہ بیان آج صبح کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے پارلیمانی احاطہ میں میڈیا کے سامنے دیا تھا، اور شام ہوتے ہوتے ان کی یہ بات سچ ثابت ہو گئی۔ ٹرمپ نے پی ایم مودی سے دوستی کا خیال نہ رکھتے ہوئے 25 فیصد ٹیرف لگانے کا اعلان کر دیا۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد کانگریس پی ایم مودی پر حملہ آور دکھائی دے رہی ہے۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کئی پوسٹ کیے ہیں جس میں پی ایم مودی پر طنزیہ حملے کیے گئے ہیں۔ ایک پوسٹ میں پی ایم مودی کی آنکھوں پر لگے چشمہ میں دل کا نشان بنا ہوا ہے، اور دوسری طرف امریکی صدر ٹرمپ 25 فیصد ٹیرف کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس پوسٹ کے ساتھ لکھا گیا ہے "دوست نے 25 فیصد کا چونا لگایا۔" ایک دیگر پوسٹ میں راہل گاندھی کے صبح والے بیان اور پھر شام میں ٹرمپ کے ذریعہ 25 فیصد ٹیرف کے اعلان کی خبر کو دکھایا گیا ہے۔ اس پوسٹ کے ساتھ لکھا گیا ہے "ایک بار پھر صحیح ثابت ہوئے راہل گاندھی۔" کانگریس نے ایک دیگر سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ٹرمپ نے ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف ٹھوک دیا، ساتھ ہی پنالٹی بھی لگا دی۔ نریندر مودی کی 'دوستی' کا خمیازہ ملک بھگت رہا ہے۔" ساتھ ہی پی ایم مودی پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ "مودی نے ٹرمپ کی تشہیر کی، لپک لپک کر گلے ملے، تصویر کھنچوا کر سوشل میڈیا میں ٹرینڈ کرایا... آخر میں ٹرمپ نے ہندوستان پر ٹیرف ٹھوک دیا۔ ہندوستان کی خارجہ پالیسی پوری طرح ناکام ہو چکی ہے۔" کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے بھی 'ایکس' پر اس تعلق سے ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے "یہ ملک کی معیشت کے لیے تباہ کن ہوگا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے روس سے تیل اور اسلحہ خریدنے کے سبب ہندوستان پر 25 فیصد ٹیرف لگانے کے علاوہ جرمانہ بھی لگایا ہے۔ یہ تب ہوا جب پی ایم مودی ٹرمپ کو لبھانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔" وہ مزید لکھتی ہیں کہ "یہ اس بات کا صاف اشارہ ہے کہ بی جے پی حکومت اور وزیر اعظم نے ملک کے مفاد سے کس طرح سمجھوتہ کیا ہے۔ اس قدم کا ہماری معیشت، ہماری گھریلو صنعتوں، ہماری برآمدات اور روزگار پر دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔" واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ "یاد رکھیے، بھلے ہی ہندوستان ہمارا دوست ہے، لیکن سالوں سے ہم نے ان کے ساتھ بہت کم کاروبار کیا ہے، کیونکہ وہاں کے ٹیرف بہت زیادہ ہیں۔ دنیا میں سب سے زیادہ میں سے ایک، اور ان کے پاس ایسے سخت و پریشان کرنے والے غیر معاشی ٹریڈ بیریرس (رخنات) ہیں جو کسی بھی ملک میں سب سے مشکل مانے جاتے ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ ہندوستان ہمیشہ سے اپنے بیشتر فوجی سامان روس سے ہی خریدتا آیا ہے اور چین کے ساتھ مل کر روس سے سب سے زیادہ توانائی بھی وہی لیتا ہے۔ ایسے وقت میں جب سبھی چاہتے ہیں کہ روس اور یوکرین میں جنگ بند ہو، یہ سب باتیں اچھی نہیں ہیں۔ اس لیے اب ہندوستان کو یکم اگست سے 25 فیصد ٹیرف دینا ہوگا، اور اوپر سے ان وجوہات کے لیے ایک پنالٹی بھی لگے گی۔

اسرو اور ناسا کا مشترکہ سیٹلائٹ مشن نسار ہوا لانچ

قدرتی آفات اور ماحولیاتی تبدیلیوں پر رکھے گا نظر

ہندوستانی خلائی تحقیق ادارہ اسرو (آئی ایس آر او) اور امریکی خلائی ایجنسی ناسا (این اے ایس اے) کی مشترکہ کاوش سے تیار کردہ سیٹلائٹ 'نسار' کو آج بروز بدھ شام 5:40 بجے آندھرا پردیش کے سری ہری کوٹا میں واقع ستیش دھون اسپیس سینٹر سے لانچ کیا جائے گا۔ یہ مشن زمین کی سطح کی انتہائی باریک نگرانی کے لیے تیار کیا گیا ہے اور اس کی کل لاگت 1.5 ارب امریکی ڈالر ہے۔ نسار (این آئی ایس اے آر)، جس کا پورا نام ناسا-اسرو سنتھیٹک اپرچر ریڈار ہے، ایک تاریخی منصوبہ ہے کیونکہ یہ دنیا کا پہلا مشن ہے جو دو مختلف فریکوئنسیز کے ریڈار ناسا کا ایل-بینڈ اور اسرو کا ایس-بینڈ ایک ساتھ استعمال کرے گا۔ ان ریڈارز کو ناسا کی 12 میٹر لمبے اینٹینا سے کنٹرول کیا جائے گا جو اسرو کے I-3K سیٹلائٹ پلیٹ فارم پر نصب ہے۔ یہ سیٹلائٹ جی ایس ایل وی-ایف 16 راکٹ کے ذریعے مدار میں بھیجا جائے گا اور 740 کلومیٹر کی اونچائی پر سن سنکرونس آربٹ میں نصب کیا جائے گا۔ وہاں سے یہ ہر 12 دن بعد زمین اور برف سے ڈھکے علاقوں کی 242 کلومیٹر چوڑی پٹی کی ہائی ریزولوشن تصاویر فراہم کرے گا۔ اس میں پہلی بار سوئپ-سار ٹیکنالوجی استعمال کی جا رہی ہے، جو بڑی وسعت میں اعلیٰ معیار کی تصاویر لینے میں مدد دیتی ہے۔ اسرو کے صدر وی نارائنن نے اتوار کی رات چنئی ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو میں بتایا کہ نسار سیٹلائٹ کسی بھی موسم اور روشنی کی حالت میں، دن ہو یا رات، ہر وقت 24x7 زمین کی تصاویر لے سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیٹلائٹ نہ صرف قدرتی آفات جیسے زمینی کھسکاؤ (لینڈ سلائیڈز) کی پیشگی معلومات دے سکے گا بلکہ موسمیاتی تبدیلیوں پر بھی مسلسل نظر رکھے گا اور آفات کے دوران ریسکیو و ریلیف میں مددگار ہوگا۔ اس سے قبل ایک سرکاری پریس ریلیز میں خلائی محکمہ نے وضاحت کی کہ اس مشن میں دونوں ایجنسیوں کی ٹیکنالوجیکل مہارت شامل ہے۔ ناسا نے ایل-بینڈ سنتھیٹک اپرچر ریڈار، ہائی ریٹ ٹیلی کمیونیکیشن سسٹم، جی پی ایس ریسیور اور 12 میٹر کی فولڈ ایبل اینٹینا فراہم کی ہے، جبکہ اسرو نے ایس-بینڈ ریڈار پے لوڈ، مکمل سیٹلائٹ پلیٹ فارم، جی ایس ایل وی-ایف 16 راکٹ اور لانچنگ سے متعلق تمام سہولیات فراہم کی ہیں۔ یہ مشن زمین کی ساخت، برف کے پگھلاؤ، جنگلات کی کٹائی، زلزلہ متاثرہ علاقوں میں زمین کی حرکت، اور زیر زمین پانی کی سطح میں تبدیلی جیسے موضوعات پر قیمتی ڈیٹا فراہم کرے گا، جو نہ صرف سائنسدانوں بلکہ پالیسی سازوں اور آفات سے نمٹنے والے اداروں کے لیے بھی بے حد اہم ہوگا۔

عباس انصاری کے معاملے میں ہائی کورٹ نے فیصلہ محفوظ کیا

پریاگ راج: 30 جولائی (یو این آئی) مئو صدر سے سابق ایم ایل اے عباس انصاری کے اشتعال انگیز تقریر معاملے پر الہ آباد ہائی کورٹ نے آج دونوں فریقین کی بحث کو پوری ہونے کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا۔ انصاری نے کریمنل ریویژن عرضی داخل کر مئو کے ایم پی-ایم ایل اے اسپیشل کورٹ سے ملی دو سال کی سزا منسوخ کئے جانے کا مطالبہ کیا تھا۔ 2022 اسمبلی الیکشن کے دوران اشتعال انگیز تقریر کے معاملے میں ایم پی-ایم ایل اے عدالت مئو نے انصاری کو 30 مئی کو دو سال کی سزا اور 3000 روپے جرمانہ عائد کیا تھا۔ ضلع جج مئو کی عدالت نے پانچ جولائی کو عباس کی اپیل خارج کر دی تھی جس کے بعد انہوں نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر ضلع جج مئو کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا جس پر الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس سمیر زین کی سنگل بنچ معاملے کی شنوائی کر رہی ہے۔

ہم برہموس میزائل بھیجتے ہیں، ڈوزیئر نہیں

پی او کے آپ نے دیا، لیکن واپس ہم لائیں گے: امت شاہ

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے راجیہ سبھا میں پہلگام میں ہونے والے دہشت گرد حملے کے جواب میں بھارت کے کامیاب، مضبوط اور فیصلہ کن "آپریشن سندور" پر خصوصی بحث کے دوران کانگریس پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کے قبضے والا کشمیر (PoK) کانگریس نے پاکستان کے حوالے کیا، لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت اسے واپس لے کر رہے گی۔ پہلگام حملے پر بات کرتے ہوئے امت شاہ نے کہا کہ اس طرح کے وحشیانہ جرائم پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے، جہاں لوگوں سے ان کا مذہب پوچھ کر خواتین اور بچوں کے سامنے قتل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھارت صرف ڈوزیئر بھیجا کرتا تھا، لیکن وزیر اعظم نریندر مودی نے پاکستان کو ایئر اسٹرائیک اور سرجیکل اسٹرائیک کے ذریعے جواب دیا، جس سے دہشت طاری ہو گئی۔ کانگریس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے شاہ نے کہا: "اگر یہ سب کانگریس کے دور حکومت میں ہوتا تو صرف وزارتِ خارجہ کی جانب سے ایک بیان جاری کیا جاتا، جبکہ ہم برہموس میزائل بھیجتے ہیں، ڈوزیئر نہیں۔" انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ملک پر سب سے زیادہ مدت تک حکومت کی، لیکن بڑے سیکورٹی خطرات سے نمٹنے میں ناکام رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ ملک کو دہشت گردی، نکسل ازم اور شمال مشرقی شورش پسندی جیسے خطرات کا سامنا کرنا پڑا، مگر کانگریس نے کوئی اقدام نہیں کیا۔ امت شاہ نے واضح کیا کہ "آپریشن سندور" کوئی باقاعدہ جنگ نہیں تھی، بلکہ یہ بھارت کے حق دفاع کے تحت کی گئی کارروائی تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان نے جنگ بندی کی بھیک مانگی اور بھارت نے کارروائی روک دی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ کارروائی اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق تھی۔ پارلیمنٹ میں کانگریس پر شدید حملہ کرتے ہوئے شاہ نے الزام لگایا کہ اس جماعت نے جموں و کشمیر میں علیحدگی پسندی کو فروغ دیا۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 اور 35A کو کانگریس کی حمایت حاصل تھی، اور یہی ان دفعات نے وادی کشمیر میں علیحدگی پسند سوچ کو جنم دیا۔ بعد میں یہی علیحدگی پسندی خود مختار ریاست کے مطالبے میں بدلی، جو آگے چل کر دہشت گردی کی بنیاد بن گئی۔ شاہ نے مزید کہا کہ کانگریس کی "خوشہ کاری کی سیاست" (تسکین دینے والی سیاست) کی وجہ سے کئی دہشت گرد تنظیمیں فعال ہو گئیں۔ انہوں نے راجیہ سبھا میں کہا کہ حکومت نے جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے والے پورے نظام کو منظم طریقے سے ختم کر دیا ہے۔ امت شاہ نے بتایا کہ جماعتِ اسلامی جیسے گروہ، جن کی جڑیں بہت گہری تھیں، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی کو جواز دیتے تھے، اب وہ نظام وجود میں نہیں رہا۔ واضح رہے کہ جماعتِ اسلامی، جو ایک سماجی و مذہبی تنظیم ہے، 2019 میں یو اے پی اے کے تحت غیر قانونی قرار دی گئی تھی، اور اس پر وادی میں انتہا پسند نظریات کو فروغ دینے اور علیحدگی پسند مقاصد کی حمایت کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔

عوام کے توقعات کے علمبردار ہوتے ہیں عوامی نمائندے: یوگی

ہر ضلع کی اپنی الگ پہچان ہے جسے مضبوط بنانے اور ترقیاتی منصوبوں کو مربوط بنانے کی ضرورت ہے

لکھنؤ: 30 جولائی، (یو این آئی) چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے عوامی نمائندوں کو یقین دلایا کہ ریاستی حکومت عوامی مفاد سے متعلق ہر مسئلہ کے تئیں حساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر عوامی نمائندہ عوام کی امنگوں کا علمبردار ہے۔ یوگی نے بدھ کو لکھنؤ ڈویژن کے عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کی جس میں لکھنؤ، ہردوئی، رائے بریلی، اناؤ، سیتاپور اور لکھیم پور کھیری کے مختلف اسمبلی حلقوں کی نمائندگی کرنے والے 42 ایم ایل ایز اور پانچ قانون ساز کونسل کے اراکین نے وزیر اعلیٰ کو اپنے اپنے علاقوں سے متعلق نئے مجوزہ پروجیکٹوں، بنیادی ڈھانچے سے متعلق عوامی ضروریات اور ان کی توقعات کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں کا علاقائی تجربہ اور مقامی صورتحال کے بارے میں ان کی گہری سمجھ حکومت کو اسکیموں کی تشکیل اور موثر نفاذ میں ایک نیا وژن فراہم کرتی ہے۔ یہ ڈائیلاگ سسٹم حکومت اور معاشرے کے درمیان اعتماد کی ایک زندہ کڑی ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ موصول ہونے والی 397,3 ترقیاتی تجاویز پر عوامی نمائندوں کی تجاویز کو سنجیدگی سے لیں جن کی تخمینی لاگت 891,42 کروڑ روپے ہے اور ان پروجیکٹوں کو ترجیحی بنیادوں پر مرحلہ وار مکمل کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے ڈویژن کے تمام اضلاع اور اسمبلی حلقوں کی تاریخی، ثقافتی اور سماجی خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہر ضلع کی اپنی الگ پہچان ہے جسے مضبوط بنانے اور ترقیاتی منصوبوں کو مربوط بنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ نہ صرف جدیدیت کا مرکز ہے بلکہ اودھ کی ثقافتی راجدھانی بھی ہے جو فن، ادب اور ثقافت کی زندہ مثال ہے۔ کاشی کی طرح اس کی روح بھی ابدی ہے اور اس کی قربت عالمی ہے۔ سچائی اور تپسیا کی روایت ہردوئی میں بہت گہری ہے۔ رائے بریلی ادب، جدوجہد آزادی اور لوک کلا کے حوالے سے بھی مالا مال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع اناؤ چندر شیکھر آزاد اور جدوجہد آزادی کے دیگر ہیروز کی سرزمین رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اناؤ میں ترقیاتی منصوبوں کو جدوجہد آزادی کے تاریخی شعور سے جوڑ کر مربوط انداز میں حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ نیمشارنے کو سنٹر مان کر ضلع سیتاپور کا مذہبی اور روحانی وقار منفرد ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھیم پور کھیری عالمی جنگلی حیات کے نقشے پر ددھوا نیشنل پارک کی وجہ سے قائم ہے۔ یہاں کی حیاتیاتی تنوع، ترائی کی زرعی خوشحالی اور تھارو ثقافت اسے منفرد بناتی ہے۔ یوگی نے کہا کہ ان اضلاع کی منفرد شناخت انہیں اہم بناتی ہے۔ اس کے پیش نظر ڈویژن کے ہر ضلع اور اسمبلی حلقہ میں جاری منصوبوں کا باقاعدہ جائزہ لینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک واضح ایکشن پلان، وقت کی پاسداری، مسلسل ڈائیلاگ اور باقاعدہ فیڈ بیک پریکٹس کو بروقت اور معیار کے ساتھ مکمل کرنے کی بنیاد ہے۔ انہوں نے عوامی نمائندوں کو یقین دلایا کہ ریاستی حکومت عوامی مفاد سے متعلق ہر مسئلہ کے تئیں حساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر عوامی نمائندہ عوامی امنگوں کا علمبردار ہے۔ ریاستی حکومت ان تجاویز اور مطالبات کو ترجیحی بنیادوں پر نافذ کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے محکمہ تعمیرات عامہ کو ہدایت دی کہ عوامی نمائندوں کی جانب سے پیش کردہ سڑکوں، طویل پلوں، چھوٹے پلوں، آر یو بی/آر او بی، سڑکوں، فلائی اوورز کی تعمیر سے متعلق تجاویز پر عوامی نمائندوں کی ترجیحات کی بنیاد پر فوری کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کو فور لین اور بلاک ہیڈ کوارٹر کو ٹو لین سے جوڑنے، شوگر مل روڈز، سنگل رابطہ سڑکوں کی تعمیر اور بلیک اسپاٹ کی بہتری کا کام سو فیصد مکمل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مکھیا منتری پریٹن سموردھن یوجنا کے تحت ریاست میں 1000 سے زیادہ مذہبی مقامات کو خوبصورت بنایا گیا ہے اور سیاحتی سہولیات تیار کی گئی ہیں۔ محکمہ سیاحت کو ہدایت دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر اسمبلی حلقہ میں کم از کم ایک سیاحتی مقام کا انتخاب کیا جائے اور اس کی سیاحتی سہولیات کی ترقی کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کیا جائے۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ نے محکمہ شہری ترقیات سے واضح طور پر کہا کہ کسی بھی منصوبے کی تجویز تیار کرنے سے پہلے متعلقہ عوامی نمائندے سے رہنمائی اور رضامندی حاصل کی جائے، تاکہ یہ منصوبہ علاقائی ضروریات کے مطابق اور سب کے لیے سودمند ثابت ہو۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ عوامی نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے تمام نکات پر بروقت، مربوط اور شفاف کارروائی کو یقینی بنائیں۔ 15 ستمبر کے بعد عوامی نمائندوں کے ذریعہ زمین کی پوجا اور اسکیموں کا سنگ بنیاد رکھیں۔ اس کے علاوہ، ان کے نام پتھر کی تختی پر کندہ ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترقیاتی اسکیموں کے نفاذ میں کسی قسم کی غیر ضروری تاخیر یا کوتاہی قابل قبول نہیں ہوگی۔ ہر کام کی کوالٹی اور منصفانہ مانیٹرنگ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

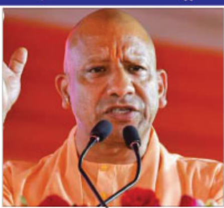

داخلی تحقیقات کی بنیاد پر عدالتی کام سے دستبرداری درست ہے: سپریم کورٹ

نئی دہلی، 30 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے جسٹس یشونت ورما کی رٹ درخواست پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے بدھ کو کہا کہ ملک کے چیف جسٹس داخلی تحقیقات کی بنیاد پر عدالتی کام واپس لے سکتے ہیں۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ نے کہا کہ ججز پروٹیکشن ایکٹ کا سیکشن 3(2) اندرونی عمل شروع کرنے اور جج سے عدالتی کام واپس لینے کی اجازت دیتا ہے۔ بنچ نے کہا کہ اس معاملے میں اندرونی عمل میں کسی حق کی خلاف ورزی نہیں کی گئی ہے، کیونکہ (سپریم کورٹ کے سابقہ فیصلوں کی بنیاد پر) یہ آئین کے آرٹیکل 141 کے مطابق قانونی طور پر درست ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا کہ اندرونی تحقیقات کی بنیاد پر چیف جسٹس عدالتی کام واپس لے سکتے ہیں لیکن پارلیمنٹ سفارش کو قبول یا مسترد کرنے میں آزاد ہے۔ بنچ نے مشاہدہ کیا "چیف جسٹس محض پوسٹ آفس کی طرح کام نہیں کر سکتے، جب سنگین بدعنوانی کا سامنا ہو تو ملک کے چیف جسٹس کمیٹی کی تحقیقات کی بنیاد پر متعلقہ جج کے بارے میں صدر سے سفارش کر سکتے ہیں، عدلیہ کے محافظ ہونے کے ناطے ان کا قوم کے تئیں کچھ فرض ہے، ہم خاموش رہ کر صرف فیصلہ سنا سکتے تھے، لیکن یہ انصاف ہوتا؟ جسٹس ورما کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کپل سبل نے چیف جسٹس کی طرف سے صدر اور وزیر اعظم کو جج کو ہٹانے کی سفارش کی درستگی پر سوال اٹھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کوئی داخلی عمل ججوں کو ہٹانے کا عمل شروع کر سکتا ہے تو یہ آئین کے آرٹیکل 124 کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غیر معمولی ہے کیونکہ جسٹس ورما کے معاملے میں انکوائری شروع ہونے سے پہلے کوئی رسمی شکایت نہیں کی گئی تھی۔ یہ کارروائی دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی رپورٹ پر شروع کی گئی تھی۔ ایڈوکیٹ سبل کی انکوائری پر سوال کرنے پر بنچ نے کہا کہ یہ صرف ایک ابتدائی حقائق تلاش کرنے کا عمل ہے اور جرح اس طرح کی کارروائی کا حصہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ایڈوکیٹ سبل نے دلیل دی کہ اس طرح کے عمل سے مواخذے کی سفارش کا جواز کیسے ہو سکتا ہے۔ اس پر بنچ نے کہا کہ جرح کے حق سے انکار کے وقت اس طرح کے طریق کار پر اعتراض اٹھانا چاہئے تھا۔ بنچ نے وکیل سبل سے یہ بھی پوچھا کہ کیا پارلیمنٹ قانونی طور پر داخلی کمیٹی کے عمل کی پابند ہے۔

منی پور میں صدر راج میں توسیع سے متعلق آئینی قرارداد لوک سبھا میں منظور

نئی دہلی، 30 جولائی (یو این آئی) منی پور میں صدر راج کی مدت کو مزید چھ ماہ تک بڑھانے کی آئینی قرارداد بدھ کو لوک سبھا میں صوتی ووٹ سے منظور ہو گئی۔ وزیر مملکت برائے امور داخلہ نتیہ نند رائے نے قرارداد پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ منی پور میں امن بحال ہو رہا ہے، وہاں امن و امان کی صورتحال بہتر ہو رہی ہے۔ صدر راج کے دوران تشدد کا صرف ایک واقعہ ہوا تھا جس میں ایک شخص کی جان گئی تھی۔ ریاست میں چار ماہ سے تشدد کا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہاں امن کی بحالی کے لیے صدر راج ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ منی پور میں پر تشدد واقعات میں بیرونی لوگ ملوث رہے ہیں۔ مسٹر رائے نے کہا کہ منی پور سمیت شمال مشرقی خطہ کی ترقی مودی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے دور اقتدار میں اب تک 78 بار شمال مشرق کا دورہ کیا ہے۔ حکومت شمال مشرق کی ترقی اور وہاں کے لوگوں کو با اختیار بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ حکومت شمال مشرقی خطہ کی ترقی پر پوری توجہ مرکوز کر رہی ہے، اس لیے 'ایکٹ ایسٹ، ایکٹ فاسٹ، ایکٹ فرسٹ' کا نعرہ دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم کے جواب نہ دینے پر اپوزیشن نے راجیہ سبھا سے واک آؤٹ کیا

نئی دہلی، 30 جولائی (یو این آئی) راجیہ سبھا میں آپریشن سندور پر خصوصی بحث میں وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے جواب نہ دیے جانے پر کانگریس کی زیر قیادت اپوزیشن کے ارکان نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ آپریشن سندور پر تقریباً 16 گھنٹے کی بحث کے بعد جیسے ہی ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے وزیر داخلہ امت شاہ کا نام پکارا تو اپوزیشن ارکان اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے اور احتجاج کرنے لگے۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم بحث کا جواب دیں۔ اپوزیشن کے ارکان نے ایوان کے وسط میں جمع ہو کر ہنگامہ کیا۔ ڈپٹی چیئرمین نے ارکان کو اپنی نشستوں پر جانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ یہ کابینہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کام کاج سے متعلق مشاورتی کمیٹی میں پہلے ہی طے پا چکا ہے کہ کوئی بھی وزیر بحث کا جواب دے سکتا ہے۔ اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ سبھی کو توقع تھی کہ 16 گھنٹے کی بحث کے بعد وزیر اعظم اپنے خیالات پیش کریں گے اور اپوزیشن کے سوالوں کا جواب دیں گے کیونکہ بہت سے سوالات ان سے جڑے ہوئے ہیں۔ اگر وہ یہاں ہونے کے باوجود ایوان میں نہیں آ رہے ہیں تو یہ نامناسب ہے اور ایوان کی توہین ہے۔ مسٹر شاہ نے یہ بھی کہا کہ کام کاج سے متعلق مشاورتی کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی بھی وزیر بحث کا جواب دے گا۔ پھر اپوزیشن کو اس پر اعتراض کیوں ہے؟ انہوں نے کہا کہ کانگریس مسٹر کھڑگے کو بولنے نہیں دیتی اور وہ ہی یہ مدعا اٹھا رہے ہیں۔ حکومت فیصلہ کرے گی کہ کون جواب دے گا۔ وزیر اعظم اپنے دفتر میں ہیں اور اگر وہ آئے تو اس سے اپوزیشن کو مزید تکلیف ہوگی۔ اس کے بعد بھی اپوزیشن ارکان اپنے مطالبے پر ڈٹے رہے اور وزیر داخلہ کے جواب کا سلسلہ جاری رہا تو انہوں نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نے منگل کو لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث کا جواب دیا تھا۔

غزہ جنگ نہ رکی تو فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلیں گے: اسٹارمر

برطانیہ کا موقف حماس کو 'انعام' دینے کے مترادف، اسرائیل

لندن (ایجنسی)۔ برطانوی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ اگر اسرائیل غزہ میں جنگ بندی سمیت دیگر شرائط کو پورا نہیں کرتا، تو برطانیہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلے گا۔ اسرائیل نے اس کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قدم حماس کو انعام دینے کے برابر ہے۔ برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل غزہ کی خوفناک صورت حال" کو ختم کرنے کے لیے اہم اقدامات نہیں کرتا اور اس مسئلے سے متعلق لندن کی دیگر شرائط کو بھی پورا نہیں کرتا، تو برطانیہ بھی ستمبر میں خود مختار فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا۔ واضح رہے کہ فرانس کے صدر ماکروں پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ستمبر میں اقوام متحدہ کے اجلاس کے دوران ان کا ملک فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرنے کا باضابطہ اعلان کر دے گا۔ لندن میں ڈاؤننگ اسٹریٹ کے ایک بیان کے مطابق برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر نے منگل کے روز کہا، ہمارا مقصد ایک قابل عمل اور خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام کے ساتھ ساتھ ایک محفوظ اسرائیل بھی ہے۔" اسٹارمر نے کہا، دو ریاستی حل کے لیے زیادہ سے زیادہ مؤثر لمحے میں ایک مناسب امن عمل کے لیے شراکت دار کے طور پر برطانوی حکومت کا ہمیشہ سے ہی فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا ارادہ" رہا ہے، جو اسٹارمر کے بقول اب خطرے میں ہے۔" کیئر اسٹارمر نے مزید کہا، امن کی طرف اس عمل کے ایک حصے کے طور پر، میں اس بات کی تصدیق کرسکتا ہوں کہ برطانیہ ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ذریعے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلے گا، یا پھر اسرائیلی

حکومت غزہ پٹی کی خوفناک صورت حال کو ختم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے گی۔" برطانوی سربراہ حکومت نے اسرائیل سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ جنگ بندی پر راضی ہو جائے اور دو ریاستی حل کے امکانات کو زندہ کرتے ہوئے ایک طویل المدتی اور پائیدار امن کا عہد کرے۔" اسٹارمر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس میں اقوام متحدہ کو امداد کی فراہمی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دینا اور یہ واضح کرنا بھی شامل ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے کا اسرائیل سے کسی بھی طرح کا کوئی الحاق نہیں ہو گا۔" انہوں نے غزہ پٹی میں حکومت کرنے والے ایرانی حمایت یافتہ فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کے بارے میں بھی اپنی حکومت کے موقف کا اعادہ کیا۔ اسٹارمر نے کہا، حماس کے دہشت گردوں کے لیے ہمارا پیغام غیر تبدیل شدہ اور واضح ہے۔ وہ تمام یرغمالیوں کو فوری طور پر رہا کریں، جنگ بندی معاہدے پر دستخط کریں، غیر مسلح ہوں اور یہ بھی تسلیم کریں کہ وہ غزہ کی حکومت میں آئندہ کوئی کردار ادا نہیں کریں گے۔" غزہ پٹی میں بڑے پیمانے پر غذائی قلت کے بڑھتے ہوئے خدشات کے تناظر میں کیئر اسٹارمر نے فلسطینیوں تک پہنچائے جانے کے لیے مزید امداد کا مطالبہ بھی کیا۔ لندن کی 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ پر انہوں نے کہا ہمیں ہر روز کم از کم 500 ٹرکوں کو غزہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن آخر کار اس انسانی بحران کو ختم کرنے کا واحد راستہ ایک طویل المدتی تصفیہ ہے۔" برطانوی رہنما نے کہا کہ ان کی حکومت ایک اہم جنگ بندی" کو محفوظ بنانے کے لیے امریکہ، مصر اور قطر کی ثالثی کوششوں کی حمایت کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا یہ جنگ بندی پائیدار ہونا چاہیے اور اسے ایک ایسے وسیع امن منصوبے کی طرف لے جانا چاہیے، جسے ہم اپنے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ تیار کررہے ہیں۔" برطانیہ، امریکہ، یورپی یونین اور اسرائیل حماس کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں، اس لیے اگر یہ گروپ حکومت میں شامل ہوتا ہے، تو ممکنہ طور پر فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کی کوئی بھی ممکنہ کوشش پیچیدہ ہوسکتی ہے۔ کیئر اسٹارمر کا یہ اعلان فرانسیسی صدر ماکروں کے یہ کہنے کے بعد سامنے آیا ہے کہ ان کا ملک ستمبر میں فلسطینی ریاست کو باضابطہ طور پر تسلیم کرلے گا۔ چونکہ امدادی گروپوں اور اقوام متحدہ نے غزہ پٹی میں قحط جیسی صورتحال سے سے خبردار کیا ہے، اس لیے اسرائیل پر اپنی فوجی مہم ختم کرنے اور محصور فلسطینی علاقے میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کے غیر محدود داخلے کی اجازت دینے کے لیے بین الاقوامی دباؤ حالیہ ہفتوں میں مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ اسرائیل غزہ میں بڑے پیمانے پر فاقہ کشی کے دعووں کو یا تو ٹھکراتا ہے یا پھر انہیں یکسر مسترد کرتا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے کہا کہ اسٹارمر کا اعلان حماس کی خوفناک دہشت گردی کا انعام اور اس کے متاثرین کو سزا دیتا ہے۔" انہوں نے ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا اسرائیل کی سرحد پر آج کے دن ایک جہادی ریاست کل برطانیہ کو بھی دھمکی دے گی۔" اسرائیل کی وزارت خارجہ نے بھی برطانیہ کے اس اعلان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ لندن کی بدلتی ہوئی پوزیشن فرانسیسی اقدام اور اندرونی سیاسی دباؤ کے بعد حماس کے لیے ایک انعام ہے اور غزہ پٹی میں جنگ بندی اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے ایک فریم ورک کے حصول کی کوششوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔"

غزہ میں وحشتناک ترین نسل کشی، جرمن نازیوں کی یاد تازہ ہوگئی: ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر

تہران (ایجنسی)۔: ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر ڈاکٹر قالیباف نے منگل 29 جولائی کو جنیوا میں اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی قوانین کے تحفظ کے زیر عنوان اجلاس سے خطاب میں کہا کہ آج ہم اس ہال میں صرف باتیں کرنے کے لئے نہیں جمع ہوئے ہیں بلکہ ظلم کے اس طوفان کے مقابلے میں جو بشریت کو پستی کی طرف لے جارہا ہے، پرچم عدل وانصاف لہرانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں ایسا المیہ جاری ہے جس کا موازنہ تاریخ بشریت کے سیاہ ترین صفحات کے علاوہ اور کسی چیز سے نہیں کیا جاسکتا۔ ڈاکٹر قالیباف نے کہا کہ ہمارا سامنا اکیسویں صدی کے نئے نازیوں سے ہے اور صیہونی حکومت مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ کسی بات کی پروا کئے بغیر اتنے اطمینان سے وحشیانہ ترین جرائم کا ارتکاب کررہی ہے کہ گویا جرائم کی تاریخ کے خوفناک ترین ڈراؤنے خواب سے باہر نکلی ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ مجلس شورائے اسلامی کے اسپیکر نے کہا کہ ان کی تقریر نسل کشی کے خلاف فریاد اور عالمی بیداری کی دعوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایرانی قوم کی نمائندگی میں، اس کرہ خاکی کے ہر زندہ ضمیر انسان کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ قبل اس کے کہ بشریت ظلم کے اس گرداب میں غرق ہوجائے، اکیسویں صدی کے نازیوں کو روکا جائے۔

امریکہ کاربن کے اخراج کی حد سے متعلق رپورٹ کو مسترد کرے گا

واشنگٹن، 30 جولائی (یو این آئی) امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ گرین ہاؤس گیسوں سے ہونے والے ماحولیاتی نقصان پر ایک تاریخی رپورٹ "اینڈینجرمنٹ فائنڈنگ" کو مسترد کرنے جارہا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی پر کام کرنے والے ادارے اس اعلان سے سکتے میں آگئے ہیں۔ یہ رپورٹ 2009 میں اس وقت کے صدر براک اوباما کے دور میں تیار کی گئی تھی۔ انہوں نے یو ایس انوائرمنٹل پروٹیکشن ایجنسی (ای پی اے) کو اخراج کے معیارات طے کرکے آلودگی کو محدود کرنے کے قوانین بنانے کی اجازت دی تھی۔ اب امریکہ اس رپورٹ کے نتائج کو مسترد کرنے جارہا ہے۔ اس سے یہ خدشات بڑھ گئے ہیں کہ موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے امریکہ کی کوششیں نمایاں طور پر متاثر ہوسکتی ہیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس قدم سے ماحولیات پر تباہ کن اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ قابل غور ہے کہ امریکہ عالمی موسمیاتی تبدیلی کے عوامل میں ایک بڑا حصہ دار ہے۔ امریکہ کا فی کس اخراج آج دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جب یہ رپورٹ تیار کی گئی تو معلوم ہوا تھا کہ کاروں، پاور پلانٹس اور فیکٹریوں جیسے ذرائع سے گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ اخراج ہی موسمیاتی تبدیلیوں کا سبب ہے اور یہ لوگوں کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اگر امریکہ اس رپورٹ سے دستبردار ہو جاتا ہے تو وہ اخراج کے معیار پر آنے والے اخراجات کی صورت میں 54 ارب امریکی ڈالر بچا سکتا ہے۔

صیہونی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے والی شپنگ کمپنیوں کو یمن کا شدید انتباہ

یمن (ایجنسی)۔: انصار اللہ کے سیاسی دفتر کے رکن محمد البخیتی نے ہم اسرائیل کی اقتصادی ناکہ بندی کے چوتھے مرحلے کا آغاز کر چکے ہیں جس کے دوران صیہونی حکومت کے ساتھ تعاون کرنے والی شپنگ کمپنیوں کے مفادات کو شدید نقصان پہنچائیں گے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس مرحلے میں وہ بحری جہاز بھی ہمارے میزائلوں اور ڈرون طیاروں کا نشانہ بنیں گیں جن کی حکومتیں میں اسرائیل کے خلاف پابندیوں کی مخالفت کررہیں اگر چہ ان کی منزل تل ابیب نہ بھی ہو۔ انصار اللہ کے سیاسی دفتر کے رکن نے کہا کہ ہم ایک بار پھر تمام شپنگ کمپنیوں کو خبردار کرتے ہیں وہ ہمارے اگلے انتباہ سے پہلے پہلے اسرائیل کے ساتھ ہر قسم کا لین دین روک دیں کیونکہ جب تک اسرائیل کے ساتھ ان کا تعاون ختم نہیں ہوگا ان کے مفادات کو نشانہ بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا انتباہات کو عملی جامہ پہنانے کے حوالے سے ہمارے صلاحیت اور غزہ میں اپنے بھائیوں کی حمایت کے حوالے سے ہماری سنجیدگی سے اچھی طرح واقف ہے۔ محمد البخیتی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ خلیج عدن اور آبنائے باب المندب میں ہماری کارروائیاں پوری طرح سے قانونی اور منصفانہ ہیں اور دنیا بھر کی شپنگ کمپنیوں اور ان کے مالک ملکوں کے سامنے ہمارے اس فیصلے کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی طاقت کا بھرپور استعمال کریں گے اور دنیا جان لے کے لیے ہم ایسے ہتھیار استعمال کریں گے جن کا تصور دنیا نے اب تک نہیں کیا ہے۔ انصار اللہ کے سیاسی دفتر کے رکن نے مزید کہا کہ غزہ کی صورتحال عالمی نظام کی ناکامی کا کھلا ثبوت ہے جس سے واضح ہوگیا ہے کہ دنیا کو اس وقت منصفانہ بنیادوں پر استوار ایک نئے عالمی نظام کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایسے ہی عالمی نظام کے قیام کی جانب قدم آگے بڑھا رہے ہیں چاہے دنیا کے بعض ملکوں کو ہمارا یہ اقدام کتنا ہی ناگوار کیوں نہ لگے۔

یمن سے میزائل حملہ، تل ابیب کا بن گورین ہوائی اڈا بند

یمن (ایجنسی)۔ یمن سے مقبوضہ فلسطینی علاقوں پر میزائل فائر کیا گیا ہے جس کے بعد بن گورین بین الاقوامی ہوائی اڈے پر تمام پروازیں فوری طور پر روک دی گئیں اور سیکیورٹی ہائی الرٹ کردی گئی۔ صیہونی چینل تیرہ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ میزائل حملے کے بعد مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں خطرے کے سائرن بجائے گئے، جس سے شہریوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ صیہونی میڈیا نے تصدیق کی ہے کہ واقعے کے بعد بن گورین ایئرپورٹ پر پروازوں کی آمد ورفت بند کردی گئی ہے۔ یمن کی مسلح افواج نے بارہا تاکید کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ جب تک فلسطینیوں کے خلاف جارحیت اور غزہ کا محاصرہ جاری ہے مقبوضہ فلسطین کے خلاف جوابی کاروائیاں جاری رہیں گی اور صیہونی ٹھکانوں اور سمندر میں صیہونی حکومت سے متعلق بحری جہازوں پر حملوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔

غزہ میں بھوک سے مرنے والوں کی تعداد 154 ہوگئی

دیر البلاح، غزہ کی پٹی (ایجنسی)۔ غزہ کی پٹی میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران بھوک سے ایک بچے سمیت سات فلسطینیوں کی موت ہوئی ہے۔ علاقے کی وزارت صحت نے بدھ کو اس بات کی جانکاری دی۔ غزہ میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک مجموعی طور پر 89 بچے غذائی قلت سے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ جون کے آخر سے غزہ میں غذائی قلت سے متعلق وجوہات کی وجہ سے 65 فلسطینی بالغ بھی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ مقامی اسپتالوں نے بتایا کہ، غزہ کی پٹی میں اسرائیلی حملوں اور فائرنگ کے نتیجے میں بدھ کی صبح تک کم از کم 46 فلسطینی جاں بحق ہو گئے، جن میں سے زیادہ تر خوراک کی تلاش میں آنے والے ہجوم میں سے تھے۔ مرنے والوں میں 30 سے زائد ایسے افراد بھی شامل ہیں جو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی تلاش میں جاں بحق ہوئے۔ یہ ہلاکتیں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب برطانیہ نے ستمبر میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ برطانیہ نے اسرائیل کو فوری جنگ بندی کرنے کا انتباہ دیا ہے۔ اسرائیل کی وزارت خارجہ نے برطانوی بیان کو مسترد کردیا ہے۔ منگل کے روز اقوام متحدہ کی ایک کانفرنس میں اعلیٰ سطحی نمائندوں نے اسرائیل پر دو ریاستی حل کے لیے زور دیتے ہوئے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا مشورہ دیا۔ دنیا کے طویل ترین تنازعات میں سے ایک کو ختم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر بین الاقوامی عزم کا اشارہ ملتا ہے۔ فرانس کی قیادت میں پندرہ ممالک نے ایک مشترکہ اعلامیہ پر دستخط کیے ہیں، جس میں غزہ میں فوری جنگ بندی، حماس کے زیر حراست تمام اسیروں کی رہائی اور اسرائیل فلسطین تنازعے کے دو ریاستی حل کے لیے نئے بین الاقوامی دباؤ پر زور دیا گیا ہے۔ ان میں اندورا، آسٹریلیا، کینیڈا، فن لینڈ، فرانس، آئس لینڈ، آئرلینڈ، لکسمبرگ، مالٹا، نیوزی لینڈ، ناروے، پرتگال، سان مارینو، سلووینیا اور اسپین شامل ہیں۔ فرانسیسی وزارت خارجہ نے منگل کو دیر گئے ایک بیان جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ دستخط کنندگان نے دو ریاستی حل کی جانب ایک ضروری قدم کے طور پر فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے لیے ہمارے ملک کی رضامندی یا مثبت سوچ کو پہلے ہی تسلیم کرلیا ہے، یا اس کا اظہار کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ " ہم ان تمام ممالک کو دعوت دیتے ہیں جنہوں نے ابھی تک ایسا نہیں کیا ہے۔

مشرق وسطیٰ: اقوام متحدہ کی کانفرنس دو ریاستی حل کی حامی

مشرق وسطیٰ کے دیرینہ تنازعے کے خاتمے کے لیے 'نیویارک اعلامیہ' جاری کیا

نیویارک (ایجنسی)۔ اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں شریک ممالک کے نمائندوں نے منگل کے روز مشرق وسطیٰ کے دیرینہ تنازعے کے خاتمے کے لیے 'نیویارک اعلامیہ' جاری کیا، جس میں دو ریاستی حل کی" غیر متزلزل حمایت " کی گئی ہے اور اسرائیل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے پرعزم ہو۔ اس سے دنیا کے طویل ترین تنازعات میں سے ایک کو ختم کرنے کے عالمی عزائم کا اشارہ ملتا ہے۔ 'نیویارک اعلامیہ' ایک مرحلہ وار منصوبہ پیش کرتا ہے، جس کا مقصد تقریباً 80 سال پرانے اسرائیل۔فلسطین تنازعے اور غزہ کی موجودہ جنگ کا خاتمہ ہے۔ اس منصوبے کے تحت ایک آزاد، غیر مسلح فلسطین کو اسرائیل کے ساتھ پرامن بقائے باہمی کے ساتھ رہنے کے لیے قائم کیا جائے گا، اور وہ بالآخر مشرق وسطیٰ کے وسیع تر خطے کا حصہ بھی ہو گا۔ منگل کو ختم ہونے والا یہ دو روزہ بین الاقوامی اجلاس ایسے وقت پر منعقد ہوا، جب غزہ پٹی میں شدید انسانی بحران، بھوک اور قحط کی خبریں آرہی ہیں، اور دنیا بھر میں اس پر شدید غصہ ہے کہ اسرائیلی پالیسیوں کے باعث فلسطینیوں تک امداد نہیں پہنچ رہی۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو دو ریاستی حل کی مخالفت کرتے ہیں اور اس اجلاس کو قوم پرستانہ اور سکیورٹی بنیادوں پر مسترد کر چکے ہیں۔ اسرائیل کے قریبی اتحادی ملک امریکہ نے بھی اس اجلاس کا بائیکاٹ کیا، اور اسے غیر مفید اور وقت کے لحاظ سے نامناسب " قرار دیا۔ اس کانفرنس میں، جسے جون سے مؤخر کیا گیا تھا اور عالمی رہنماؤں کے بجائے وزارتی سطح پر منعقد کیا گیا، پہلی بار آٹھ اعلیٰ سطحی ورکنگ گروپ بھی قائم کیے گئے، جو دو ریاستی حل سے متعلق مختلف موضوعات پر تجاویز دیں گے۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ کانفرنس کے شریک صدور ممالک فرانس اور سعودی عرب، یورپی یونین، عرب لیگ اور 15 دیگر ممالک نے غزہ میں جنگ کے خاتمے کے لیے اجتماعی اقدام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ 'سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے اقوام متحدہ کے 193 رکن ممالک پر زور دیا کہ وہ ستمبر کے وسط میں جنرل اسمبلی کے 80ویں اجلاس سے قبل اس دستاویز کی حمایت کریں۔ اعلامیے میں 7 اکتوبر 2023 کو جنوبی اسرائیل میں حماس کی جانب سے عام شہریوں پر کیے گئے حملوں کی

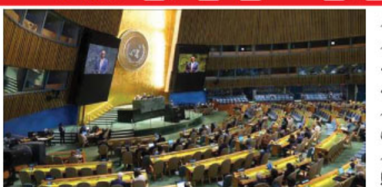

مذمت کی گئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ عرب ممالک نے کھل کر حماس کی مذمت کی ہے۔ ان حملوں میں تقریباً 1200 افراد، جن میں زیادہ تر اسرائیلی شہری تھے، ہلاک ہوئے تھے اور تقریباً 250 افراد کو یرغمال بنالیا گیا تھا، جن میں سے لگ بھگ 50 اب بھی حماس کی قید میں ہیں۔ اعلامیے میں اسرائیل کی جانب سے غزہ پٹی میں عام شہریوں اور بنیادی ڈھانچے پر حملوں کی بھی مذمت کی گئی ہے، اور کہا گیا ہے کہ غزہ پٹی کے محاصرے اور بھوک نے ایک تباہ کن انسانی المیے اور تحفظ کے بحران کو جنم دیا ہے۔ 'غزہ پٹی کی وزارت صحت کے مطابق اسرائیلی کارروائیوں میں اب تک 60,000 سے زائد فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ اعداد وشمار مارے جانے والے فلسطینی شہریوں اور جنگجوؤں کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اس کانفرنس کے منصوبے کے تحت فلسطینی اتھارٹی کو تمام فلسطینی علاقوں کی حکومت سنبھالنے کا اختیار حاصل ہوگا، اور جنگ بندی کے بعد فوری طور پر ایک عبوری انتظامی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اس منصوبے میں اقوام متحدہ کے تحت ایک عارضی بین الاقوامی استحکام مشن کی تعیناتی کی بھی حمایت کی گئی ہے، جو فلسطینی شہریوں کے تحفظ، سکیورٹی کی منتقلی، جنگ بندی کی نگرانی، اور مستقبل کے امن معاہدے کی ضمانت دے گا۔ نیو یارک اعلامیے میں تمام ممالک سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کریں، اور کہا گیا ہے کہ یہ دو ریاستی حل کے حصول کا ایک لازمی اور ناگزیر جزو " ہے۔ اگرچہ اسرائیل کا نام نہیں لیا گیا، تاہم اعلامیے میں کہا گیا ہے غیر قانونی یکطرفہ اقدامات، فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے وجودی خطرہ بن چکے ہیں۔ 'فرانسیسی صدر ایمانوئل ماکروں نے اس اجلاس سے قبل اعلان کیا تھا کہ ان کا ملک ستمبر کے آخر میں اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرلے گا۔ منگل کو فرانسیسی وزارت خارجہ نے اسرائیلی دعووں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ فلسطین کو تسلیم کرنا حماس کے لیے انعام " نہیں بلکہ اس کے برعکس یہ اقدام" حماس کو عالمی سطح پر تنہا کرنے میں مدد دے گا۔ 'اسی دوران برطانوی وزیر اعظم کیئر اسٹارمر نے بھی منگل کے روز اعلان کیا کہ برطانیہ ستمبر کے اجلاس سے قبل فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا، دوسری صورت میں اسرائیل کو اگلے آٹھ ہفتوں میں جنگ بندی اور طویل المدتی امن عمل پر رضامند ہونا پڑے گا۔ فرانس اور برطانیہ اب دو ایسے بڑے مغربی ممالک اور جی سیون کے اب تک کے ایسے صرف دو صنعتی ممالک ہیں، جنہوں نے ایسے وعدے کیے ہیں۔

وینزویلا نے امریکی افسر کو ٹھہرایا بچوں کے اغوا کا ذمہ دار

کراکس، 30 جولائی (یو این آئی) وینزویلا کے وزیر خارجہ ایوان گل نے منگل کو کولمبیا میں امریکی سفارت خانے کے انچارج جان میک نامارا پر وینزویلا کے 33 بچوں کے اغوا کا الزام لگایا۔ مسٹر گل نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا "میک نامارا اس جرم کا اصل ملزم ہے اور اس غیر قانونی اور انتہائی غیر اخلاقی صورت حال کو برقرار رکھنے کا براہ راست ذمہ دار ہے۔" اہلکار نے کہا کہ بچوں کو "بین الاقوامی قانون، انسانی حقوق اور قوانین کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے ان کے خاندانوں سے الگ کردیا گیا ہے۔" انہوں نے ان کے خاندانوں سے علیحدگی کو مجرمانہ، غیر انسانی اور ذلت آمیز قرار دیتے ہوئے مذمت کی اور بچوں کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا تاکہ وہ اپنے خاندانوں سے دوبارہ مل سکیں۔ مسٹر گل نے پیغام میں کہا "اغوا شدہ لڑکوں اور لڑکیوں کی آزادی" جس میں بچوں کی تصاویر بھی شامل ہیں۔ وینزویلا نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے امیگریشن کارروائی کی مذمت کی ہے۔ مارچ میں، دونوں ممالک نے حکومت کے وطن واپسی کے منصوبے کے تحت وینزویلا کے تارکین وطن کو ان کے ملک واپس لانے کے لیے وطن واپسی کی پروازیں دوبارہ شروع کرنے پر اتفاق کیا تھا۔

پاکستان کے دہشت گردوں کے ساتھ روابط کا پردہ فاش

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں آیا ٹی آر ایف کا نام

نیویارک، 30 جولائی (یو این آئی) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) کی ایک رپورٹ میں پہلگام دہشت گردانہ حملے میں پاکستان میں سرگرم دی ریزسٹنس فرنٹ (ٹی آر ایف) کے کردار کا واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ اسے ہندوستان کی ایک اہم سفارتی فتح کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ کونسل کی 1267 سینکشنز کمیٹی مانیٹرنگ ٹیم (ایم ٹی) کی رپورٹ اقوام متحدہ کی ایسی پہلی رپورٹ ہے جس میں ٹی آر ایف کو ایک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہوئے اسے براہ راست پاکستان کے دہشت گرد نیٹ ورک سے جوڑا گیا ہے۔ یہ پیش رفت اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ اس کمیٹی کے تمام فیصلے کونسل کے اراکین متفقہ طور پر کرتے ہیں۔ معلوم ہو کہ اس سال 22 اپریل کو کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں سیاحوں کی موت ہوگئی تھی۔ پاکستان نے اس سے قبل رپورٹ میں ٹی آر ایف کے ذکر کو دبانے کی کوشش کی تھی اور اس کے وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے پاکستان کی پارلیمنٹ میں جھوٹا دعویٰ کیا تھا کہ پہلگام حملے کی مذمت کرنے والے کونسل کے بیان میں ٹی آر ایف کا ذکر ان کی کوششوں کے بعد ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ پاکستان کے لیے انتہائی توہین آمیز ہے کہ ایم ٹی رپورٹ میں ٹی آر ایف کو شامل کیا گیا ہے نیز علاقائی دہشت گردی معاملے میں پاکستان کے ملوث ہونے کو بین الاقوامی سطح پر دیکھا گیا ہے۔ یہ رپورٹ 2019 کے بعد اقوام متحدہ کی ایسی پہلی دستاویز ہے جس میں لشکر طیبہ اور پاکستان میں سرگرم دیگر دہشت گرد گروپوں کے ساتھ ٹی آر ایف کے روابط کی تصدیق کی گئی ہے۔ اس رپورٹ کا اثر یہ ہوگا کہ اقوام متحدہ کے فریم ورک کے تحت ٹی آر ایف کی شناخت ایک دہشت گرد گروپ کے طور پر ہوگی۔ اس سے اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک پر 1267 کے انتظام کے تحت ٹی آر ایف اور اس سے وابستہ افراد یا اداروں کے خلاف اثاثوں کو منجمد کرنے، سفری، مالیاتی اور ہتھیاروں کی فروخت پر پابندی سمیت دوسری طرح کی پابندیوں کو نافذ کرنے کی ذمہ داری آجائے گی۔ رپورٹ کا جنوبی ایشیا سیکشن پہلگام حملے سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں ٹی آر ایف کے حملے کی ذمہ داری لینے اور بعد میں اس سے پیچھے ہٹنے کا ذکر ہے۔ اس میں لشکر طیبہ سے تعلقات کی بات بھی کہی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے، 22 اپریل کو، پانچ دہشت گردوں نے پہلگام، جموں و کشمیر میں ایک سیاحتی مقام پر حملہ کیا، جس میں چھبیس شہری ہلاک ہوئے۔ اسی روز حملے کی ذمہ داری ٹی آر ایف نے قبول کی۔ ہندوستان نے پاکستان پر دہشت گردی کو ریاستی پالیسی کے طور پر استعمال کرنے پر مسلسل تشویش کا اظہار کیا ہے اور اقوام متحدہ کی جانب سے ٹی آر ایف کی شناخت اس کی ایک بڑی سفارتی کامیابی ہے۔

روس میں زلزلے کے جھٹکے: سی ای این سی

بیجنگ، 30 جولائی (یو این آئی) روس کے مشرق بعید میں جزیرہ نما کامچاٹکا کے علاقے میں بدھ کے روز ایک زلزلہ آیا۔ چین کے زلزلے کے نیٹ ورک سینٹر (سی ای این سی) کے مطابق، آج صبح 7:24 بجے مقامی وقت کے مطابق جزیرہ نما کامچاٹکا میں آنے والے زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 9.7 تھی۔ سی ای این سی نے بتایا کہ زلزلے کا مرکز 52.40 ڈگری شمالی عرض البلد اور 160.20 ڈگری مشرقی طول البلد پر 10 کلومیٹر کی گہرائی میں تھا۔

شمالی کوریا دباؤ میں آئے گا بھول جاؤ، شمالی کوریا کا دوٹوک موقف، ہم جوہری ہتھیار نہیں چھوڑیں گے

شمالی کوریا کی جوہری صلاحیت میں تیزی سے اضافہ □ شمالی کوریا جزوی طور پر جوہری تخفیف پر بات چیت چاہتا ہے

سیول، شمالی کوریا (ایجنسی)۔ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کی طاقتور بہن کم یو جونگ نے شمالی کوریا کے جوہری تخفیف اسلحہ پر دوبارہ سفارت کاری شروع کرنے کے امریکہ کے ارادے کو مسترد کر دیا ہے۔ اس نے واشنگٹن کے اپنے ملک کو جوہری ہتھیاروں سے مالا مال ملک کے طور پر قبول کرنے کے بارے میں بھی بات کی۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان بات چیت کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے ایک نیا راستہ تلاش کرنے پر بھی زور دیا۔ کم یو جونگ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شمالی کوریا مذاکرات کی طرف اسی صورت میں واپس آئے گا جب امریکہ اسے اپنی جوہری صلاحیت کے جزوی ہتھیار ڈالنے کا بدلہ دے گا۔ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ سفارتی کامیابی حاصل کرنے کے لیے شمالی کوریا کے ساتھ بات چیت جاری رکھ سکتے ہیں۔ ٹرمپ نے حال ہی میں کم جونگ اُن کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات پر فخر کیا ہے اور ان کے درمیان جوہری سفارت کاری کے دوبارہ شروع ہونے کی امید ظاہر کی ہے۔ 2018-19 میں ٹرمپ کی پہلی میعاد کے دوران ان کی اعلیٰ سفارت کاری اس وقت منہدم ہوگئی تھی جب ٹرمپ نے اپنے مرکزی نیوکلیئر کمپلیکس کو ختم کرنے کے بدلے میں کم کے بڑے پیمانے پر پابندیوں میں ریلیف کے مطالبے کو مسترد کردیا تھا۔ مجموعی طور پر یہ جوہری تخفیف کا ایک محدود اقدام تھا۔ تب سے، کم نے اپنے جوہری ہتھیاروں کو جدید اور وسعت دینے کے لیے جدید و قدیم ہتھیاروں کے کئی تجربات کیے ہیں۔ سرکاری میڈیا کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کم یو جونگ نے کہا کہ وہ اس بات سے انکار نہیں کرتی ہیں کہ ان کے بھائی اور ٹرمپ کے درمیان ذاتی تعلقات "خراب نہیں" ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ اگر ان کے ذاتی تعلقات شمالی کوریا کے جوہری تخفیف کے مقصد کو پورا کرتے ہیں تو شمالی کوریا اسے صرف

ایک مذاق سمجھے گا۔ انہوں نے کہا کہ کم ٹرمپ ڈپلومیسی کے پہلے دور سے ہی شمالی کوریا کی جوہری صلاحیت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور شمالی کوریا کو جوہری

ہتھیاروں سے لیس ریاست کے طور پر تسلیم کرنے سے انکار کرنے کی کسی بھی کوشش کو مسترد کردیا جائے گا۔ اگر امریکہ بدلی ہوئی حقیقت کو قبول نہیں کرتا ہے اور اپنے ناکام ماضی پر قائم رہتا ہے، تو DPRK-US ملاقات امریکی فریق کے لیے ایک امید ☒ رہے گی۔ کم یو جونگ نے اپنے ملک کے سرکاری نام ڈیموکریٹک پیپلز ریپبلک آف کوریا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "رابطے کا دوسرا راستہ تلاش کرنا مناسب ہوگا۔" کم یو جونگ شمالی کوریا کی حکمران ورکرز پارٹی کی سینٹرل کمیٹی کے اعلیٰ عہدیدار ہیں۔ وہ جنوبی کوریا اور امریکہ کے ساتھ ملک کے تعلقات کو سنبھالتی ہیں اور جنوبی کوریا کے حکام اور ماہرین کا خیال ہے کہ وہ اپنے بھائی کے بعد شمالی کوریا کی دوسری طاقتور رہنما ہیں۔ کم یو جونگ نے کہا کہ وہ ایک امریکی اہلکار کے مبینہ تبصروں کا جواب دے رہی ہیں کہ ٹرمپ جوہری تخفیف پر بات چیت کے لیے تیار ہیں۔ وہ ممکنہ طور پر یونہاپ نیوز ایجنسی کے ہفتہ کے مضمون کا حوالہ دے رہی تھیں جس میں وائٹ ہاؤس کے ایک نامعلوم اہلکار کے حوالے سے کہا گیا تھا کہ ٹرمپ شمالی کوریا کو مکمل طور پر جوہری ہتھیاروں سے پاک کرنے کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے رہنما کم کے ساتھ بات چیت کے لیے تیار ہیں۔ شمالی کوریا یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ جوہری تخفیف پر بات چیت میں دلچسپی نہیں رکھتا ہے اور امریکہ کو پہلے یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ شمالی کوریا کو کیا فوائد فراہم کرسکتا ہے۔" انسٹی ٹیوٹ فار نیشنل سیکورٹی اسٹریٹجی کے سابق سربراہ نم سنگ ووک نے کہا، جنوبی کوریا کی جاسوسی ایجنسی کے زیر انتظام تھنک ٹینک۔ نم نے کہا کہ امن کا نوبل انعام جیتنے کی ٹرمپ کی ممکنہ خواہش انہیں کم جونگ اُن کے ساتھ بات چیت کرنے کی ترغیب دے گی اور انہیں مرحلہ وار جوہری ہتھیاروں سے پاک کرنے کے اقدامات کرنے کے فوائد کی پیشکش کرے گی۔ شمالی کوریا پر عائد پابندیوں میں نرمی، امریکہ۔جنوبی کوریا کی فوجی مشقوں کو روکنا چاہے گا جسے وہ حملے کی مشقوں اور دیگر اقتصادی مراعات کے طور پر دیکھتا ہے۔ نم نے کہا۔ جنوبی کوریا کے کوریا انسٹی ٹیوٹ فار ملٹری افیئرز کے تجزیہ کار کم بو سونے کہا کہ اگر امریکی اور شمالی کوریا کے حکام بات چیت دوبارہ شروع کرنے کی شرائط پر کچھ اختلافات کو کم کرتے ہیں تو وہ ملاقات کر سکتے ہیں۔

مسلمان اپنے عائلی معاملات کے حل کیلئے دارالقضاء سے رجوع کریں: عتیق احمد بستوی

ندوۃ العلماء میں مجلس تحقیقات شرعیہ کے زیر اہتمام ''خلع کی شرعی وقانونی حیثیت اور عدالتی فیصلوں کا جائزہ'' کے عنوان سے مذاکرہ کا انعقاد

لکھنؤ:30 جولائی (پی این ایس) دارالعلوم ندوۃ العلماء کے علمی و تحقیقی شعبہ مجلس تحقیقات شرعیہ کی جانب سے ''خلع کی شرعی وقانونی حیثیت اور عدالتی فیصلوں کا جائزہ'' کے عنوان سے علامہ حیدر حسن ٹونکی ہال میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا، پروگرام کی صدارت مجلس کے سکریٹری مولانا عتیق احمد بستوی نے کی، جبکہ ڈاکٹر نظام الدین (سابق اسسٹنٹ پروفیسر جندل لاء اسکول) نے خلع کے قانونی و عدالتی فیصلوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ مولانا عتیق احمد بستوی نے صدارتی خطاب میں خلع کی شرعی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں میں مکمل رہنمائی کرتا ہے اور ہر مسئلہ کا حل پیش کرتا ہے، اسلامی قانون اتنا جامع قانون ہے کہ اسکی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ خلع سے متعلق قرآن و حدیث میں واضح ہدایات موجود ہیں اور فقہاء نے اس کی مکمل تفصیلات بیان کی ہیں، لیکن افسوس کہ عدالتیں اور ججز اس کی غلط تشریحات کر رہے ہیں، جو بہت افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت نے ناگزیر حالات میں طلاق اور خلع کی اجازت دی ہے، ایسا نہیں ہے کہ میاں بیوی جب اور جس طرح چاہیں بغیر کسی ضرورت کے نکاح کے رشتہ کو توڑ دیں، مولانا نے کہا کہ بعض مرتبہ رشتوں میں ایسی تلخیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے رشتوں کا نباہ ناممکن ہو جاتا ہے، ایسے سنگین حالات کے لئے شریعت نے طلاق و خلع کا راستہ کھولا ہے۔ مولانا نے کہا کہ عدالتوں کے فیصلے ہمارے لئے چیلینج ہیں، عدالتوں سے شریعت کے خلاف فیصلے صادر ہو رہے ہیں اور حکومت اسلام مخالف قوانین لاکر ایک طرف مردوں پر پابندی لگا رہی ہے اور دوسری طرف عورتوں کو مکمل آزادی دے رہی ہے۔ مولانا نے آخر میں کہا کہ ہمیں مسائل کا حل نکالنے کی ضرورت ہے، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے معاملات دار القضاء کیذریعہ حل کرائیں، عدالت فیصلہ اس وقت کرتی ہے جب ہم اپنے مسائل وہاں لیکر جاتے ہیں، دارالقضاء میں سکون کے ساتھ مسائل حل ہو جاتے ہیں جبکہ عدالت جانے کے بعد مسائل مزید الجھ جاتے ہیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر نظام الدین (سابق اسسٹنٹ پروفیسر جندل لاء اسکول) نے خلع کی قانونی حیثیت پر روشنی ڈالی اور عدالتی فیصلوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ خلع کے سلسلہ میں 1937 کا شریعہ اپلیکیشن ایکٹ سب سے اہم اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اس ایکٹ میں طلاق اور خلع کا بھی ذکر ہے، اس ایکٹ کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے عائلی قوانین شریعت کے تحت حل کیے جائیں، لیکن اس قانون میں چند پیچیدگیاں تھیں، جن کے حل کے لئے 1939 کا قانون لایا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دارالقضاء اور عدالتوں کے فیصلوں میں دو بنیادی فرق ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ دارالقضاء کا فیصلہ بس اسی فریقین کے لیے ہوتا ہے، دیگر لوگوں پر وہ فیصلہ بعینہ نافذ نہیں ہوتا، جبکہ عدالت کا فیصلہ عدالتی نظیر بن جاتا ہے، جو دوسرے اسی طرح کے معاملات میں بھی نافذ ہوتا ہے، اسی طرح دارالقضاء میں شریعت کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے، جبکہ عدالت کے فیصلہ میں یہ پیش نظر ہوتا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو برابر کے حقوق ملنے چاہئیں، عدالت کا نظریہ ہے کہ جس طرح مرد کے پاس طلاق کا اپشن ہے، ٹھیک اسی طرح عورت کے پاس خلع کا اختیار ہے، انہوں نے تلنگانہ، کیرلا اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کی روشنی میں اس فرق کو واضح کیا۔ پروگرام کا آغاز محمد ظہیر کی تلاوت قران سے ہوا، مفتی محمد نصر اللہ ندوی نے نظامت کرتے ہوئے تمہیدی گفتگو کی اور موضوع کی اہمیت پر روشنی ڈالی، مجلس کے باحثین اور معاونین نے مہمانوں کا استقبال کیا، اس پروگرام میں ماہرین قانون، وکلاء اور دارالعلوم کے اساتذہ واختصاص کے طلباء شریک ہوئے۔ اخیر میں وکلاء کی طرف سے کچھ سوالات بھی کئے گئے جن کے جوابات مولانا عتیق احمد بستوی نے دیئے۔

نجکاری کی کارروائی منسوخ کرنے کا مطالبہ
ڈائریکٹر فنانس ندھی نارنگ کے دورِ کار میں لیے گئے فیصلوں کی اعلیٰ سطحی جانچ کا مطالبہ

لکھنؤ: بجلی ملازمین نے پورو انچل اور دکشنانچل ودیوت وترن نگموں (بجلی تقسیم کار کمپنیوں) کی نجکاری کی پوری کارروائی کو فوری طور پر منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اتر پردیش پاور کارپوریشن کی ڈائریکٹر فنانس محترمہ ندھی نارنگ کی جانب سے نجکاری سے متعلق کیے گئے تمام فیصلے کالعدم قرار دینے اور ان کے دورِ کار میں لیے گئے مالیاتی فیصلوں کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرانے کی اپیل کی ہے۔ '' ودیوت کرمچاری سنگھرش سمیتی، اتر پردیش '' نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ محترمہ ندھی نارنگ کی مدتِ کار میں توسیع نہیں کی گئی۔ کمیٹی نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ ان کے دور میں جاری کیے گئے تمام ٹینڈرز اور مالی فیصلوں کی شفاف تفتیش کی جائے، کیونکہ ان کے تعلق سے بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں کی خبریں گردش میں ہیں۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ پورو انچل اور دکشنانچل بجلی کمپنیوں کی نجکاری کے لیے تیار کردہ تمام دستاویزات دراصل ایک بڑے گھوٹالے کا حصہ ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ ٹرانزیکشن کنسلٹنٹ کی تقرری میں بھی گھپلا ہوا اور جھوٹا حلف نامہ جمع کرانے کے باوجود '' گرینٹ تھارنٹن '' کمپنی کو کنسلٹنٹ کے طور پر برقرار رکھا گیا۔ کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ محترمہ نارنگ نے دانستہ طور پر گرینٹ تھارنٹن کو کلین چٹ دی اور ان سے ایسے دستاویزات تیار کروائے گئے جو کچھ چنندہ نجی کمپنیوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تھے۔

آیت اللہ خامنہ ای پر نازیبا بیان پر آیت اللہ حمید الحسن کی مذمت

آیت اللہ سید حمید الحسن نے ایک بیان میں کہا کہ جو بھارت تمام دنیا میں اپنی تہذیب اپنے سنسکار کے لئے جانا مانا جاتا ہے اس پر ایک اور دھبہ لگا دیا گیا۔ آیت اللہ خامنہ ای کے لئے ایک بھدا بیان دے کر۔ اتنے باوقار مذہبی رہنما کی محبت وعزت سب کو ہے سوائے کچھ لوگوں کے جن کو انسانیت کا قتل عام جو غزہ میں ہے کبھی نظر نہیں آتا۔

بجلی ملازمین کی چھٹی پر 30 ستمبر تک روک

لکھنؤ: 30 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش میں مدھیانچل وددوت وترن نگم لمیٹیڈ کی جانب سے جاری ہدایت میں سبھی ملازمین کی چھٹیوں پر 30 ستمبر تک روک لگا دی گئی ہے۔ محکمہ توانائی میں اندرونی کشمکش اور تناؤ کے درمیان، ملازمین کی چھٹیوں پر 30 ستمبر تک پابندی لگا دی گئی ہے۔ مدھیانچل ودیوت وتران نگم لمیٹڈ (ایم وی وی این ایل) کی مینجنگ ڈائریکٹر ریا کیجریوال نے اس کے لیے ایک حکم جاری کیا ہے۔ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ بارش کے موسم میں بجلی کا نظام برقرار رکھنے کے لیے کسی ملازم کو 30 ستمبر تک چھٹی نہیں دی جائے گی۔ یہ فیصلہ بارش کی وجہ سے ہونے والی خرابیوں کے حوالے سے کیا گیا ہے۔

ایکشن ٹیسا نے ٹیسا سلام کے ساتھ کارپینٹرز میگا میٹ منایا

لکھنؤ: ایکشن ٹیسا ہندوستان میں MDF، HDHMR، بوائلو اور پارٹیکل بورڈ جیسے انجینئرڈ پینل پروڈکٹس کا سب سے بڑا مینوفیکچر ہے اور لکڑی اور پلائی صنعت میں ایک سرکردہ کمپنی ہے۔ ایکشن ٹیسا نے ملک گیر تقریبات کے سلسلے کے ساتھ لکھنؤ میں فخر کے ساتھ میگا کارپینٹرز میٹنگ کا اہتمام کیا۔ کمپنی کے جی ایم منوج اپادھیائے، ڈی جی ایم ابیتابھ گھوشال، بی ڈی ایم شیلیندر سنگھ، مشرقی یوپی کے تمام سیلز نمائندے اور لکھنؤ ضلع کے تقسیم کار اس تقریب میں موجود تھے۔ سب نے بڑھیوں کا استقبال کیا۔ منوج اپادھیائے اور ابیتابھ گھوشال نے تقریب کا انعقاد کرتے ہوئے کہا کہ ایکشن ٹیسا بڑھیوں کی انمول شراکت کو تسلیم کرنے کے لیے وقف ہے، جن کی دستکاری ملک بھر کے بے شمار گھروں اور کاروباروں میں خوبصورتی اور فعالیت لاتی ہے۔ اس میگا میٹ ایونٹ کے ذریعے، ایکشن ٹیسا نے تقریب میں موجود بڑھیوں کی کاریگری کو پہچانا اور انہیں ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور ڈیزائن کی جدید تکنیکوں کے بارے میں جاننے کے لیے ایک پلیٹ فارم بھی فراہم کیا۔ یہ اقدام ایکشن ٹیسا کے برانڈ فلسفے KOI NAHI AISA کے مطابق ہے، جو بے مثال معیار اور بہترین کارکردگی پر زور دیتا ہے۔ پچھلی دہائی سے، کمپنی ان تقریبات کے ذریعے بڑھیوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے، انہیں قیمتی علم اور تربیت فراہم کر رہی ہے، اس طرح برانڈ اور لکڑی کے کام کرنے والی صنعت کے ساتھ ان کا رشتہ مضبوط ہو رہا ہے۔ ایکشن ٹیسا کے مینجنگ ڈائریکٹر اجے اگروال نے اس موقع پر ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے بڑھیوں کے لیے اپنی گہری تعریف کا اظہار کیا اور کہا کہ بڑھئی انجینئرڈ لکڑی کی صنعت کی بنیاد ہیں اور ان کی مہارت اور تخلیقی صلاحیتوں پر اظہار تشکر کیا۔ ٹیسا سلام کا مطلب ہے، احترام کا اظہار، ٹیسا سلام اقدام کا مقصد بڑھیوں کے درجے کو بلند کرنا اور ان کی محنت اور دستکاری کو پہچاننا ہے، جس سے صنعت میں ان کے کردار کو مزید نمایاں اور قابل قدر بنایا جائے

یوپی: اسمبلی کا مانسون سیشن 11 سے 16 اگست تک

لکھنؤ:30 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش اسمبلی کا مانسون سیشن 11 اگست سے شروع ہوگا اور 16 اگست تک چلیگا۔ حالانکہ ایوان کی کاروائی محض چار دن ہی چلے گی۔ اسمبلی کے پرنسپل سکریٹری پردیپ دوبے نے بتایا کہ اتر پردیش اسمبلی کا 11 اگست سے 16 اگست تک چلیگا۔ اسمبلی کی کاروائی پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو چلے گی۔ ہفتہ کو 15 اگست اور 16 اگست کو چھٹی رہے گی۔ قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش ودھان منڈل کے مانسون سیشن کی تاریخوں کا اعلان پہلے ہی کر دیا گیا تھا۔ یوگی حکومت کے کابینہ میٹنگ میں تاریخوں کو منظوری ملنے کے بعد اس کی جانکاری دی گئی تھی۔ آئندہ مانسون سیشن میں سماج وادی پارٹی اور بی جے پی کے درمیان ریاست میں نظم ونسق، افسران کے ٹرانسفر پوسٹنگ پر ہوئے تنازع سمیت کئی اہم مسائل پر ٹکراؤ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔

کجری اور ساون کے گانوں پر خواتین نے کیا خوب رقص

لکھنؤ، 30 جولائی۔ لکھنؤ کی سماجی اور ثقافتی تنظیم ابھیویکتی ویمن گروپ کے زیر اہتمام آج شام ہوٹل پارس ان، لبرٹی کالونی پارک، سرودیا نگر، اندرا نگر لکھنؤ میں منعقدہ رم جھم ساون آیوری پروگرام میں خواتین نے کجری اور ساون کے گانوں پر خوب رقص کیا۔ رم جھم ساون آیوری پروگرام کا افتتاح مہمان خصوصی سینئر سماجی کارکن نمرتا پاٹھک اور مہمان خصوصی انوپما اوستھی نے چراغ جلا کر کیا۔ موسیقی سے بھرپور پروگرام کا آغاز گنیش وندنا سے ہوا، جس کے بعد مادھوری پانڈے، ہیما شریواستو، رجنی تیواری، اندو مشرا، سریتا پاٹھک اور آرادھنا گپتا نے کجری۔ سکھی برسے رم جھم پانی نھونیا سے بوند ٹپکے اور بارہ صاحب گا کر لوگوں کو مسحور کر دیا۔ کیا راما بھدوں کی بارش اندھیاری اپنی سریلی آواز میں۔ اس دلفریب پرفارمنس کے بعد صبیحہ، چیتنا، ریتا سنہا، سوا پنیکا، کنجن، ارچنا، سپنا، ریتا، رجنی، مادھوری، جیوتی، الکا شالینی اور نمرتا نے کچھ کہتا ہے یہ ساون گانے پر دلکش رقص کی رونق بکھیر دی۔ اس کے علاوہ ریتا پوری، شالینی، سپنا، جیوتی، الکا، ہیما، دیپا اور دیگر خواتین نے جھولے والے گانے بار سے ساون کی رم جھم پھوہر پر دلکش رقص پیش کرکے لوگوں کے دل جیت لیے۔ موسیقی سے سجے پروگرام کے اگلے مرحلے میں خواتین نے ساون کے فلمی گانوں پر ریمپ واک کی۔ اس دوران درختوں کے تحفظ سے متعلق ایک ڈانس ڈرامہ بھی پیش کیا گیا جس میں تنظیم نے ایک ہزار درخت لگانے کا عہد کیا۔ اس موقع پر شیکھا سنگھ پٹیل، سمتی گپتا، سریتا سنگھ، سمن منرال، کنجن ورما، شکتی باجپائی، مدھو شرما، انجول، پشپا اور دیگر معززین موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت منیش پنڈت نے کی۔

اسلم چشتی فرینڈ سرکل پونے کے زیر اہتمام اعزازی مشاعرہ

لکھنؤ:30 جولائی (پی این ایس) پونے کے مشہور اسٹوڈیو Your Contentyknot (وائی ناٹ یور کنٹینٹ اسپیس) (Space این آئی بی ایم روڈ پونے تشریف لائے ہوئے مہمان شعراء غفران امجد، جمیل بناری، ڈاکٹر ارشد جمال صارم، عامر مسعود بہرائچی، جاوید احمد خان جاوید، احمد جمال کوثر، سیّد پاشا رہبر کے اعزاز میں ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ اس مبارک موقع پر شمع فروزاں کی رسم مہمانِ خصوصی پروفیسر معین الدین فلاحی صاحب کے ہاتھوں ادا کی گئی، صدارت جناب وقار احمد شیخ صاحب نے کی۔ مہمانِ خصوصی پروفیسر معین الدین فلاحی صاحب، صدرِ مشاعرہ جناب وقار احمد شیخ صاحب اور مہمانانِ ذی وقار جناب اطہر قریشی صاحب، جناب اے آر ڈی خطیب صاحب، جناب سعید احمد سعید صاحب، جناب قدرت اللہ بیگ صاحب کا پھولوں سے استقبال کیا گیا۔ مہمان شعراء کا گلپوشی اور شال سے استقبال کے ساتھ ساتھ مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا۔ رات 8 بجے صدرِ مشاعرہ وقار احمد شیخ کی اجازت سے مشہور صحافی، ناظمِ مشاعرہ سیّد حلیم زیدی صاحب نے تنویر احمد تنویر کو اے سی ایف سی کے تعارف کے لیے مدعو کیا۔ تعارف کے بعد باقاعدہ مشاعرے کا آغاز سیّد حلیم زیدی صاحب نے اپنے مختصر اور موثر تمہیدی کلمات سے کیا اور ایک کے بعد دیگر شعراء وشاعرات کو کلام سنانے کی دعوت دی۔ مشاعرے میں شرکت کرنے والے شعرائے کرام کے اسمائے گرامی ہیں غفران امجد، جمیل بناری، ڈاکٹر ارشد جمال صارم، عامر مسعود بہرائچی، جاوید احمد خان جاوید، سیّد پاشا رہبر، احمد جمال کوثر، اسلم چشتی، حسام الدین شعلہ، امتیاز خان امتیاز، مہیش بجاج انجم لکھنوی، ضیاء باغپتی، رفیق قاضی، سیّد حلیم زیدی، تنویر احمد تنویر، کوثر جہاں، ڈاکٹر طوبیٰ چودھری، حمیدہ حکیم، سونالی رسل، میڈی کرتی، مصیب اعظمی، دانش جعفری۔ مشاعرہ 8 بجے شروع ہو کر رات 12 بجے بے حد کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔ اس مشاعرے میں شرکت کرنے والے ان باذوق سامعین کا دل کی گہرائیوں سے بہت بہت شکریہ جو رات 12 بجے تک ذوق کے ساتھ دادو تحسین سے شعراء کو نوازتے رہے۔ ناظمِ مشاعرہ سیّد حلیم زیدی صاحب کے شکریہ پر مشاعرے کا اختتام ہُوا۔ اس مشاعرے میں پڑھے گئے شعرائے کرام کا ایک ایک شعر ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

تو اپنے گیسو و رخسار کو سنبھال کے رکھ
ترے دیار سے آگے نکل رہی ہے غزل
(غفران امجد)

جاتے ہیں ہم وہاں کہ جہاں دل کی قدر ہو
بیٹھے رہو تم اپنی ادائیں لیے ہوئے
(جمیل بناری)

مستقل رہتا ہے مجھ پر منعکس ایک آئینہ
دیکھتی رہتی ہے پیہم ایک حیرانی مجھے
(ڈاکٹر ارشد جمال صارم)

اک ماں کا حوصلہ ہے جو کانٹوں پہ چل کے بھی
مخمل خرید لاتی ہے بچوں کے واسطے
(عامر مسعود بہرائچی)

ممکن ہے مرے شعر میں اغلاط بہت ہوں
تخلیقِ بشر ہے کوئی آیت تو نہیں ہے
(احمد جمال کوثر)

معدوم ہوئی جاتی ہیں دنیا سے وفائیں
ہوتے ہی نہیں خون میں آثار نمک کے
(جاوید احمد خان جاوید)

کامیابی کے لیے کاملِ ایماں ہونا
ورنہ مشکل ہے مری جان مسلماں ہونا
(سیّد پاشا رہبر)

کسی نے پوچھا جو مجھ سیکہ زندگی کیا ہے
بنا کے چھوڑ دی کاغذ کی ناؤ پانی میں
(حسام الدین شعلہ)

تجھ کو اس شرط پہ جانے کی اجازت دوں گا
پہلےآنکھوں کیکٹوروں کو تو بھر جانے دے
(اسلم چشتی)

تو ہے یا تیرا گماں یہ کون ہے
درمیانِ جسم و جاں یہ کون ہے
(سیّد حلیم حسنین زیدی)

صبرِ مظلوم کا جب حد سے گذر جائے گا
ظلم خود اپنا گلا گھونٹ کے مر جائے گا
(ضیاء باغپتی)

معمورِ عشق دل کبھی بنجر نہ ہو سکا
قطرہ کبھی بھی تنہا سمندر نہ ہو سکا
(رفیق قاضی)

دل سے ان کے نہ گیا ہوگا کدورت کا زہر
ورنہ جاتے ہوئے وہ ہاتھ ملاتے جاتے
(امتیاز خان)

سینے میں وہ درد چھپائے خاموشی کے پہروں میں
وقتِ رخصت دیکھ کے مجھ کو دھیرے سے مسکائے تو
(مہیش بجاج انجم لکھنوی)

اس جہانِ رنگ و بو میں ہر نظارہ خواب تھا
آنکھ کھلتے ہی کھلا سارا کہ سارا خواب تھا
(تنویر احمد تنویر)

ہمارا شیشہء دل ٹوٹنے کا غم نہ کرو
یہ حادثے تو زمانے میں ہوتے رہتے ہیں
(کوثر جہاں کوثر)

مَیں پیاس اپنی کس کو بتاؤں حمیدہ اب
دریا بھی مجھ کو لگتا ہے پیاسا مرے آگے
(حمیدہ حکیم)

سی بی سی آئی ڈی میں تعینات اے ایس پی کی بیوی نے کی خودکشی

لکھنؤ:30 جولائی (یو این آئی) راجدھانی لکھنؤ میں بدھ کی شام کو سی بی سی آئی ڈی میں اے ایس پی کے عہدے پر تعینات مکیش پرتاپ سنگھ کی بیوی نے پولیس لائن واقع ٹرانزٹ ہاسٹل میں پھندا لگا کر خودکشی کرلی۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی مہانگر پولیس لاش کا پنچنامہ بھر کر پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔ موقع پر محکمہ کے سینئر افسر موجود ہیں۔ اناوہ کے رہنے والے اور سی بی سی آئی ڈی میں اے ایس پی کے عہدے پر تعینات مکیش پرتاپ سنگھ پولیس لائن میں واقع ٹرانزٹ ہاسٹل کے کوارٹر میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ شام دیر گئے اے ایس پی کی اہلیہ کی لاش گھر کے کمرے میں پنکھے سے لٹکی ہوئی ملی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی محکمہ پولیس میں ہلچل مچ گئی۔ موقع پر پہنچی پولیس ٹیم نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوادیا اور خودکشی کی وجوہات جاننے کے لیے تفتیش شروع کر دی ہے۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد بھی اکٹھے کر لیے ہیں۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہے کہ خودکشی کے پیچھے کیا وجہ رہی۔ ابتدائی تفتیش میں خاندانی تناؤ یا ذہنی دباؤ کا شبہ ہے تاہم پولیس تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے تفتیش کر رہی ہے۔ تفتیش کے لیے موبائل فون، ڈائری اور دیگر ذاتی اشیا ضبط کرلی گئی ہیں۔ ابھی تک اس بات کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے کہ خودکشی سے پہلے کوئی سوسائڈ نوٹ ملا ہے یا نہیں۔ ایڈیشنل پولیس کمشنر مہانگر ممتا رانی نے کہا کہ اس واقعہ کے بارے میں اہل خانہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ ابھی تک سرکاری طور پر اس بات کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے کہ اے ایس پی مکیش پرتاپ سنگھ اس وقت چھٹی پر تھے یا ڈیوٹی پر تھے۔ ان کے محکمہ جاتی افسران کو بھی اس واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کی پوری سنجیدگی سے تفتیش کی جارہی ہے اور لواحقین کے بیانات قلمبند کیے جائیں گے۔

راج بھون کے اہلکاروں نے ماحولیات کے لیے نکالی سائیکل یاترا

لکھنؤ:30 جولائی (یو این آئی) ایک درخت ماں کے نام 0.2 مہم کے تحت راج بھون سے افسران اور ملازمین کی دوروزہ سائیکل ریلی، شجرکاری اور شفاف مہم بارہ بنکی میں چلائی گئی۔ اس دوران دیوا اور بنکی کے کستوربا گاندھی رہائشی لڑکیوں کے اسکولوں میں ماحولیات، تعلیم اور صفائی کے تئیں بیداری سے متعلق بہت سی متاثر کن سرگرمیاں منعقد کی گئیں۔ راج بھون سے آنے والی ٹیم کا ضلع بارہ بنکی کی سرحد پر پہنچنے پر استقبال کیا گیا اور کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ دیوا میں ٹیم کی آمد پر طلباء اور اساتذہ نے روایتی انداز میں ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد اسسٹنٹ ٹو گورنر پونیت دویدی کی قیادت میں راج بھون کے افسران اور ملازمین کی ایک ٹیم نے اسکول کے احاطے میں نیم، جامن، مول شری، بانس برش، بجن، چھتون اور امرود کے کل 200 پودے لگائے۔ سائیکل ریلی میں شریک افسران نے طلباء سے بات چیت کی اور ان کے نظم وضبط، تعلیمی سطح اور بیداری کی تعریف کی اور انہیں روشن مستقبل کے لیے ترغیب دی۔

گنگا جمنا نے دکھایا اپنا بھیانک روپ، پریاگ راج سے وارانسی تک افراتفری

لکھنؤ:30 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں بارش کا سلسلہ جاری ہے۔ گزشتہ چند دنوں میں ریاست کے بیشتر مقامات پر بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ ریاست میں بارش کی وجہ سے بعض مقامات پر پانی جمع ہونے اور بعض مقامات پر ندیوں میں پانی کی سطح بڑھنے کی اطلاعات ہیں۔ یوپی میں پریاگ راج سے لے کر وارانسی، آگرہ، غازی آباد، گونڈا سمیت کئی اضلاع میں پانی کی تباہی دیکھی گئی ہے۔ پریاگ راج میں گنگا اور جمنا ندیوں کے پانی کی سطح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ پانی کی سطح بلند ہونے سے نشیبی علاقوں میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ پانی میں لیٹے ہنومان مندر کے اہم مقام تک پہنچ گیا ہے۔ پریاگ راج میں گنگا اور یمنا کے پانی کی سطح بڑھنے کے باوجود، کانورئے گنگا جل لینے دشاسوامیدھ گھاٹ پہنچ رہے ہیں۔ یہاں گنگا کے پانی کی سطح بڑھنے سے سیلاب کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ پریاگ راج میں ایک طرف ندی کے کنارے بنے گھروں میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ ساتھ ہی ریور فرنٹ روڈ بھی پانی میں ڈوب گیا ہے۔ پانی کی سطح بڑھنے کا اثر مندروں میں بھی نظر آرہا ہے۔ پانی میں لیٹے ہنومان مندر، دشاسوامیدھ گھاٹ اور ناگواسوکی مندر کے داخلی دروازے تک پہنچ گیا ہے۔ وہیں آگرہ کے تاج شہر میں بھی پانی کی تباہی دیکھی جا رہی ہے۔ یہاں کی چمبل ندی زوردار لہر کے ساتھ خطرے کے نشان پر پہنچ گئی ہے۔ 3.50 لاکھ کیوسک پانی چھوڑا گیا ہے۔ ندی میں چمبل 130 کے خطرے کے نشان سے صرف 5 سینٹی میٹر نیچے بہہ رہا ہے۔ دوسری جانب پانی کی مسلسل بڑھتی ہوئی سطح اور سیلاب کے امکان کے پیش نظر ضلع انتظامیہ الرٹ ہو گئی ہے۔ معلومات کے مطابق پناہٹ گھاٹ چمبل ندی میں پانی کی سطح میں 20 سینٹی میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے اور تیز بہاؤ ہے۔ چمبل ندی میں شدید سیلاب سے 38 گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔ سڑکیں بھی پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ اس کے پیش نظر انتظامیہ نے چمبل ندی کے کنارے واقع 38 گاؤں میں اعلان کیا ہے، ضلع انتظامیہ پوری طرح سے ہائی الرٹ پر ہے۔ ایس ڈی آر ایف ٹیم اور موٹر بوٹ کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ وارانسی میں گنگا ندی کے پانی کی سطح 68.77 میٹر ریکارڈ کی گئی ہے۔ یہ خطرے کے نشان سے صرف 2.5 میٹر نیچے ہے۔ دریائے ورونا کے کنارے رہنے والے لوگ دریا کے الٹ بہاؤ کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہیں۔ انتظامیہ نے لیکھ پالوں کو علاقے کا دورہ کرنے اور امدادی مراکز کو فعال کرنے کی ہدایت دی ہے۔ دوسری طرف جالون میں جمنا اور چمبل کے پانی کی سطح بڑھنے سے 24 گاؤں میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ مادھوگڑھ تحصیل کے پچنادا علاقے میں سڑکیں پانی میں ڈوب گئی ہیں اور کئی دیہات کا تحصیل ہیڈکوارٹر سے رابطہ مکمل طور پر منقطع ہو گیا ہے۔ للت پور میں ماتاٹیلا ڈیم کے کناروں پر بھرنے کے بعد 23 میں سے 13 دروازے کھول کر پانی چھوڑ دیا گیا۔ اس کی وجہ سے بیتوا ندی میں تیزی ہے اور آس پاس کے دیہاتوں میں الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف سون بھدر کا ریہند ڈیم 24 سال بعد جولائی میں بھر گیا ہے۔ ڈیم کا ایک گیٹ کھول کر پانی کی نکاسی شروع کر دی گئی ہے۔ یہ ریاست کا سب سے بڑا ڈیم ہے۔ اسی طرح گونڈہ میں گھاگھرا ندی کی سطح آب میں 24 گھنٹوں میں 15 سینٹی میٹر کا اضافہ ہوا ہے۔ گرجا بیراج، شاردا بیراج اور سریو بیراج سے لاکھوں کیوسک پانی چھوڑنے کے بعد دریا خطرے کے نشان کے قریب پہنچ گیا ہے۔

دہلی-ممبئی ریلوے روٹ کے متھرا-کوٹا سیکشن پر 'کَوَچ '4.0 نظام نصب

گورکھپور، 30 جولائی 2025 • بھارتی ریلوے نے اپنی دیسی ساختہ ریل سکیورٹی ٹیکنالوجی • کوچ 4.0 • کو دہلی-ممبئی کے ہائی ڈینسٹی (زیادہ ٹرین آمد و رفت) ریلوے روٹ کے • متھرا-کوٹا • سیکشن پر کامیابی سے نصب کر دیا ہے، جو ملک میں ریلوے حفاظتی نظام کی جدید کاری کی سمت ایک اہم پیش رفت ہے۔ ریلوے کے مرکزی وزیر جناب اشونی ویشنو نے بتایا کہ ریلوے نے وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے • آتم نربھر بھارت • (خود انحصاری) وژن سے متاثر ہو کر 'کوچ' آٹومیٹک ٹرین پروٹیکشن (ATP) سسٹم کو مکمل طور پر دیسی سطح پر ڈیزائن، تیار اور تیار کیا ہے۔ کوچ 4.0 ایک جدید ترین تکنیکی نظام ہے جسے جولائی 2024 میں تحقیقاتی و معیاراتی ادارے • RDSO • نے منظوری دی تھی۔ کئی ترقی یافتہ ممالک کو ایسی ٹرین حفاظتی ٹیکنالوجی کو تیار اور نصب کرنے میں 20 سے 30 سال لگے، جبکہ بھارت میں • کوٹا-متھرا • سیکشن پر اسے بہت قلیل وقت میں نصب کیا گیا، جو ایک بڑی کامیابی ہے۔ اسی سلسلے میں، • کوچ • کو اب شمال مشرقی ریلوے کے • 441.1 روٹ کلومیٹر • پر نصب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس کے لیے ریلوے وزارت نے • 21.492 کروڑ روپے • منظور کیے ہیں۔ اس تنصیب کے لیے دو ٹینڈرز کے ذریعے کام کیا جارہا ہے۔ اس وقت • چھپرا-بارہ بنکی • سیکشن میں ٹاور نصب کرنے کا کام جاری ہے جبکہ • گورکھپور کینٹ-چھپرا • سیکشن کے لیے ٹاورز کی تنصیب کا ٹینڈر بھی دیا جا چکا ہے۔ آزادی کے بعد تقریباً 60 سال تک بھارت میں بین الاقوامی معیار کے جدید ریل تحفظ نظام نافذ نہیں کیے گئے۔ اب • کوچ • جیسے نظام کے ذریعے ٹرین اور مسافروں کی سلامتی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ بھارتی ریلوے اگلے • 6 برسوں • میں ملک بھر میں مختلف ریل راستوں پر • کوچ 4.0 • نصب کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اب تک • 30,000 • سے زیادہ افراد کو اس نظام پر تربیت دی جا چکی ہے۔ ریلوے کا انسٹی ٹیوٹ • IRISSET • نے AICTE سے منظور شدہ • 17 انجینئرنگ کالجوں، اداروں اور جامعات • سے معاہدہ کیا ہے تاکہ B.Tech نصاب میں 'کوچ' کو شامل کیا جا سکے • دھند یا کم نظر آنے والی حالت میں باہر دیکھنے کی ضرورت نہیں، تمام معلومات کیبن میں لگے • ڈیش بورڈ • پر دستیاب ہوں گی • ایک دیسی تیار کردہ ٹرین سیکیورٹی سسٹم جو رفتار پر قابو اور مانیٹرنگ کے ذریعے حادثات کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے • اسے • سیفٹی انٹیگریٹی لیول-4 (SIL-4) • کے مطابق تیار کیا گیا ہے، جو سب سے بلند حفاظتی درجہ ہے • اس کا آغاز 2015 میں ہوا، تین سال تک آزمائش کے بعد اسے پہلے • جنوبی وسطی ریلوے • میں نافذ کیا گیا۔ جہاں 2018 میں پہلا آپریشنل سرٹیفکیٹ ملا • تجربات کی بنیاد پر جدید ورژن • کوچ 4.0 • تیار کیا گیا، جسے مئی • 2025 • میں • 160 کلومیٹر فی گھنٹہ • کی رفتار کے لیے منظوری دی گئی • اس نظام کے تمام آلات مکمل طور پر ملک میں تیار کیے جا رہے ہیں۔ یہ نظام انتہائی پیچیدہ ہے، جسے نصب کرنا کسی ٹیلی کام کمپنی کے نیٹ ورک قائم کرنے جیسا ہے۔ اس میں شامل ذیلی نظام: •• RFID ٹیگز: •• ہر ایک کلومیٹر اور ہر سگنل پر نصب، جو ٹرین کی درست لوکیشن بتاتے ہیں •• ٹیلی کام ٹاورز: •• ہر چند کلومیٹر پر لگائے جاتے ہیں، آپٹیکل فائبر اور بجلی کے ساتھ؛ ان کے ذریعے 'لوکو کوچ' اور 'اسٹیشن کوچ' مسلسل رابطے میں رہتے ہیں •• لوکو کوچ •• ٹریک پر لگے RFID سے معلومات لے کر، ٹیلی کام ٹاورز تک پہنچاتا ہے اور ریڈیو سگنل سے اسٹیشن کوچ سے احکامات لیتا ہے، اسے بریکنگ سسٹم سے جوڑا گیا ہے تاکہ ایمرجنسی میں خودکار بریک لگے •• اسٹیشن کوچ •• ہر اسٹیشن اور بلاک سیکشن پر نصب، یہ سگنل اور دیگر سسٹمز سے رابطے میں رہتا ہے اور محفوظ رفتار کے لیے ہدایات دیتا ہے۔
•• آپٹیکل فائبر کیبل •• پورے ٹریک کے ساتھ بچھائی جاتی ہے، جس سے ہائی اسپیڈ ڈیٹا کمیونی کیشن ممکن ہوتا ہے۔
•• سگنلنگ سسٹم •• اسے 'لوکو کوچ'، 'اسٹیشن کوچ' اور دیگر نظام سے مربوط کیا گیا ہے۔
ان تمام نظاموں کو بغیر کسی آپریشنل رکاوٹ کے، بھاری مسافر اور مال گاڑیوں کی آمد و رفت کے دوران نصب، جانچا اور تصدیق کیا جاتا ہے۔

اودھ نامہ

حقِ دفاع کی آڑ میں منظم نسل کشی

کہا جاتا ہے کہ یہودیوں کی اپنی ریاست نہیں ہوتی۔ جس طرح سے مارواڑیوں کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ کرائے کے مکان میں رہنا پسند کرتے ہیں اور اپنے مکان کی تعمیر میں لگنے والی رقم وہ کاروبار میں لگاتے ہیں یا سود پر چلاتے ہیں جس سے انھیں زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بڑے بڑے مؤرخین اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں سرگرداں رہے ہیں کہ آخر یہودیوں کی اپنی ریاست کیوں نہیں ہوتی اور بفرضِ محال عالمِ وجود میں آنے والا ملک پائیدار کیوں نہیں ہوتا؟ توان مؤرخین کو اب اپنے سوال کا جواب ملغزہ میں مل گیا ہوگا، جہاں اسرائیلی فوج منظم انداز میں فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہی ہے۔ اور اس نسل کشی کو وہ انجوائے کر رہے ہیں، ایک رپورٹ میں یہ بھی پڑھنے کو ملا تھا کہ اسرائیلی فوجی دن کے حساب سے مہلوکین کے جسم پر گولی چلاتے ہیں یعنی سنیچر کو کسی خاص جگہ، اتوار کو کسی دوسری خاص جگہ اسی طرح اور دنوں میں بھی۔ بچوں کے مظلوما موانہ قتل پر ہر ذی نفس کانپ اٹھتا ہے لیکن اسرائیلی فوجی بچوں کے قتل کو بھی انجوائے کرتے ہیں۔ جس سے یہ صاف ہو چکا ہے کہ اسرائیل انسانیت سے بہت دور جا پڑا ہے اور اب اس کا علاج بہت ضروری ہو گیا ہے۔

غزہ میں سرکاری اطلاعات کے مطابق تقریباً 60 ہزار فلسطینیوں کو شہید اور 1 لاکھ 44 ہزار سے زائد کو زخمی کیا جا چکا ہے اور اب ہتھیار کے طور پر بھوک کا استعمال ہو رہا ہے۔ غزہ کے دو ملین سے زائد انسانوں کو خوراک کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع یوآف گلینٹ کے پاس اس ظلم کا جواز یہ ہے کہ "نہ پانی ہوگا، نہ خوراک، نہ بجلی اور نہ ایندھن، کیونکہ تمام فلسطینی انسان نہیں بلکہ حیوان ہیں۔" یہ خونخوار درندہ نہیں جانتا کہ حیوانوں کو بھی بھوکا پیاسا مارنا سفاکی ہے۔ اسرائیلی حکام بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ ان کے نزدیک جنگجو اور شہری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ سبھی فلسطینیوں کو سزا کا مستحق مجرم گردانتے ہیں۔ دنیا بھر کے انصاف پسندوں سے علی الرغم اب تو انسانی حقوق کے لیے سرگرمِ عمل معروف اسرائیلی ادارے 'بت سیلم' نے بھی اپنی تازہ ترین رپورٹ میں اعتراف کیا ہے کہ گزشتہ دو برسوں سے غزہ میں دانستہ اور منظم طریقے پر نسل کشی جاری ہے۔ اس گھر کے بھیدی کی گواہی اسرائیل کے جنگی جرائم کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں اسرائیلی سرکار کا مقصد فلسطینیوں کو نہ صرف قتل کرنا بلکہ غزہ کی پوری آبادی کو نفسیاتی، جسمانی اور معاشی سطح پر تباہ کر دینا ہے۔ ویسے یہ قدرت کا انصاف ہے یہودی فوجی بڑے پیمانے پر نفسیاتی امراض کا شکار ہو رہے ہیں اور برسرِ اقتدار سیاستداں کو مسلسل ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ رپورٹ انکشاف کرتی ہے ایک واضح منصوبے اور نیت کے تحت غزہ کے لوگوں کو جان بوجھ کر فاقہ کشی پر مجبور کر کے بنیادی سہولیات سے محروم کیا گیا تا کہ اجتماعی زندگی بھی تباہ و برباد کر دی جائے۔ نقل مکانی پر مجبور کرنے کے لیے اہلیانِ غزہ پر اندھا دھند بمباری کی جاتی ہے یا انہیں بھوکا رکھا جاتا ہے مگر دنیا خاموش تماشائی بنی دیکھ رہی ہے۔

رپورٹ میں یہ واضح اعتراف موجود ہے کہ اسرائیلی حکومت کا مقصد کسی عسکری تنظیم کو ختم کرنا نہیں بلکہ پورے معاشرے کو نیست و نابود کر دینا ہے۔ مذکورہ تنظیم نے اسرائیلی حکومت کے ان سنگین جرائم میں عالمی برادری، خاص طور پر امریکہ اور یورپی یونین کو برابر کا شریک ٹھہرایا ہے کیونکہ ان ممالک نے صرف خاموشی نہیں اختیار کی، بلکہ اسرائیل کو سیاسی اور عسکری مدد فراہم کر کے نسل کشی میں تعاون کیا۔ "اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے"، کی سفارتی ڈھال فراہم کرنے والے یہ ممالک انسانی تاریخ کے بدترین جرائم میں شریک کار ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر دنیا کی نام نہاد اسمارٹ ترین فوج بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پر کیوں مجبور ہوئی؟ اس کا جواب اسرائیل میں حزب اختلاف کے سربراہ یائیر لاپید یہ دیتے ہیں کہ بنجمن نیتن یاہو کی سربراہی میں موجودہ صیہونی حکومت نے جنگ میں مکمل ناکامی کا سامنا کیا ہے اور اب قیدیوں کی رہائی کی واحد سبیل ایک جامع معاہدہ ہے۔ لاپید نے اپنے خطاب میں اسرائیلیوں کو متنبہ کیا کہ فی الحال جو کچھ ہو رہا ہے وہ فتح نہیں بلکہ ایک مکمل تباہی ہے۔ حکومت کے پاس کوئی منصوبہ یا وژن نہیں ہے۔

واضح رہے کہ فرانس کے صدر مائیکرون پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ستمبر میں اقوام متحدہ کے اجلاس کے دوران ان کا ملک فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرنے کا باضابطہ اعلان کر دے گا۔ اور اب لندن میں ڈاؤننگ اسٹریٹ کے ایک بیان کے مطابق برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر نے بھی منگل کے روز کہا کہ ہمارا مقصد ایک قابلِ عمل اور خود مختار فلسطینی ریاست کے قیام کے ساتھ ساتھ ایک محفوظ اسرائیل بھی ہے۔ اسٹارمر نے کہا، دو ریاستی حل کے لیے زیادہ سے زیادہ مؤثر لمحے میں ایک مناسب امن عمل کے لیے شراکت دار کے طور پر برطانوی حکومت کا ہمیشہ سے ہی فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا ارادہ رہا ہے، جو اسٹارمر کے بقول اب خطرے میں ہے۔ کیئر اسٹارمر نے مزید کہا، امن کی طرف اس عمل کے ایک حصے کے طور پر، میں اس بات کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ برطانیہ ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ذریعے فلسطینی ریاست کو تسلیم کر لے گا، یا پھر اسرائیلی حکومت غزہ پٹی کی خوفناک صورت حال کو ختم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔ برطانوی سربراہ حکومت نے اسرائیل سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ وہ جنگ بندی پر راضی ہو جائے اور دو ریاستی حل کے امکانات کو زندہ کرتے ہوئے ایک طویل المدتی اور پائیدار امن کا عہد کرے۔" اسٹارمر نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اس میں اقوام متحدہ کو امداد کی فراہمی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دینا اور یہ واضح کرنا بھی شامل ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے کا اسرائیل سے کسی بھی طرح کا کوئی الحاق نہیں ہوگا۔ انہوں نے غزہ پٹی میں حکومت کرنے والے ایرانی حمایت یافتہ فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کے بارے میں بھی اپنی حکومت کے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ حماس کے دہشت گردوں کے لیے ہمارا پیغام غیر تبدیل شدہ اور واضح ہے۔ وہ تمام یرغمالیوں کو فوری طور پر رہا کریں، جنگ بندی معاہدے پر دستخط کریں، غیر مسلح ہوں اور یہ بھی تسلیم کریں کہ وہ غزہ کی حکومت میں آئندہ کوئی کردار ادا نہیں کریں گے۔ اسٹارمر نے حماس کے سامنے جو شرطیں رکھی ہیں وہی تو اسرائیل کی بھی شرط ہے، ایسی شرط جس میں ایک فریق کا وجود ہی ختم ہو جانے کے واضح امکانات ہوں تو وہ فریق ایسی شرطیں کیوں تسلیم کرے گا۔ اس سے تو لگتا ہے کہ برطانیہ نے کان گھما کر پکڑنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔

فرعون اپنے دور کا زندہ ہے آج بھی

ڈاکٹر سلیم خان

دنیا کے مورخین اس سوال کا جواب تلاش کرنے میں سرگرداں رہے ہیں کہ آخر یہودیوں کی اپنی ریاست کیوں نہیں ہوتی اور بفرضِ محال عالمِ وجود میں آنے والا ملک پائیدار کیوں نہیں ہوتا؟ غزہ پر مظالم اس سوال کا جواب ہیں جہاں اسرائیلی فوج منظم انداز میں فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہی ہے۔ تقریباً 60 ہزار فلسطینیوں کو شہید اور 1 لاکھ 44 ہزار سے زائد کو زخمی کیا جا چکا ہے اور اب ہتھیار کے طور پر بھوک کا استعمال ہو رہا ہے۔ غزہ کے دو ملین سے زائد انسانوں کو خوراک کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع یوآف گلینٹ کے پاس اس ظلم کا جواز یہ ہے کہ "نہ پانی ہوگا، نہ خوراک، نہ بجلی اور نہ ایندھن، کیونکہ تمام فلسطینی انسان نہیں بلکہ حیوان ہیں۔" یہ خونخوار درندہ نہیں جانتا کہ حیوانوں کو بھی بھوکا پیاسا مارنا سفاکی ہے۔ اسرائیلی حکام بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ ان کے نزدیک جنگجو اور شہری میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ سبھی فلسطینیوں کو سزا کا مستحق مجرم گردانتے ہیں۔ دنیا بھر کے انصاف پسندوں سے علی الرغم اب تو انسانی حقوق کے لیے سرگرمِ عمل معروف اسرائیلی ادارے 'بت سیلم' نے بھی اپنی تازہ ترین رپورٹ میں اعتراف کیا ہے کہ گزشتہ دو برسوں سے غزہ میں دانستہ اور منظم طریقے پر نسل کشی جاری ہے۔ اس گھر کے بھیدی کی گواہی اسرائیل کے جنگی جرائم کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں اسرائیلی سرکار کا مقصد فلسطینیوں کو نہ صرف قتل کرنا بلکہ غزہ کی پوری آبادی کو نفسیاتی، جسمانی اور معاشی سطح پر تباہ کر دینا ہے۔ ویسے یہ قدرت کا انصاف ہے یہودی فوجی بڑے پیمانے پر نفسیاتی امراض کا شکار ہو رہے ہیں اور برسرِ اقتدار سیاستداں کو مسلسل ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ رپورٹ انکشاف کرتی ہے ایک واضح منصوبے اور نیت کے تحت غزہ کے لوگوں کو جان بوجھ کر فاقہ کشی پر مجبور کر کے بنیادی سہولیات سے محروم کیا گیا تا کہ اجتماعی زندگی بھی تباہ و برباد کر دی جائے۔ نقل مکانی پر مجبور کرنے کے لیے اہلیانِ غزہ پر اندھا دھند بمباری کی جاتی ہے یا انہیں بھوکا رکھا جاتا ہے مگر دنیا خاموش تماشائی بنی دیکھ رہی ہے۔

'بت سیلم' کی رپورٹ میں یہ واضح اعتراف موجود ہے کہ اسرائیلی حکومت کا مقصد کسی عسکری تنظیم کو ختم کرنا نہیں بلکہ پورے معاشرے کو نیست و نابود کر دینا ہے۔ مذکورہ تنظیم نے اسرائیلی حکومت کے ان سنگین جرائم میں عالمی برادری، خاص طور پر امریکہ اور یورپی یونین کو برابر کا شریک ٹھہرایا ہے کیونکہ ان ممالک نے صرف خاموشی نہیں اختیار کی بلکہ اسرائیل کو سیاسی اور عسکری مدد فراہم کر کے نسل کشی میں تعاون کیا۔ "اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے"، کی سفارتی ڈھال فراہم کرنے والے یہ ممالک انسانی تاریخ کے بدترین جرائم میں شریک کار ہیں۔ جنوری 2024ء میں عالمی عدالت انصاف نے بھی اسرائیلی اقدامات کو نسل کشی کے زمرے میں ڈالا ہے۔ ہیومن رائٹس واچ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل جیسے عالمی ادارے اسرائیل پر فلسطینی عوام کی "نسل کشی" اور "منظم تباہی" کا الزام عائد کرتے ہیں۔ نسل کشی پر تحقیق کے ماہر عمر بارتوف نیویارک ٹائمز کے ایک مضمون میں اسرائیل کی پالیسی، بیانیہ اور عمل کو بلا شک و شبہ نسل کشی ثابت کر چکے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ آخر امریکہ کی پشت پناہی کے باوجود دنیا کی نام نہاد اسمارٹ ترین فوج بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پر کیوں مجبور ہوئی؟ اس کا جواب اسرائیل میں حزب اختلاف کے سربراہ یائیر لاپید یہ دیتے ہیں کہ بنجمن نیتن یاہو کی سربراہی میں موجودہ صیہونی حکومت نے جنگ میں مکمل ناکامی کا سامنا کیا ہے اور اب قیدیوں کی رہائی کی واحد سبیل ایک جامع معاہدہ ہے۔ لاپید نے اپنے خطاب میں اسرائیلیوں کو متنبہ کیا کہ فی الحال جو کچھ ہو رہا ہے وہ فتح نہیں بلکہ ایک مکمل تباہی ہے۔ ان کے مطابق انٹیلی جنس اور عملی معلومات کی بنیاد پر وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ حکومت کے پاس کوئی منصوبہ یا وژن نہیں ہے۔ غزہ سے قیدیوں کو واپس لانے کی حکمت عملی بھی ناپید ہے۔ لاپید کے نزدیک اس بحران کا واحد حل غزہ سے مکمل انخلاء اور اسرائیلی فوج کو اس کے اردگرد تعینات کر کے وہاں سے مزاحمتی کارروائی کرنا ہے۔ وہ مصر کی قیادت میں علاقائی عرب اتحاد کو غزہ کا انتظام سونپنے کے قائل ہیں یعنی دوسرے الفاظ میں بلاواسطہ غزہ پر حماس کے اقتدار کو تسلیم کرتے ہیں۔ بعید نہیں کہ نیتن یاہو کو بھی اس کا علم ہو لیکن یہ حل ان کو اقتدار سے بے دخل ہو کر جیل بھجوا دے گا اس لیے وہ جنگ کو طول دے رہے ہیں۔

اسرائیلی عوام کو مخاطب کرتے ہوئے یائیر لاپید نے اعتراف کیا کہ قیدیوں کی رہائی کے لیے اختیار کردہ تمام عسکری دباؤ، خوراک اور دوا کی بندش، اور غیر واضح جزوی معاہدے مکمل طور پر بے اثر ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق جنگ بندی کے بغیر قیدی واپس نہیں آئیں گے۔ وہ بولے چونکہ صیہونی سیاسی اور میڈیا حلقے مکمل طور پر بکھر چکے ہیں اس لیے موجودہ صورت حال میں بنیادی تبدیلی نہ آئے تو اسرائیل پر اقتصادی اور قانونی پابندیاں عائد ہو سکتی ہیں، اور ہر شہری اس کی قیمت چکائے گا۔ حتیٰ کہ غزہ میں لڑنے والے صیہونی فوجی بھی گرفتاری کے خوف سے بیرون ملک سفر نہیں کر سکیں گے۔ لاپید غزہ پر مستقل فوجی حکومت اور دائمی جنگ کا عندیہ دینے والے انتہا پسند وزیروں (سموٹریچ اور اسمار بن گویر کو خود اسرائیل کے لیے) خطرناک قرار دیتے ہیں لیکن حکومت نہ صرف جنگ کو ختم کرنے کا راستہ تجویز کرنے سے قاصر ہے بلکہ مذہبی انتہا پسندوں کو فوجی خدمات کے لیے بھرتی کی بھی منکر ہے۔

اسرائیلی حزب اختلاف کے رہنما لاپید کا یہ اعتراف قابل تحسین ہے کہ "ہمیں اس جنگ کو فوری طور پر ختم کرنا ہوگا، اور مکمل جنگ بندی کے ساتھ ایک جامع قیدیوں کی ڈیل ہونی چاہیے۔ اس طرح اسرائیل اپنے قیدیوں سمیت ایک ایسی جنگ سے نکل آئے گا جو اسے کسی انجام کی طرف لے کر نہیں جا رہی۔" غزہ میں انسانی بحران کی بابت انہوں نے امداد کی ترسیل کے نظام کی مکمل تباہی پر تشویش کا اظہار کر کے کہا کہ اسرائیل کو غزہ میں قحط کے امکانات کو روکنے کے لیے اقدامات کرنا چاہیے تا کہ حماس کی مقبولیت میں اضافہ نہ ہو۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے بھی خبردار کیا ہے کہ بھوک کو کبھی بھی جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق بھوک نہ صرف انسانوں کی جان لیتی ہے بلکہ معاشروں میں عدم استحکام کو ہوا دے کر امن کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔

اقوام متحدہ کی ایجنسی برائے فلسطینی مہاجرین 'انروا' نے بھی خبردار کیا ہے کہ مارچ سے جون کے درمیانی عرصے میں غزہ پر اسرائیلی محاصرے کے سبب پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں غذائی قلت کی شرح دگنی ہو چکی ہے۔ انروا نے غزہ میں قحط کی بڑھتی ہوئی شدت اور انسانی بحران کی سنگینی کے پیش نظر جنگ بندی پر زور دیا ہے۔ امریکی پارلیمان کے متعدد با اثر اراکین نے بھی غزہ کی موجودہ انسانی صورتحال کو نہایت افسوسناک، لرزہ خیز اور ناقابل قبول بتاتے ہوئے غزہ کے بدترین قحط پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے نیتن یاہو کی مجرمانہ پالیسیوں کو انسانی وقار اور عالمی ضمیر کے منہ پر طمانچہ بتا کر امریکی تنظیم "غزہ ہیومنیٹیرین فاؤنڈیشن" کی امداد کو غزہ کے فاقہ زدہ شہریوں کی تکلیف دہ بھوک مٹانے کے لیے ناکافی بتایا۔

عالمِ انسانیت کے اندر اس حوالے سے بیداری نظر آ رہی ہے۔ غزہ میں جاری اسرائیل کی درندگی، نسل کشی، قحط اور بین الاقوامی خاموشی کے خلاف بین الاقوامی آواز بلند کرنے کی خاطر انسان دوست احتجاج کی علامت کے طور پر "صمود" (ثبات) اتحاد کے زیر اہتمام کئی جہازوں پر مشتمل ایک امدادی قافلہ تشکیل دیا جا رہا ہے۔ اس کی تیاری اور تنظیم میں چونکہ امریکی کارکن پیش پیش ہیں اس لیے دو کشتیوں پر امریکی پرچم بھی لہرا رہا ہوگا۔ امریکی سرکاری پالیسیوں کے خلاف یہ ایک علامتی احتجاج اور عوامی غم و غصے کا اظہار بھی ہوگا۔ یہاں لوگوں کی نمائندہ ہے جو اپنی حکومت کے ذریعہ غزہ میں اسرائیل کی نسل کشی، محاصرے اور جنگی جرائم کی حمایت پر شرمندہ ہیں۔ "صمود" اتحاد میں امریکہ سے روانہ ہونے والی پہلی کشتی پر اپنی حکومت کی جارحانہ پالیسیوں پر احتجاج کرنے والے سابق امریکی فوجی سوار ہوں گے جبکہ دوسری کشتی میں عام شہری کارکن، دانشور اور فلسطینی حامی شامل ہوں گے۔ مذکورہ بالا تقسیم کے ذریعہ ایک طرف امریکی فوج کے سابق ارکان کا انحراف اور مزاحمت، اور دوسری طرف عوامی حمایت کا اظہار ہوگا۔ یہ بحری اقدام عالمی حکومتوں کی مجرمانہ خاموشی کے خلاف ایک عوامی احتجاج ہے۔ منتظمین کا خیال ہے کہ دنیا کی حکومتیں جب نسل کشی پر خاموش ہو جائیں تو عوام کو اس کے خاتمہ اور امداد کی ترسیل کے لیے آگے آنا پڑتا ہے۔ "صمود" بیڑے کے منتظمین کو امید ہے کہ اس بار 39 ممالک سے تقریباً 50 کشتیوں پر مشتمل ایک عظیم قافلہ غزہ کی جانب روانہ ہوگا، جو مختلف بندرگاہوں سے بیک وقت روانہ ہو کر غزہ کے ساحل پر پہنچے گا گو کہ اسرائیل کی جانب سے دھمکیاں دی جا چکی ہیں، تاہم منتظمین ان کشتیوں پر ایک طاقتور انسانی اور سیاسی پیغام رسانی کے لیے پرعزم ہیں۔ یہ کوششیں ضرور رنگ لائیں گی اور غزہ میں بہت جلد امن و وقار لوٹ آئے گا۔ ان شاء اللہ۔ غزہ کی موجودہ صورتحال میں اس شعر کی تائید ہے کہ۔

فرعون اپنے دور کا زندہ ہے آج بھی
دنیا سمجھ رہی تھی ستم گر چلا گیا

آج پھر فاقہ ہوا ہے یہ خبر آئی ہے

فہیم اختر۔ لندن

غزہ میں جوان، بچے، عورتیں اور بوڑھوں کی جس طرح سے بھوک مری سے موت ہو رہی ہے اس سے انسانیت چیخ مارتے مارتے دم توڑ رہی اور آنکھیں روتے روتے سوکھ گئی ہیں۔ روزانہ کچھ غذا کو حاصل کرنے والے بچے، عورتوں، جوان اور بوڑھوں کو اسرائیلی فوج گولیوں سے بھون رہی ہے۔ لیکن مرتا کیا نہ کرتا، بیچارے معصوم فلسطینی مارے بھوک کے روز ایک امید لگائے اسرائیلی اور امریکی کی خود کی بنائی امدادی کیمپ میں دھوکے سے اپنی جان دے کر شہید ہو رہے ہیں۔ فلسطینی وزارتِ صحت نے اعلان کیا کہ گزشتہ کئی دنوں میں سو سے زیادہ بچے اور بزرگ بھوک یا غذائی قلت سے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ 14,000 سے زیادہ بچوں کی اموات کا تخمینہ بھی بہت حقیقت پسندانہ ہے۔ وہیں عالمی ادارہ صحت (ڈبلو ایچ او) نے تنبیہ کی کہ تقریباً پانچ لاکھ افراد شدید غذائی قلت کا شکار ہیں جس میں گیارہ فی صد بچے شامل ہیں۔

اتنی بڑی تعداد میں بچوں کی بھوک سے ہلاکت اور غذائی قلت کے باعث نسل کے لیے مستقل نقصان کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بات صاف ہو جاتا ہے کہ اسرائیل کی نسل کشی کی پشت پناہی کے پیچھے امریکہ، اور مغربی ممالک کا ایک ہی مقصد ہے کہ غزہ کی آبادی کو صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے تا کہ اسرائیل اپنے ناپاک گریٹر اسرائیل بنانے میں کامیاب ہو جائے۔ یعنی کہ ہزاروں فلسطینی مردوں، بچوں اور عورتوں پر بم گرا کر انہیں شہید کر دیا گیا اور جو بچ گئے انہیں بھوک مری سے ماردی جائے۔ کمال تو فلسطین کے پڑوسی عرب ممالک کا ہے جو تماشائی بنے فلسطینیوں کو مرتے دیکھ رہے ہیں اور بے حسی تو تب دیکھی گئی جب انہوں نے امریکی صدر ٹرمپ کے دونوں ہاتھوں کو دولت سے بھر کر اپنی جوان لڑکیوں کے کھلے زلف سے استقبال کروا کر دنیا بھر کو شرمندہ کیا۔ اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس سے قبل دنیا بھر میں قحط ہوئے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات تھیں۔ جیسے خانہ جنگی، غذا کی قلت اور معاشی ناکہ بندی وغیرہ۔ افریقہ کا وہ واقعہ تو یاد ہوگا جب ایک فوٹو گرافر نے اپنی تصویر کے ذریعہ دنیا کو ایک کمزور بھوک مرے بچے کے پاس گدوں کا جم غفیر دیکھا تھا۔ لیکن دنیا کی طاقتور مغربی ممالک تو شاید بھوک مری کو اپنا ہتھیار بنا کر اب بھی لاکھوں لوگوں کو غذا کے بغیر مارے جا رہے ہیں۔ جس میں غزہ ایک زندہ مثال ہے۔

شاید ہماری نئی نسل اس بات سے ناواقف ہو اور ہو بھی کیوں نہ جب ہمیں ہر ایسے واقعات کو یاد کرنے کی بجائے، ہمیں ایسی باتوں پر خاموشی برتنے کی نصیحت دی جاتی ہے تو ہماری نسلیں تو اس سے بے خبر ہی رہے گیں۔ قحط زدہ بنگال کی کہانی ایک دل دہلا دینے والا اور تاریخی حقیقت پر مبنی بات ہے جو 1943 میں برطانوی ہندوستان کے بنگال میں آنے والے قحط سے جڑی ہے۔ اس قحط نے لاکھوں لوگوں کی جانیں لے لیں اور انسانی تاریخ کے سیاہ ابواب میں سے ایک شمار ہوتی ہے۔ بنگال قحط لاکھوں انجان انسانوں کی نمائندگی کرتی ہے جنہیں 1943 کے بنگال کے قحط میں بھوک، بیماری اور بد انتظامی نے نگل لیا۔ اس قحط کی ایک بڑی وجہ برطانوی نوآبادیاتی پالیسیز تھیں۔ جن میں جنگِ عظیم دوم کے دوران خوراک کو فوجی ضروریات کے لیے محفوظ رکھنا شامل تھا۔ حتیٰ کہ مقامی آبادی کو مرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

مؤرخین کے مطابق اس قحط میں اندازاً 30 لاکھ سے زائد انسان ہلاک ہوئے۔ آپ کی اطلاع کے برٹش وزیر اعظم ونسٹن چرچل اس کے ذمہ دار تھے جن کے حکم پر برٹش راج نے ہندوستانیوں کو بھوک مری سے مار دیا۔ ونسٹن چرچل اُس وقت کے برطانوی وزیر اعظم کی حیثیت بھی اس المیے میں مرکزی کردار رکھتی ہے۔ تاریخ کے مطابق جب چرچل سے قحط پر توجہ دینے کو کہا گیا تو اس نے کہا: اگر ہندوستانی بھوک سے مر رہے ہیں، تو یہ اُن کی اپنی غلطی ہے کہ وہ خرگوش کی طرح بچے پیدا کرتے ہیں۔ یہ الفاظ صرف نسل پرستی کا مظہر نہیں تھے، بلکہ لاکھوں انسانوں کی موت پر دستخط بھی تھے۔ جو کہ ایک شرمناک بات ہے۔ اسرائیل کی نسل کشی اور جاری ناکہ بندی کے دوران خوراک سمیت انسانی امداد کو جان بوجھ کر روکنے سے غزہ میں قحط کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ غزہ کی پوری 2.1 ملین آبادی کو خوراک کی طویل قلت کا سامنا ہے۔ تقریباً نصف ملین افراد بھوک، شدید غذائی قلت، بیماری اور موت کی تباہ کن صورتحال میں ہیں۔ ڈبلو ایچ او کا کہنا ہے کہ یہ دنیا کے بدترین بھوک کے بحرانوں میں سے ایک ہے جو حقیقی وقت میں سامنے آتا ہے۔ تاہم ابھی قحط کا اعلان نہیں ہوا لیکن لوگ اب بھوک سے مر رہے ہیں۔ غزہ کی تین چوتھائی آبادی ہنگامی یا تباہ کن خوراک کی کمی کا شکار ہے۔ 2 مارچ 2025 کو امدادی بندش شروع ہونے کے بعد سے، مبینہ طور پر روزانہ بچے غذائی قلت کے اثرات سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ اگر صورتحال برقرار رہتی ہے تو اگلے کئی مہینوں میں پانچ سال سے کم عمر کے تقریباً 71,000 بچے شدید غذائی قلت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جو کہ ایک تشویش بات ہے۔

غزہ کی صورتحال دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ اسرائیل اور اس کے ڈیڈی امریکہ اقوام متحدہ میں اپنی ہٹ دھرمی سے ویٹو کا استعمال کر کے اسرائیل کی غزہ ناکہ بندی کو قائم رکھنے میں کامیاب ہیں۔ روزانہ لوگ بھوک مری سے مر رہے ہیں جب کہ ڈبلو ایچ او اور شراکت داروں کی زندگی بچانے والی طبی سامان غزہ کے بالکل باہر بیٹھی ہے۔ وہیں اسرائیل اپنی نسل کشی کو جاری رکھتے ہوئے انسانی ہمدردی کی دھجیاں اڑا رہا ہے۔ جس کی پشت پناہی کرتے ہوئے امریکہ اپنی بے حسی اور داداگری کی دھونس دکھا کر عرب ممالک سے پیسے بٹور رہا ہے اور دنیا بے بس ہوئے تماشہ دیکھ رہی ہے۔ جو کہ ایک افسوس ناک بات ہے۔ بھوک آپ کو آہستہ آہستہ نگل دیتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کسی ویرانے میں اکیلے مر رہے ہوں جسے کبھی کسی پاؤں نے نہ چھوا ہو۔ میں ٹھیک سے سو نہیں سکتا یا پڑھنے کے لیے کافی دیر تک بیٹھ نہیں سکتا۔ مجھے لگتا ہے کہ میں الگ ہو رہا ہوں"۔ یہ الفاظ فلسطینی شاعر حسام معروف نے مئی 2025 کے آخر میں اس جگہ سے لکھے تھے جہاں وہ شمالی غزہ میں پناہ لے رہے تھے۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ غزہ میں ہر کوئی ایسا ہی کرتا ہے۔ پروٹین کے بغیر، کیلشیم کے بغیر، روٹی کے بغیر، ذائقہ کے بغیر کھانا۔ ایک ایسا کھانا جس سے غذائی اجزاء اور معنی چھین لیے گئے ہوں۔

تقریباً دو سالوں سے فلسطینی صحت کے حکام انسانی ہمدردی کے اداروں نے 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے فوراً بعد اسرائیلی حکومت کی طرف سے مسلط کیے گئے "مکمل محاصرے" کے نتیجے میں غذائی عدم تحفظ میں ناگزیر اضافے اور قحط کے امکانات کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ نومبر 2024 میں اقوام متحدہ کی ایک خصوصی کمیٹی نے دلیل دی کہ اسرائیل کی فوجی مہم نسل کشی کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے اور جان بوجھ کر موت، بھوک اور شدید چوٹ کا باعث بن رہی ہے۔ اسرائیل بھوک کو جنگ کے طریقہ کار کے طور پر استعمال کر رہی ہے اور فلسطینی آبادی کو اجتماعی سزا دے رہی ہے۔ جنوبی افریقہ کا اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا مقدمہ بین الاقوامی عدالت انصاف میں جاری ہے اور بین الاقوامی فوجداری عدالت کی طرف سے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے لیے گرفتاری کے وارنٹ کا ایک جواز ان کا جنگ کے طریقہ کار کے طور پر بھوکا مرنا کا استعمال ہے۔ اقوام متحدہ کی خصوصی کمیٹی، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور دیگر ماہرین جیسے ماہرین تعلیم اور وکلاء کے مطابق اسرائیل غزہ جنگ کے ایک حصے کے طور پر غزہ کی پٹی پر جاری حملے اور بمباری کے دوران غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کا ارتکاب کر رہا ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکنوں پر حملے اور جبری نقل مکانی مختلف مبصرین، بشمول اقوام متحدہ کے ماہرین، مقبوضہ فلسطینی علاقوں کے بارے میں اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانیس اور ہیومن رائٹس واچ نے سینیئر اسرائیلی حکام کے بیانات کا حوالہ دیا ہے جو غزہ کی آبادی کو مکمل یا جزوی طور پر "تباہ کرنے" کے ارادے کی نشاندہی کر سکتے ہیں، یہ قانونی حد کو پورا کرنے کے لیے ضروری شرط ہے۔

انسانی تاریخ میں کچھ سانحات ایسے ہوتے ہیں جو نہ صرف جسموں کو مٹاتے ہیں بلکہ ضمیر کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ غزہ کی بھوک مری ایسا ہی ایک المناک باب ہے، جس میں روزانہ لوگ بھوک سے تڑپ کر مر رہے ہیں اور اُن کی آہیں، اُن کی چیخیں اور اُن کی خاموش قبریں سوال بن کر دنیا کے سینے پر کھڑی ہیں۔ غزہ کی بھوک مری ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ جنگیں صرف بمباری اور بندوقوں سے نہیں لڑی جاتیں بلکہ کبھی کبھی ایک مٹھی چاول بھی کسی کے لیے جنگ بن جاتا ہے۔ غزہ کا سانحہ ہمیں نوآبادیاتی ظلم، معاشرتی ناانصافی اور انسانی بے حسی کے بدترین نتائج دکھاتا ہے جو کہ نہایت افسوس ناک بات ہے۔ تاہم ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تحقیقات نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسرائیل غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔

اپنے اس شعر سے بات ختم کرتا ہوں کہ:

دھول میں لپٹی ہوئی شکل نظر آئی ہے
آج پھر فاقہ ہوا ہے یہ خبر آئی ہے

fahimakhteruk@yahoo.co.uk

بہار میں ایس آئی آر: بڑے پیمانے پر ووٹروں کے نام ہٹانے پر سیاسی زلزلہ

وشودیپک

بہار کے عوام یکم اگست کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ سیاسی تجزیہ نگار اور انتخابی ماہرین بھی اس دن پر گہری نگاہ رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ اسی روز انتخابی کمیشن ترمیم شدہ ووٹر لسٹ جاری کرے گا۔ 'خصوصی گہری نظرِ ثانی' (ایس آئی آر) کے نام پر شروع کیے گئے اس عمل نے بہار کی سیاست میں طوفان برپا کر رکھا ہے۔ اپوزیشن تو پہلے سے اس پر تنقید کر رہی تھی، اب بی جے پی کی اتحادی جماعتوں نے بھی اس پر سوال اٹھانے شروع کر دیے ہیں۔ بانکا سے جنتا دل (یونائیٹڈ) کے ایم پی، گردھاری یادو، جنہیں پارٹی ڈسپلن توڑنے پر نوٹس جاری کیا جا چکا ہے، نے برملا کہا، "انتخابی کمیشن کو بہار کی سمجھ ہی نہیں۔ مانسون کے دوران لوگ کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے ہیں اور اسی وقت یہ عمل مسلط کر دیا گیا۔ میرا بیٹا امریکہ میں ہے، مجھے اپنے کاغذات درست کرانے میں دس دن لگ گئے۔ کمیشن کو کم از کم چھ ماہ کا وقت دینا چاہیے تھا۔"

متعدد جے ڈی یو رہنماؤں نے بھی غیر رسمی بات چیت میں اس عمل کے وقت، طریقہ کار اور ممکنہ نتائج پر تشویش ظاہر کی۔ خاص طور پر انہوں نے یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ اس موسم میں اصل دستاویزات جمع کرنا مشکل ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ بڑی تعداد میں حقیقی ووٹرز، خاص طور پر مہاجر مزدور، حتمی فہرست سے باہر رہ جائیں۔ انتخابی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جے ڈی یو کے لیے بہار ایک اہم ریاست ہے اور پارٹی اس دباؤ کو محسوس کر رہی ہے۔ پارٹی کی نچلی سطح سے اعلیٰ قیادت تک ناراضگی پھیل رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے 21 جولائی کو دعویٰ کیا کہ اس کے اہلکار 43.9 لاکھ ووٹرز کو ان کے درج پتے پر نہیں تلاش سکے۔ صرف تین دنوں بعد، یہ تعداد 7 لاکھ کے اضافے کے ساتھ 52.3 لاکھ ہو گئی۔ یہ اضافہ کمیشن کے اپنے دعووں پر سوالیہ نشان ہے۔ کمیشن نے کہا کہ ان میں سے بیشتر ووٹرز یا تو فوت ہو چکے ہیں، یا نقل مکانی کر چکے ہیں، یا ایک سے زائد جگہوں پر درج ہیں۔ مزید 21.4 لاکھ افراد نے مطلوبہ دستاویزات جمع نہیں کرائے۔

کمیشن نے دعویٰ کیا کہ ان 74 لاکھ ووٹرز کی فہرست تمام سیاسی جماعتوں سے شیئر کی گئی ہے اور ان سے مدد بھی مانگی گئی ہے لیکن راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) اور کانگریس کے رہنماؤں نے بتایا کہ انہیں ایسی کوئی فہرست نہیں دی گئی۔ ایک رہنما نے کہا کہ اگر فہرست 23 جولائی کو دی بھی جاتی، تو 25 جولائی کی آخری تاریخ سے پہلے اس کی جانچ ممکن نہیں تھی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کی این ڈی اے اتحادی، تلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی)، جس کا بہار سے کوئی براہ راست مفاد نہیں، نے بھی اس عمل پر اعتراض کیا ہے۔ 15 جولائی کو، ٹی ڈی پی کے رکن پارلیمان لوسری کرشنا دیورالیو نے کمیشن میں کہا کہ ووٹر تصدیق کا عمل بوجھ بننے کے بجائے تکنیکی اصلاح پر مبنی ہونا چاہیے اور اس سے واضح طور پر الگ ہونا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ اس عمل کو شہریت کی جانچ سے جوڑنے کی کوئی گنجائش نہ ہو، تا کہ کسی بھی قسم کے غلط فہمی یا بدنیتی پر مبنی استعمال سے بچا جا سکے۔ ٹی ڈی پی نے الیکشن کمیشن کو خط لکھ کر یہ بھی کہا کہ ایس آئی آر کی حدود کو واضح کیا جائے اور اس بات پر زور دیا کہ یہ خالصتاً ایک تکنیکی اصلاح ہے، نہ کہ شہریت کے تعین کا ذریعہ۔

اس عمل کے خلاف 10 جولائی کو دائر کی گئی عرضیوں پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ کی بنچ، جس میں جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس جوئے مالیا باگچی شامل تھے، نے آئندہ سماعت کی تاریخ 28 جولائی رکھی، جسے بعد میں 29 جولائی کر دیا گیا۔ یہ رپورٹ لکھے جانے تک یہ واضح نہیں تھا کہ اگر سپریم کورٹ سے کوئی فوری ریلیف نہ ملا تو اپوزیشن کیا حکمت عملی اپنائے گی۔ چونکہ ریاست میں اسمبلی انتخابات اکتوبر/نومبر میں ہونے ہیں اور انتخابی شیڈول ستمبر میں جاری ہونے کا امکان ہے، اس لیے متاثرہ ووٹرز کے پاس ووٹ کا حق حاصل کرنے کا وقت بہت کم رہ جائے گا۔ الیکشن کی نوٹیفکیشن کے بعد عدالتی مداخلت کی گنجائش تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ آر جے ڈی کے ایک سینئر رہنما نے تسلیم کیا، "ابھی تک ہمارے پاس اس صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے کوئی واضح حکمت عملی نہیں ہے۔" کانگریس کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ اس پر ابھی تک اتحادی جماعتوں کے درمیان کوئی باضابطہ گفتگو نہیں ہوئی ہے۔ کئی لیڈروں کا کہنا تھا کہ وہ دہلی میں مرکزی قیادت کی ہدایت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایک رہنما کے بقول، "یہ معاملہ قانونی پیچیدگیوں سے جڑا ہوا ہے اور اس پر کوئی بھی مؤثر حکمت عملی سپریم کورٹ میں 'انڈیا بلاک' کے وکلا اور سینئر قانونی ماہرین سے مشورے کے بعد ہی طے کی جا سکتی ہے۔"

ایس آئی آر پر گہری نظر رکھنے والے سرگرم کارکن اور انتخابی ماہر یوگیندر یادو نے بھی الیکشن کمیشن کے دعووں پر سخت شبہ ظاہر کیا۔ یادو حال ہی میں پٹنہ میں ایک عوامی سماعت میں شریک ہوئے، جہاں ریاست کے مختلف علاقوں سے آئے لوگوں نے اپنی شکایات سنائیں۔ دہلی واپسی پر یادو نے بتایا، "سرکاری دعوے زمینی حقیقت کو نہیں دکھاتے، کوئی نہیں جانتا کہ ایس آئی آر فارم کیسے بھرے گئے؛ عوام اب بھی اس عمل سے ناواقف ہیں۔ بہار میں جو کچھ ہو رہا ہے، اسے دہلی سے جاری 'آمرانہ فرمان' کے تحت انتخابی دھوکہ دہی ہی کہا جا سکتا ہے۔" انہوں نے خبردار کیا، "اصل کھیل تو یکم اگست کے بعد شروع ہوگا۔ خطرہ محض (اتفاقیہ) نام ہٹنے کا نہیں، بلکہ ووٹنگ کے حق سے شعوری اور منظم طریقے سے محروم کیے جانے کا ہے۔" ☆☆☆

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

قیام و پیغام کربلا اور ہم

ڈاکٹر شجاعت حسین

10 محرم الحرام سن 61 ہجری سے نہ صرف امت محمدی واقف ہے بلکہ دنیا کہ تمام مذاہب کے ہر خاص و عام افراد جانتے ہیں کہ نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ اپنے اصحاب و انصار کے ہمراہ تین شب و روز کے بھوکے پیاسے کربلا کے صحرا میں شہید ہوئے، سرتن سے جدا کیا، لاشوں کو پامال کیا، کٹے سروں کو نیزے پر بلند کر بازار کوفہ و شام میں گھمایا گیا۔ اس دردناک واقعات کو 1386 سال گزر گیا۔ آپ کے عزاداروں کو سمجھنا ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے قیام کیوں کیا؟ اور آپ کی شہادت کا مقصد کیا ہے؟ آپ نے مدینہ سے روانگی کے وقت فرمایا کہ میں امر بالمعروف و نہی عن کے لیے نکلا ہوں، نانا کی دین کی حفاظت، اسلام و انسانیت کی بقا، ہمارا قیام، پیغام اور مقصد ہے۔

یہ بھی سب جانتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام حضرت علیؑ و سیدہ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا ؑ کے فرزند اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ و جناب خدیجۃ الکبریٰ کے نواسے، شہید مظلوم امام حسنؑ کے قوت بازو اور امت کے نوجوانانِ جنت کے سردار کا مختصر تعرف، تعریف و شناخت ہے۔

عزادار کی پہچان بھی لازمی ہے۔ ان کا عشق مقصدِ پیغام کربلا، عشق آشنائی فلسفۂ شہادت کربلا، مقصد قیام حسینؑ سے روشن خیالی، عشق میدانِ عمل، عشق روح عمل کی علامت، یقین محکم و پختہ عزم کا نشان، عشق آباد کرنے کی خاطر خود کو ویران کرنے کا روشن منارہ، عشق چون و چند سے آزاد، عشق امتحان کے لیے سدا آمادہ، عشق فضل خدا سے اپنا احتساب خود کرنے والا، عشق بندۂ الٰہی اور مظہر کربلا، علم و دانش، حلم و عمل، سخاوت و ذہانت، زہد و تقویٰ، صبر و شکر اور ایثار و قربانی میں بے مثل۔ کربلا عشق حریت، عشق پیغام کربلا میں حالت جنگ و نبرد آزمائی کیونکہ سید الشہداء عاشقوں کا امام۔ عزادار سید شہداء کی خود سازی، کربلا شناسی اور خودی کی آشنائی ناگزیر ہے۔

عزاداران سید الشہداء کو زیر نظر رکھنا چاہیے کہ موسیٰ فرعون، شبیرؑ و یزید اور حق و باطل دو ایسی قوتیں ہیں جو ابتداء سے متواتر چلی آرہی ہیں۔ آج جو حق زندہ ہے وہ قوتِ حسینؑ سے زندہ ہے، سردار خیر الامم سے ٹکرایا جس سے بارانِ رحمت ہوئی۔ یوں کہا جائے کربلا کی زمین کو اپنے لہو سے چمن بنایا، جلا بخشی، آپؑ نے قطعِ استبداد، ظلم و ستم کی جڑیں کاٹ دیں اور آپ کے لہو کی موج نے چمن کی آبیاری کی اور حق کی بقا کی خاطر اپنا سر کٹوا دیا اور کلمہ طیبہ کی محکم بنیاد بن گیا۔

امام حسینؑ کا مقصد نہ تو تخت و تاج کا حصول تھا اور نہ ہی دولت و طاقت پر قبضہ کرنا تھا۔ یہ سب ان کے قدموں کی دھول تھی۔ آپؑ کا مقصد مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنا اور اسلامی اقدار کو اجاگر کرنا تھا۔ امام حسینؑ کے قیام کا مقصد کلمہ توحید کی بقا، شریعت محمدی کا تحفظ، قرآن کی بالادستی، انسانی اقدار کی بحالی، مساوات قائم کرنا، غلامی سے آزادی دلانا تھا جس کی وضاحت سبط اصغرؑ نے مدینہ سے کربلا تک قدم قدم پر فرماتے رہے۔ شہید اکبرؑ کے قیام کا مقصد اسلام کی صحیح تصویر سامنے لانا تھی اور ایک ایسا انقلاب پیدا کرنا تھا کی یزیدیت کی اصلی شکل اور پس پردہ چہرے سامنے آجائیں اور نانا کا دین تا قیامت زندۂ جاوید ہو جائے۔

سید الشہداء کا ہدف واجبات دین پر عمل کرنا اور تمام مسلمانوں سے عمل کرانا تھا، اس کے لیے یزیدی حکومت کو ختم کرنے کے بجائے یزیدیت کو ختم کرنے کے اہداف کو اپنایا۔ یزیدیت کی نابودی کے لیے ایثار و قربانی، صبر و شکر کی ضرورت تھی۔ لہٰذا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسلامی اور اخلاقی راہ اختیار کی اور اپنی و اپنے خاندان کی قربانیاں پیش کر کے اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جلا بخشی دی:

تیغ بہر عزت دین است و بس
مقصد او حفظ آئین است و بس

مقدس ہستیوں کا قیام، الٰہی قیام ہوتا ہے اور ان کا ہدف و مقاصد بندگانِ خدا کو ظلم کے پنجوں سے نجات دلانا، غاصبوں سے مستحقین کو حق دلوانا، لوگوں کو شریعتِ الٰہی کی تعلیم دینا اور اس کا نفاذ کرنا ہوتا ہے۔ یہ مقدس ہستیاں خواہ بندگانِ خدا کی نجات کے لیے قیام کریں یا شریعت الٰہی کے قائم و حفاظت کے لیے کریں دونوں صورتوں میں ان کا ہدف اور مقصد صرف اور صرف رضائے الٰہی ہوتا ہے جس کے لیے وہ اپنی جان کی قربانی دیتے ہیں یہاں تک کہ اپنے عزیز ترین جگر گوشوں کو بھی اس راہ میں قربان کر دیتے ہیں۔ صرف خالص خوشنودیٔ خدا کے لیے قیام کرتے ہیں۔

سید الشہداءؑ کی وہ آواز ہل من ناصر ینصر نا، ہے کوئی جو میری مدد کرے دنیا میں گونج رہی ہے۔ اس صدا کا مقصد اسلامی اقدار کو زندہ کرنا اور قائم رکھنا ہے خواہ کتنے ہی مصائب برداشت کرنے ہوں اور کتنی ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ دنیا گواہ ہے کہ ظلم کے پہاڑ ٹوٹ گئے لیکن اس کوہِ عزم و استقلال سے ٹکرا کر خود پلٹ گئے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی زبان پر ذیل شعر جاری رہا "اگر میرے نانا کا دین برقرار نہیں رہ سکتا جب تک کہ میری رگِ حیات قطع نہیں ہو جاتی تو اے تلوارو! آؤ، یہ جسم حاضر ہے۔"

حضرت امام حسینؑ اور ان کے تمام دوست و احباب گویا سبھی ساتھیوں کے ذہنوں میں سورۃ العصر کے معنی و مطالب ان کی تعلیمات پر پیہم عمل پیرا ہے۔ والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر (سورۃ العصر 103) قسم زمانے کی یقینی طور پر انسان خسارے میں ہے، سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی پاسداری اور صبر و تحمل کی تلقین کرتے رہے۔

تعلیمات کربلا تعلیمات قرآن ہے۔ سید الشہداءؑ کا سر سجدۂ معبود میں ہوا اور جب سر اقدس نیزے پر بلند ہوا تو تلاوت قرآن کرتا ہوا نظر آیا۔ آواز خدا آئی اے نفسِ مطمئن اپنے رب کی طرف اس حال میں چل کہ تو خوش ہو اور پسندیدہ قرار پائے۔ پس! میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں چلا جا۔" (سورۃ الفجر، آیت نمبر 27-30)۔

کافی نہیں ہے صرف عقیدت حسینؑ کی
کردار مانگتی ہے محبت حسینؑ کی

المختصر، کربلا کو الفاظ سے خراج عقیدت پیش کرنے کا نہیں یعنی مجلس و ماتم، ذکر و تقریر، شعر و شاعری اور نذر و تبرک ہی کافی نہیں بلکہ اپنے عمل و کردار سے قیام امام حسین علیہ السلام کو زندہ رکھنے و فروغ دینے کا نام ہے یہی خوشنودیٔ خدا، رسول اکرمؐ، علی مرتضٰی، فاطمۃ الزہرؑا، حسن مجتبٰی اور خود سید الشہداء ہے۔ جنھوں نے قیام امام حسین علیہ السلام کو اپنایا انھیں باقر الصدر ان کی ہمشیرہ، سید خمینی رح، سید علی سیستانی دام ظلہ الوارف، رہبر معظم سید علی خامنہ ای، سید حسن نصر اللہ، شہید مطہری، شہید بہشتی، مفتی سید محمد عباس صاحب طاب ثراہ، علامہ سید غلام عسکری صاحب طاب ثراہ، علامہ سید ذیشان حیدر جوادی طاب ثراہ، النمر، شہید قاسم سلیمانی، شہید ابو مہندس، اور آج بھی جو میدان کارزار جیسے ایران، عراق، شام، یمن، لبنان اور فلسطین وغیرہ جہاں محاذ جنگ پر دل میں قیام کربلا لیے وقت کے یزید سے نبرد آزمائی کے لیے اپنی زندگی قربان کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔

کربلا کی عزاداری، 1386 سال سے مسلسل ہو رہی ہے اور جب تک شمس و قمر ستارے، سمندر اور پہاڑ ہیں یہ سلسلہ آب و تاب سے جاری رہے گا کیوں کہ اس کا ذاکر اللہ اس کا رسول، عابد بیمار ہونے رعزاداروں میں حضرت فاطمہ زہرا، حضرت سیدہ زینب اور تمام انبیاء و اوصیاء ہیں۔ کربلا اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے۔ کربلا ضمیر کو زندہ رکھنے کا عنصر ہے۔ یہاں سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ موت شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ کربلا ہونٹوں پر تبسم کے ساتھ شہید ہونے کی مثال ہے۔ روشن فکر و سکون قلب ہے کہ موت مجھ پر آئے یا موت پر میں ٹوٹ پروں۔ یہ پیکر آہنی عزم ہے۔۔ بشریٰ کمال کا مظہر ہے۔ کربلا سجدہ گاہ و عبادت گاہ ہے۔ کربلا خود بینی و خود آگہی ہے۔ کربلا خیر خواہی و خیر سگالی ہے۔ کربلا انسانی رشتوں کی پاسداری کا منبع ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے کربلا کو اپنے اور اصحاب و انصار کے لہو سے سینچا تا کہ ان کا قیام اور پیغام زندہ رہے۔ قیام و پیغام حقیقت ابدی، تو قیر ایمان اور تفسیر قرآن ہے۔ یہ انسانی آزادی، ظلم سے نبرد آزمائی، صبر و تحمل، شکر معبود، وفاداری اور بندگی پروردگار کی درسگاہ ہے۔

یہ قابل ذکر ہے کہ خود محاسبہ لازمی ہے۔ سماج، مذہب و ملت میں خود سازی، سماج سازی میں کیا کردار انجام دے رہے ہیں۔ خود میں حریت پسندی، جذبہ ایثار و قربانی، حوصلہ، ظلم و ستم شکنی اور صبر و شکر کے اظہر و مظہر ہیں یا نہیں؟

ہم نے 200 برس میں معرفت الٰہی و قیام و پیغام حسین ع حاصل کی یا نہیں، سمجھا یا نہیں؟ اگر حاصل کی تو اس کا اثر ان کی زندگی میں نمایاں ہے یا نہیں؟ بیشک تاریخ شاہد ہے کہ ہر صدی میں کچھ ایسی شخصیتیں اوراق سبق و مثال ہیں جنھوں نے کربلا کے پیغام کو اپنایا۔ اپنے آپ میں پنہاں کیا اور اثرات و خوبیوں کو دوسرے کی حیاتیات میں بھی منتقل کیا۔ آج بھی ایسی شخصیتیں دنیا میں بے مثال اور درخشندہ تاریخ رقم کر رہی ہیں۔ 86 سالہ رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ العالی کے نام، کردار و عمل سرفہرست ہے۔ شیطان بزرگ، امریکہ اور دہشت گرد ملک، اسرائیل سے چلے 12 روزہ جنگ میں ان پر واضح و یادگار فتح حاصل کی، کربلا کے قیام و پیغام کی یاد تازہ ہوئی۔ یہ کامیابی عزادار کربلا والوں کے لیے باعث فخر و افتخار ہے۔ کربلا کا پرچم بلند ہوا اور دشمن اسلام و انسان ابتر نظر آرہا ہے۔

علی گڑھ، موبائل 7060888223

☆☆☆☆☆

شکوہ ہے مجھے روٹی سے

(انشائیہ)

رضوان احمد اصلاحی، پٹنہ،

روٹی! تم روزق کی علامت ہو، بھوک کی دوا ہو، بھوکے انسانوں کی بلاتفریق ضرورت ہو، انسانی جان کے بقاء کا بہت کچھ انحصار تمہارے اوپر ہے، دنیا میں انسانی کوششوں کا اصل مرکز و محور تم ہی ہو، لوگ گھر بار، بیوی بچوں سے دور محض تیری تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، تم کو حاصل کرنے کے لیے مزدور ہر جتن کرتے ہیں، کسان مہینوں مشقت کرتے ہیں، اہل دانش و بینش تگ و دو کرتے ہیں، تم دنیا کے اربوں اور کھربوں انسانی کی بھوک مٹاتی ہو، پر غزہ کے معصوم بچے تمھیں نظر نہیں آتے، مہینوں سے بھوکے بزرگ اور عورتوں کی آہ تمھیں سنائی نہیں دیتی، تم ان کے لیے کیوں عنقا ہو چکی ہو۔ تمھیں ان سے کیا شکایتیں ہیں، دیکھتی نہیں ہو کہ بھوک سے غزہ کے معصوم بچے مر رہے ہیں، ان کی دونوں پسلیاں آپس میں مل گئی ہیں، ان کی آنکھیں دھنس چکی ہیں، ان کی ماؤں کی چھاتیاں سوکھ چکی ہیں، وہ بچوں کو دودھ پلانے کے لائق بھی نہیں ہیں بنابریں بچوں کے حلق خشک ہو چکے ہیں، ان کے پیروں میں طاقت نہیں ہے، ان کے جوان چلتے ہیں تو لڑکھڑاتے ہیں، ان کے بزرگوں کے خون پانی ہو چکے ہیں، ان کے اعضاء و جوارح جواب دے رہے ہیں، آخر ان کا جرم کیا ہے؟ اہل غزہ روٹی روٹی پکار رہے ہیں، تمہارے اوپر جوں نہیں رینگتی، کس نے روک رکھا ہے، ظالموں کے منہ کا لقمہ بن رہی ہو اور مظلوموں سے روگردانی کر رہی ہو، مجھے تجھ سے شکوہ ہے! شکوہ ہے!

کیوں کہ میں ان بھوکے بچوں کو دیکھنے کی تاب نہیں لا پاتا ہوں، تھالی لے کر قطار میں کھڑے بچے مجھے رولاتے ہیں، ان کے مغموم چہرے، منتظر آنکھیں مجھے سکتے میں ڈال دیتے ہیں، تصویر میں ایسے بچوں کی ایک ایک پسلی کی ہڈی نظر سے ٹکراتی ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کی ماؤں کی سسکیاں دلوں کو توڑ کر رکھ دیتی ہیں، اے روٹی تمھیں ان معصوموں پر ترس نہیں آتا، تم کتنی سخت دل ہو گئی ہو، ظالموں کے دسترخوان کی زینت بنتی ہو، حکمراں کے توند پھلاتی ہو، ایشیا سے لیکر یورپ تک، افریقہ سے لیکر انٹارکٹکا تک سبھوں کے لیے لقمہ تر بنتی ہو، آخر تمھیں ان اہل غزہ سے کیا شکایت ہے؟

مجھے تم سے شکایت ہے، تم مختلف شکلوں میں مختلف ناموں سے اور طرح طرح کے ماکولات کے ذریعہ بھوکے لوگوں کی نہ صرف بھوک مٹاتی ہو بلکہ سامان لذت بھی فراہم کرتی ہو، کہیں چپاتی کی شکل میں تو کہیں تندوری کی شکل میں، کہیں پراٹھے کے نام سے تو کہیں روغنی نان کے نام سے، کہیں باقرخانی کی شکل میں تو کہیں کلچہ کی صورت میں، کسی وقت دسترخوان پر رومالی روٹی بن کر تو کہیں شیر مال بن کر حاضر رہتی ہو، کبھی پوری کی شکل میں تو کہیں کچوڑی کی صورت میں اور نہ جانے کیا کیا اور کس کس نام سے تم لوگوں کی بھوک مٹاتی ہو لیکن افسوس صد افسوس غزہ کے معصوم بچوں کو خشک روٹی بھی میسر نہیں ہے، نمک روٹی کے لیے وہ ترس کر رہ گئے ہیں، یہ کیا ناانصافی ہے؟

یقیناً تم ایک بے بس مخلوق ہو، تم ضرورت ضرور ہو پر اپنے اوپر تمہارا کوئی قابو نہیں ہے، تم ظالموں اور جابروں کے شکنجے میں آچکی ہو تم اہل غزہ سے محبت کرتی ہو، ان کی بھی بھوک مٹانا چاہتی ہو، اہل غزہ سے تمہاری محبت کی ایک علامت ابھی ابھی ہم نے دیکھا کہ تم چھپ کر مصر سے سمندر کے راستے غزہ پہنچ رہی ہو، بھیس بدل کر چھوٹے چھوٹے پانی کے بوتل میں تیرتے، رینگتے ہوئے اپنے محبوب اہل غزہ کے منہ تک پہنچنے کی ہر جتن کر رہی ہو، آوا! کیا ہی محبت ہے اہل غزہ سے، چھپ چھپ کر ملنا، سمندر کے طوفان سے ٹکرا کر آنا یہ کوئی عاشق ہی کر سکتا ہے، یہ محبت کی انتہا ہے، آنا چاہتی ہو، باڈر پر منتظر ہو پر ظالم تمہیں آنے نہیں دیتے ہیں، یہ ظالم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہیں؟ یہ خود محتاج ہیں پر اسے عقل نہیں ہے۔ ناس ہو ایسے ظالموں کا۔

اے روٹی! تم اپنے مالک حقیقی سے شکایت کرو، ان ظالموں کے خلاف اپنے رب کی عدالت میں مقدمہ درج کروا اور ابھی کرو،، ان پر سنگین دفعات لگاؤ، ان روکنے والے ہاتھوں کو کیفر کردار تک پہنچاؤ، ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرو، اپنے رب سے شکوہ کرو، کہو! مجھے ظالم کی نہیں مظلوم کی خدمت کرنی ہے، کہو اپنے رب سے اور رو رو کر کہو کہ جیسے ان ظالموں نے غزہ کے بچو ں، بیماروں، بوڑھوں اور عورتوں کو بھوک سے تڑپایا ہے ایک دن ان ظالموں کو بھی ایسے ہی تڑپا، ان ظالموں کو بھوک کا مزا چکھا۔ ایسا مزا چکھا کہ دنیا دیکھے اور یہ ظالم اہل غزہ کے بھوک کا درد اور ٹیس محسوس کر سکے، تمہاری شکایت ضرور سنی جائے گی۔ تم اپنے رب سے استدعاء کرو کہ تجھے اہل غزہ تک پہنچنے اور ان کی خدمت کرنے کا موقع دے، یہ ذرین موقع ہے، اسے ضائع نہ کرو، تمہارا جو ٹکڑا اہل غزہ کے منھ میں جائے گا وہ تمہاری شان بڑھائے گا، تمہارا جو لقمہ اہل غزہ کے پیٹ میں جائے گا وہ تمہاری تاریخ کو روشن کرے گا۔ اٹھو کہ اہل غزہ کی خدمت کے ذریعہ ایک لازوال تاریخ رقم کرو۔

سرحد کی پابندیوں کی پرواہ نہ کرو، بولو کہ ہم آفاقی ہیں، روٹی کا کوئی ملک نہیں ہوتا ہے، یہ ہر ملک اور ہر شہر کے لیے ہے، ہر بھوکے انسان کے لیے ہے، اس پر کسی کی اجارہ داری ہمیں منظور نہیں۔ ظالموں سے بغاوت کرو، مظلوم اہل غزہ کی خدمت کرو۔ آجاؤ، بلا تاخیر غزہ آجاؤ، اہل غزہ کی بھوک مٹاؤ، ان کے پیٹ کی آگ بجھاؤ، ان کی تکلیف دور کرو، ان کے بازوؤں میں قوت پیدا کرو، وہ تمہارے رب کا نام روشن کریں گے، وہ تمہارے رب کی بندگی کر کے ایک تاریخ رقم کرین گے، وہ تمہارے رب کے تاریخی گھر کو آباد کریں گے، یہ ناشکرے لوگ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک ایک روٹی کا حق ادا کریں گے، تمہارا ہر ٹکڑا اور ہر لقمہ فخر کرے گا۔ ہر ٹکڑے اور لقمے میں پر یہ تیرے رب کا شکر ادا کریں گے۔ الحمدللہ الذی اطعمنا.......

☆☆☆☆☆

عالمی قیادت کی بدترین صورتحال

دیار مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکان نہیں ہے

فہیم انساء مہوش تلنگانہ

قاید کی تعریف کرتے ہوئے اس وقت دنیا کا سب سے تاریک قایدانہ پہلو، عالم انسانیت کے لیے اور کیا ہو سکتا ہے کہ غزہ کے بچوں کو روزانہ انکے ایک مخصوص عضو کو نشانہ بناتے ہوئے گھناؤنے طریقے سے قتل عام کیا جا رہا ہے۔۔ غزائی بحران نے محض انہیں ڈھانچہ بنا کر رکھ دیا ہے۔۔ ماؤں کی گود میں بچے دم توڑ رہے ہیں۔۔ برطانوی اخبار کے ایڈیٹوریل کے مطابق it will take more than words to halt israel genoside یہ دی گارجین کے ڈیٹوریل میں کہا گیا۔ ک صرف بیانات اور جزباتی ہمدردی کافی نہیں ہے بلک عملی اقدامات لازمی ہیں۔۔ تاک اس نسل کشی کو روکا جاسکے۔۔ کیا انسانیت پوری طرح ختم ہو چکی ہے۔۔؟ عالمی قیادت اتنی چپ کیسے ہوسکتی ہے؟

اس سے زیادہ سنگین جنگی جرایم اور کیا ہوسکتا ہے؟ آخر میں اسی سوال کو ہر زندہ ضمیر اٹھاتا ہے تو سارا کا سارا معاملہ" قیادت کی ناکامی وہ بھی عالمی طور پر سب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔۔ کیا عالمی قایدین قیادت کے حقیقی مفہوم سے آشنا ہیں ؟۔۔ کیا قیادت محض حکمرانی و منصوبوں کا لزوم ہے۔۔ کیا قیادت کسی بھی قاید کو انسانی، کرداری صفات کی تربیت اور انسانی حقوق کی پاسداری و پامالی کے احساس سے محروم کرتی ہے؟ کیا قایدین کسی بھی قانون کو نافذ کرنے یا انھیں توڑنے کا اختیار رکھتے ہیں؟ قیادت کا لغوی مفہوم کیا ہے؟ قیادت کا مطلب محض سیاستدان ہوتا تو امن کے علمبردار نا گاندھی جی کہلاتے نا نیلسن منڈیلا کا نام ہوتا۔۔ نا امریک میں غلامی کا خاتمہ کرنے والے ابراہم لنکن کا نام ہوتا نا سعودی کے ملک عبدالعزیز کا۔۔ ان قایدین نے قیادت کو انسانی خدمت کے جزبے سے معمور کیا وہ نا سپر پاور لیڈر کہلانے کے شوقین تھے۔۔ نا جبراً مسلط پسندی کے حامی تھے۔۔ بلک انھوں نے اپنے آپ کو انسانیت کا خادم سمجھنے میں اپنی قایدانہ صلاحیتوں سے امن کو فروغ دینے کا کام کیا۔۔ اگر قیادت فضول ہوگی تو دنیا جنگوں کی آگ میں ہی جھونکی جائے گی ۔۔ نسل کشی، نفرت، تباہی، بربریت، مزہبی تعصب، نسلی امتیازات کی ترویج ہوگی۔۔

قاید وہی ہوتا ہے جو اپنے اندر پرامن اصولوں اور قاعدوں کے بنیادی نظریات کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہوئے۔۔ مضبوط با کردار اور وژنری قیادت کی ضرورت و اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسے اپنی قایدانہ صلاحیتوں میں پیوست کرلے۔ جو اپنے قومی مفادات اور نجی حرص کو عالمی امن پر قطعی فوقیت نا دے۔۔۔ لیکن آج بیشتر عالمی قایدین بشمولاً اقوام متحدہ کے سیاسی دباؤ اور طاقتور ممالک کے اپنے ملکی ذاتی مفادات کے تحت ایک قسم کی زنجیر میں جکڑے دکھائی دے رہے ہیں۔۔ جو کہیں مہر بہ لب تو کہیں صرف ان کے نعروں اور پرکشش بیانات کی نزر ہوگئی ہے

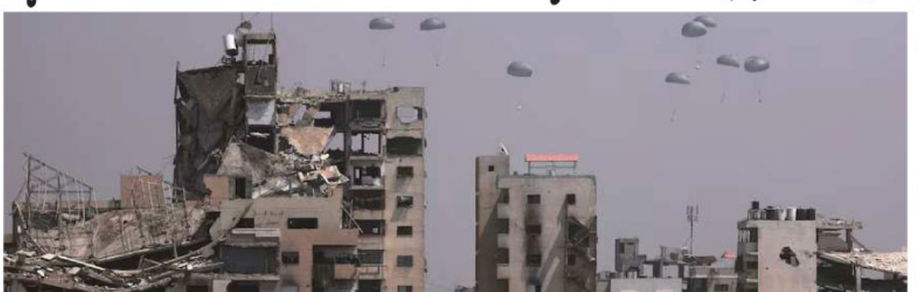

۔۔آج عالمی طور پر قیادت کے کمزور اور تنگ نظر نظریے پر مبنی ہے۔ جو قوم پرستی کے زیر اثر انسانیت کے حق میں آواز اٹھا سکے۔۔ جو باہمی تعاون اور مزاکرات کے تحت گروہوں کو امن کی طرف راغب کرے ۔۔ اپنے اندر موثر طور پر امن سازی کی صلاحیت کو پایدار بنائے۔۔ چو عالمی امن کے لیے نا صرف افہام و تفہیم کا سہارا لے بلک پرامن طور پر تنازعات کے بنیادی پہلو کو سمجھے۔ تنازعات کے حل میں انصاف پسندی، ایمانداری اور معاشرتی استحکام کے مضبوط ارادوں کو یقینی طور پر قایم رکھے ۔۔ تنازعات چاہے جو بھی ہوں انھیں مثبت تبدیلی اور پایدار امن کے لازم ہونے کا باعث بنائے۔۔۔ انفرادی و اجتماعی فلاح و بہبود، معاشرتی استحکام اور امن، ماحولیاتی تحفظ، تشدد اور جان و مال کے خوف سے تحفظ کا احساس لوگوں میں اجاگر کرے۔۔ قیادت کا سنہرا پہلو اسی عناصر کے آمیزہ سے تیار ہوتا ہے۔۔ جس سے ایک احساس فروغ پاتا ہے ایک ماحول بنتا ہے جو معاشرتی استحکام کو، معاشی ترقی کو، انسانی احترام کو، انسانی حقوق کو پروان چڑھاتا ہے۔۔ جو آزادی کے مثبت پہلوؤں کو، انصاف کو، انصاف پسندی کو فروغ دیتا ہے وہ ہے" امن" امن کو ترجیح دینے والی قیادت کا مطمع نظر ہمیشہ انسانیت کی بھلائی اور تحفظ اور انسانیت کا فروغ ہوتا ہے۔۔ امن یہ نہیں ک کوی تنازعہ ہی نا ہو۔۔ بلک امن کی حقیقی تصویر یہی ہے ک تنازعات کی موجودگی میں انسانی حقوق کی پامالی نا ہو۔ مزاکرات سے تنازعات حل ہوں۔ سیاسی و مزہبی حقوق کو جبراً نا چھینا جاے۔۔۔ جنگ ضروری بھی ہو تو جنگی اصول نا توڑے جائیں۔ جنگی جرایم انسانیت کا دامن تار تار کرنے والے نا ہوں۔۔ جنگ تاریخی طور پر بھی جنگ ہی کہلاے۔۔۔ بچے اور خواتین خاص طور پر محفوظ ہوں۔۔ جنگ اگر ہو بھی تو اس کا نتیجہ انسانی حقوق کا انکار نا ہو۔۔ ہر فرد کو مساویانہ طور پر تمام وسائل تک رسائی ہو۔۔ اور حقوق شناسی اور ہمدردی کے ساتھ جو ملکوں کے قایدانہ اہداف حاصل کرتے ہیں ۔۔ تو پھر وہ قاید گاندھی جی، نیلسن منڈیلا بن کر مقبولیت و احترام حاصل کرتے ہیں۔۔

دنیا نے ترقی کی اونچی اڑان تو پالی سانس اور ٹکنالوجی کے میدان تو فتح کر لیے۔۔ لیکن کرہ ارض پر طاقتور ممالکوں کی بدترین قیادت کرہ ارض کی بقاء پر سوالیہ نشان چھوڑ رہی ہے۔۔ جس کی بنیاد احترام آدمیت سے شروع ہوتی ہے اور حقوق انسانی پر ختم ہوتی ہے وہ کرہ ارض سسکیاں بھرتی نظر آرہی ہے۔۔ اپنے اندر حقوق کی پامالی کا سنگین کرب لیے آج اس کا درد ہر ذی فہم انسان سمجھ سکتا ہے۔ جسکی گود بچوں کے قتل عام سے لہولہان ہے۔۔ جسکے ننھے قدم اسکے ہاتھ سنبھال رہے ہو وہی کرہ ارض پر ان کے بے جان وجود کو تکتی قیادت کی تاریکی کو تسلیم کرتی نظر آرہی ہے۔۔ عالمی قیادت اپنے مفاد اور طاقت کے بے جا استعمال سے کمزور اور نہتے وجود کو ختم کرتے ہوئے اپنی بے وقعت قیادت کی دلیل پیش کر رہی ہے۔ انسانی حقوق اور مساوات جو" قیادت" کے لازمی اصول ہیں بری طرح سے ڈھیر ہوگیے ہیں ۔۔ بڑے تعجب اور حیرانی کی بات ہے اب قایدین انصاف، مساوات اور حقوق انسانی کا کوی بنیادی تصور ہی نہیں رکھتے۔۔ کمزور پر۔ طاقتور کا تسلط، ظلم، جبر، بربریت اب عالمی قیادت کا اہم عنصر ہوگیا ہے۔۔ اور خاموشی گویا قایدین کا فرض اولین ہو گیی ہے۔۔ قیادت نا کوی انتخاب رہا نا جزبے انسانیت کا طرز فکر ۔۔ قیادت آج بدامنی، انتشار، ظلم و بربریت کے اندھیروں میں بھٹک رہی ہے ۔۔۔ قایدین حق گوی اور دلیری جیسی ضروری صفات سے محروم ہو گیے ہیں۔۔ مفاد پرستی جن کی اولین ترجیح ہو وہ قایدین بربریت کی سنگینی دیکھنے پر بھی بے حس نظر آرہے ہیں ۔۔۔ احتجاج کی نا کے برابر صورتحال عالمی قیادت کی انسانیت کے تئیں بے حسی اور قیادت کی نا اہلی کا ثبوت دے رہی ہے۔ ایسے میں ایک سوال اٹھتا ہے۔۔ کیا کرہ ارض پر یہ ناقص قیادت کی تاریکی کبھی چھٹ پاے گی۔؟ کیا کوی" مثبت قیادت" امن کا گہوارہ بننے کی وجوہات کو تخلیق کر کے گی۔ کیا انسانیت اور انصاف طاقتور ممالک کو باوقار قیادت کی طرف لے جانے گی۔۔؟

1945 میں اقوام متحدہ کا قیام اسی لیے عمل میں لایا گیا ک دنیا میں امن، انصاف، بین الاقوامی تعاون اور ترقی کی راہیں ہموار ہو سکے ۔۔۔ اور اسکے قایم ہونے کا سبب دوسری جنگ عظیم کے بعد کی تباہی و بربادی تھی۔۔۔ اور مزید اسی لیے اس کا قیام عمل میں آیا ک دنیا کو جنگوں کی تباہی اور بربادی سے محفوظ رکھا جاسکے۔۔ لیکن اس وقت جو منظر نامہ فلسطین میں نظر آرہا ہے وہ اقوام متحدہ کے بے بسی اور لاچاری کا ایسا منظر پیش کر رہا ہے جو اسکے وجود کو نا صرف ذلت آمیز بنا رہا ہے بلک ان قایدین کو اقوام متحدہ کے بنیادی اصولوں کے انحراف کرتے ہوئے قیادت کو محض ایک ایسا کھیل سمجھا جا رہا ہے جس میں نت نیے طریقوں سے قتل عام اختیار کیا جاے۔۔۔ امن اور سلامتی کے پیش نظر اقوام متحدہ کی بنیاد آج زوال کا شکار ہے۔۔ جس کا وجود ایک ثالثی کے طور پر ہر دو ممالک کے مابین مفاہمت کا پرزور حامی ہوتا تھا اسکی یہ حالت ک انسانی حقوق کی بدترین پامالی پر محض کف افسوس ملتی نظر آرہی ہے۔۔ کھلے عام جنگی جرایم پر مقدمات چلانے سے قاصر ہے۔۔ جنگ زدہ علاقوں کی ابتر صورتحال کہیں بھی یہ باور کرانے سے قاصر ہے ک اس کا وجود بے معنی نہیں ہے۔۔۔۔ آج غزہ کے بچوں کا قتل عام سارے عالم کے لیے انسانیت کی پامالی پر طاقتور کا کمزور پر غلبہ اور قیادت کا تاریک پہلو عیاں کر رہا ہے۔۔

قیادت کے حقیقی چمپین نیلسن منڈیلا کو انکی عالمی طور پر آزادی، انسانی حقوق اور مساوات کے لیے کی گیی کاوشوں کو کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔۔ امن پسندی کا جنھیں عظیم قاید کہا جاتا ہے۔۔ وہ ہیں مہاتما گاندھی جو امن کے خواہاں اور امن کی متحرک قیادت کے حامی رہے ہیں۔۔ کسی بھی قیادت کا بنیادی پہلو ہی امن ہے ۔۔ تحریک آزادی میں برطانوی سامراجی کے خلاف مزاحمت کی حمایت کی جو ستیا گرہ کہلایا۔۔ اسی کے چلتے امن کا فلسفہ فروغ پایا اور ساری دنیا نے اسکی پرزور حمایت کی ۔ اور کیی امن پسند تحریکیں وجود میں آئیں ۔۔ اور بین الاقوامی طور پر اس کا یہ اثر ہوا ک امریکیوں نے نسلی مساوات اور انصاف کے لیے اس non-violence احتجاج کو اپنا کر کامیابی حاصل کی ۔۔ ڈونالڈ ٹرمپ کی سنگین بدترین قیادت اس لازمی پہلو کو سمجھنے سے قاصر ہے ک آج کرہ ارض کو امن کی ضرورت ہے ۔۔ امن کی تحریک کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔۔ اج وہ خود بدترین تشدد کی نا صرف حمایت کر رہے ہی بلک جنگی جرایم اور بچوں کے قتل عام میں مکمل طور پر ذمے دار ہیں۔۔ انھوں نے" عالمی امن" کے جھوٹے وعدے کر کے اپنی قیادت کو تو حاصل کر لیا۔۔ لیکن امن کے علمبردار بننے والے قاید نہیں بن سکے۔۔ آج ساری دنیا جنگوں کی بدترین صورتحال سے دوچار ہے محض قیادت کی حقیقی روح سے یکسر بیگانہ ہو کر۔۔۔۔ عالمی امن کی بحالی صرف اور صرف قیادت کی امن پسندانہ قوت میں مضمر ہے جو امن کو ۔منصفانا طریقے سے لازم کرے ۔۔ منصفانہ اور پایدار امن اس وقت کی قیادت میں لازمی ہو ۔۔ فلسطین میں، بچوں کے فاق فاقہ کشی سے اموات کو روکنا، انکے لیے وسیع پیمانے پر امدادی وسایل مہیا کرنا ۔۔ اور اس قیادت کو جو امن کی ممکنہ صورتحال کو فروغ دے آج کرہ ارض پر پہلی ترجیح بننی چاہیے ۔۔۔ یہ بات آج اشد ضروری ہے ک عالمی امن خاموشی سے حاصل نہیں ہوسکتا ۔۔ تاوقتیکہ تمام تر قیادتیں اپنی خاموشی کو توڑ کر امن پسند قیادت کے لزوم پر لگادے ۔۔ فلسطین کے حالات کو اپنی قایدانہ قوت مشاہدہ سے امن مزاکرات اور حق گوئی سے سدھارنے کی کوشش کرے ۔۔ کسی بھی ریاست کے سیاسی حقوق سلب کر کے، غیر قانونی بستیاں آباد کر کے، وہاں کے شہریوں سے انکے زمینی حقوق چھین کر دوسرے مقام پر آباد کرنا کسی بھی قیادت کی بدترین صورت ہوگی ۔۔ اہل مغرب کی قیادت کو یہ سمجھنا چاہیے ک دنیا اللہ کی مخلوق سے آباد ہے ۔۔ یہ اہل مغرب کی کوئی دکان نہیں ہے ۔۔ نا ہی کوی تجارتی منڈی ہے ک جس پر ان کا قبضہ ہو سکے ۔۔ نا ہی خدا کی اس سرزمین پر باطل کا قبضہ ہو سکتا ہے نا ہی حکمرانی ۔۔۔ کیونک جس قیادت کو وہ اپنے آپ کو کھرا، سچا پکا سمجھ کر نبا رہے جا رہے ہیں ۔۔ انکی ناقص اور انسانیت سوز قیادت عنقریب خود انکے لیے وبال جان نا بن جائے ۔۔

دیار مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکاں نہیں ہے
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زر کم عیار ہوگا

☆☆☆☆

میگھالیہ کا واحد کانگریس ایم ایل اے این پی پی میں شامل

شیلانگ، (یو این آئی) میگھالیہ کے سابق وزیر اور کانگریس کے واحد ایم ایل اے رونی وی لنگڈوہ نے بدھ کو پارٹی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی اتحادی حکمران نیشنل پیپلز پارٹی (این پی پی) میں شامل ہو گئے۔ لنگڈوہ کے این پی پی میں شامل ہونے کے فیصلے کے ساتھ ہی اسمبلی میں کانگریس ایم ایل ایز کی تعداد صفر پر آگئی ہے۔ لنگڈوہ، جو میلیم حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں، نے ذاتی طور پر اسمبلی کے اسپیکر تھامس اے سنگما کو اپنا استعفیٰ پیش کیا۔ ان کے ساتھ این پی پی لیڈر اور نائب وزیر اعلیٰ شہری امور کے انچارج سنیو بھلانگ دھر کے علاوہ مسٹر لنگڈوہ کے حامی اور خاندان کے افراد بھی تھے۔ اسٹیٹ این پی پی کے ورکنگ چیئرمین ہیملیٹسن ڈوہلنگ اور خزانچی ڈینیل تھانلکھیو بھی مسٹر لنگڈوہ کے ساتھ اسپیکر کے دفتر گئے۔ دریں اثنا، مسٹر دھر نے یو این آئی کو فون پر بتایا کہ لنگڈوہ نے این پی پی میں شمولیت اختیار کی ہے کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ این پی پی واحد پارٹی ہے جو ترقی کے لیے کھڑی ہے اور اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر لنگڈوہ کانگریس کے چوتھے ایم ایل اے ہیں جو پارٹی چھوڑ کر این پی پی میں شامل ہوئے ہیں۔

وائناڈ سانحے کی برسی پر پرینکا گاندھی کا جذباتی خط

پارلیمنٹ میں قرض معافی کا مطالبہ، مرکز پر سخت تنقید

نئی دہلی: کیرالہ کے وائناڈ میں گزشتہ برس ہونے والے چورلمالا-منڈکئی لینڈ سلائیڈ کی برسی کے موقع پر کانگریس جنرل سیکریٹری اور وائناڈ سے رکن پارلیمان پرینکا گاندھی نے ایک بار پھر مرکز کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے نہ صرف متاثرین کے نام ایک جذباتی خط لکھا بلکہ پارلیمنٹ میں اپنی تقریر کے دوران مرکز سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ افراد کے لیے دیے گئے قرض کو معاف کیا جائے اور بحالی کے لیے مناسب فنڈز فوری طور پر جاری کیے جائیں۔ پرینکا گاندھی نے کہا، ”یہ صرف ایک قدرتی آفت نہیں تھی بلکہ انسانی سانحہ تھا، جس میں 17 خاندان مکمل طور پر ختم ہو گئے۔ سینکڑوں زندگیوں کا ضیاع ہوا، 1600 سے زائد عمارتیں تباہ ہوئیں اور زرعی زمین و فصلیں برباد ہو گئیں، جس سے کسانوں اور کاروباریوں کا روزگار شدید متاثر ہوا۔“ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ایک سال گزرنے کے باوجود متاثرہ خاندان اپنی زندگیوں کو پوری طرح بحال نہیں کر سکے۔ ان کے مطابق، مرکز کی جانب سے جو فنڈ جاری کیے گئے، وہ نہ صرف ناکافی تھے بلکہ انہیں ’قرض‘ کی شکل میں دیا گیا، جو ایک تکلیف دہ اور غیر متوقع رویہ ہے۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں سوال اٹھایا، ”کیا ہم ان لوگوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی از سر نو شروع کرنے کے ساتھ ساتھ قرض کی قسطیں بھی ادا کریں؟“

پرینکا گاندھی کا کہنا تھا کہ کانگریس مسلسل اس آفت کو قومی آفت قرار دینے کا مطالبہ کرتی رہی لیکن ابتدائی طور پر اسے مسترد کر دیا گیا۔ بعد ازاں، اسے ایک ’شدید نوعیت کی آفت‘ تسلیم تو کیا گیا مگر متاثرین کو اس درجہ بندی کے مطابق مدد نہ مل سکی۔ انہوں نے کہا، ”ہم صرف ہمدردی نہیں چاہتے، ہمیں عملی مدد چاہیے۔“ پارلیمانی تقریر سے قبل پرینکا گاندھی نے متاثرین کے نام دو صفحات پر مشتمل ایک جذباتی خط بھی جاری کیا، جس میں انہوں نے کہا، ”میرا دل آج بھی وہی درد محسوس کرتا ہے، جو ایک سال پہلے کرتا تھا۔ اس سانحے میں اپنے پیاروں کو کھونے والے خاندانوں کے دکھ کو میں پوری شدت سے محسوس کرتی ہوں۔“ انہوں نے اس خط میں وائناڈ کے عوام کے صبر، حوصلے اور باہمی مدد کی تعریف کرتے ہوئے لکھا کہ کیسے مقامی کمیونٹی نے حکومت کے سست ردعمل کے باوجود ایک دوسرے کی مدد کی۔ خط میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کئی لوگ اب بھی عارضی پناہ گاہوں میں زندگی گزار رہے ہیں اور ان کی زندگی کو دوبارہ پٹری پر لانے کے لیے مرکز کو فوری اور مؤثر قدم اٹھانے ہوں گے۔ خط میں مزید لکھا گیا، ”ہم نے سب کچھ کھو دیا، لیکن انسانیت کی روشنی اب بھی قائم ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ بحالی کے اس عمل میں میں آپ کے ساتھ کھڑی رہوں گی، جب تک ہر گھر، ہر کھیت، ہر زندگی مکمل طور پر بحال نہیں ہو جاتی۔“ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری پیغام میں پرینکا گاندھی نے کہا، ”آج کا دن ہمیں اُن عزیزوں کی یاد دلاتا ہے جو ہم سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ گئے۔ میرا دل وائناڈ کے ساتھ دھڑکتا ہے، میں آج نہیں، ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوں۔“ کانگریس کا دعویٰ ہے کہ مرکز نے متاثرین کو مالی لحاظ سے بے سہارا چھوڑ دیا ہے، جبکہ حکومت کا مؤقف ہے کہ ریاست کو مناسب تعاون فراہم کیا گیا ہے۔ اختتام پر پرینکا گاندھی نے امید ظاہر کی کہ مرکز انسانیت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے نہ صرف قرض معاف کرے گا بلکہ وائناڈ کے متاثرین کی مکمل بحالی کے لیے فوری اقدام کرے گا۔

پی ایم مودی کی مدت کار میں دہشت گردی کے واقعات میں کمی آئی: نڈا

نئی دہلی، (یو این آئی) راجیہ سبھا میں ایوان کے لیڈر جگت پرکاش نڈا نے بدھ کو دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے گزشتہ 11 سال کے دور اقتدار میں جموں و کشمیر کو چھوڑ کر ملک کے دیگر حصوں میں دہشت گرد حملے رک گئے ہیں۔ مسٹر نڈا نے ایوان بالا میں آپریشن سندور پر خصوصی بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ 2014 سے پہلے ملک میں کئی دہشت گردانہ حملے ہوئے تھے جن میں سیکڑوں لوگ مارے گئے تھے، لیکن 2014 میں مودی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد جموں و کشمیر کو چھوڑ کر ملک کے باقی حصوں میں دہشت گردی کے واقعات رک گئے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کانگریس حکومت کے دور کو اماوسیہ کا نام دیتے ہوئے کہا کہ اس دوران دہشت گردی کے کئی واقعات ہوئے لیکن حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ 2004 اور 2014 کے درمیان کانگریس کا دور اماوسیہ کی طرح تھا اور اس کے بعد مودی حکومت نے 2014 میں اقتدار سنبھالا اور حکومت کے آخری 11 سال کو پورنیما کہا جا سکتا ہے جس میں دہشت گردی کے واقعات رک گئے۔

یو پی اے کے دور حکومت میں دہشت گردی کے واقعات کی تفصیل دیتے ہوئے مرکزی وزیر صحت نے کہا کہ 2005 میں جونپور میں حرکت الجہاد کے دہشت گردانہ حملے میں 14 لوگ مارے گئے تھے لیکن اس وقت کی حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس کے بعد 2005 میں دہلی میں سلسلہ وار بم دھماکے ہوئے جس میں سروجنی نگر اور پہاڑ گنج کو نشانہ بنایا گیا جس میں 67 افراد ہلاک اور 200 کے قریب لوگ زخمی ہوئے لیکن حکومت نے اس واقعہ پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک کے بعد ایک حملے ہوتے رہے۔ 2006 میں ممبئی میں ٹرین میں بم دھماکہ ہوا تھا جس میں 209 افراد ہلاک اور تقریباً 700 زخمی ہوئے تھے۔ انڈین مجاہدین اور لشکر طیبہ اس میں ملوث تھے۔ اس حملے کے بعد مرکزی حکومت نے کارروائی کے نام پر ’جوائنٹ اینٹی ٹیررازم میکانزم‘ تشکیل دیا۔ اس کی پہلی میٹنگ دو ماہ بعد ہوئی تھی جبکہ دوسری میٹنگ سات ماہ بعد ہوئی۔ اس کے بعد بھی حملے ہوتے رہے اور پاک و ہند کے درمیان تجارت اور سیاحت جاری رہی۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ 2008 میں دہلی کے کناٹ پلیس میں دہشت گردانہ حملہ ہوا تھا جس میں کئی لوگ مارے گئے تھے۔ اس دہشت گردانہ حملے کے بعد وزیر اعظم منموہن سنگھ نے پاکستان کے صدر آصف علی زرداری سے ملاقات کی تھی۔ مسٹر نڈا نے کہا کہ ممبئی دہشت گردانہ حملے میں 166 لوگ مارے گئے جبکہ 300 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ ممبئی حملوں کے بعد ہندوستان نے پاکستان کو ڈوزیئر بھیجے لیکن اس کے بعد کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں فوج اور پولیس تو وہی ہوتی ہے لیکن حکومت جس طرح کام کرتی ہے اس سے اس کی سیاسی قوت ارادی ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب جیش محمد نے 2016 میں اڑی میں دہشت گردانہ حملہ کیا تھا تو وزیر اعظم مودی نے کوزی کوڈ میں کہا تھا کہ اڑی حملے کے ذمہ داروں کو بخشا نہیں جائے گا۔ اس کے بعد اس حملے کا جواب سرجیکل اسٹرائیک سے دیا گیا جسے پوری دنیا نے دیکھا۔ پلوامہ بس حملے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر نڈا نے کہا کہ اس وقت وزیر اعظم نے کہا تھا کہ پاکستان نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور اسے اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ اس کے بعد ہندوستانی فوج نے 11 دنوں کے اندر بالاکوٹ میں جیش محمد کے ٹھکانوں پر حملہ کر کے حکومت کی قوت ارادی کا مظاہرہ کیا۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ مسٹر مودی نے بہار کے مدھوبنی میں ایک جلسہ عام میں کہا تھا۔

اورنگ آباد: اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال، پولیس سے اجازت حاصل کرنے کا فیصلہ

مولانا شکور، ڈاکٹر شعیب ہاشمی اور ایڈوکیٹ سلیم خان نے بتائی تفصیل

اورنگ آباد، (یو این آئی) اورنگ آباد شہر کے تمام مساجد کمیٹیوں کی کا ایک اہم اجلاس 29 جولائی کو عشاء کی نماز کے بعد شاہی مسجد میں منعقد ہوا، جس میں مساجد میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق شرکاء نے اظہار خیال کیا اور اس ضمن میں پولیس کمشنر کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر غور و فکر کیا گیا۔ اس اجلاس کے بعد ذمہ داران نے اس بات کا اعلان کیا کہ، فجر کی اذان کے علاوہ دیگر نمازوں کے اوقات میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے لیے باضابطہ طور پر پولیس سے اجازت لینا لازمی قرار دیا گیا ہے اس لیے تمام ہی مساجد کمیٹیوں کے ذمہ داران اس ضمن میں ضروری کاروائی کریں، اور اجازت حاصل کر لیں، تا کہ کسی بھی پریشانی سے بچا جا سکے۔ اس اجلاس کے بعد مولانا شکور نے کہا کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے احکامات اور اس کے تحت پولیس کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کی پابندی کرنا ہمارے لیے ضروری ہے اور ہم اس کی پابندی کریں گے، فجر کی اذان اب لاؤڈ اسپیکر سے نہیں دی جائیں گی۔ ڈاکٹر شعیب ہاشمی نے کہا کہ اس اجلاس میں تمام مساجد کے دو دو ذمہ داران کو بلایا گیا تھا۔ ان کے سامنے تمام تفصیلات رکھی گئیں۔ امرات شرعیہ کے ساتھ کل پولیس کمشنر سے ہوئی ملاقات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ پولیس کمشنر نے اس بات کا یقین دلایا کہ پولیس کی جانب سے کوئی زیادتی نہ ہو، تاہم سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے احکامات کو ماننے کے لیے ہم اور آپ دونوں پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ بھی تعاون کریں اور ہم بھی تعاون کریں گے۔ ہم کوئی سختی نہیں برتیں گے، لیکن مساجد میں فجر کی اذان کے علاوہ دوسری نمازوں کی اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت لینا لازمی ہے۔ اور اگر کوئی اس کے خلاف کام کرے گا تو قانون کے تحت کاروائی کی جائے گی۔ شعیب ہاشمی نے بتایا کہ ہمیں بھی پولیس کے ساتھ تعاون اور قانون کی پاسداری کرنے کی ضرورت ہے اور ضروری اجازت حاصل کرنے کے لیے درکار ضروری دستاویزات جس میں مسجد کمیٹی کے صدر اور سیکریٹری اور موذن کی جانب سے متعلقہ پولیس اسٹیشن میں ایک درخواست دینا ہوگی کی ہم مسجد میں اذان کے لیے لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنا چاہتے ہیں، اس کی اجازت دی جائے، جس کے بعد پولیس کی جانب سے اجازت دے دی جائے گی۔ یہ ایک آسان سا عمل ہے جس پر عمل کر کے اجازت حاصل کریں۔ مفتی معیز نے بھی میٹنگ میں کہا کہ یہ شریعت کے جائز ہے۔ ہمیں قانون کے دائرے میں رہ کر کام کرنا چاہیے۔ آواز کے لیے 55 ڈیسیبل 45 ڈیسیبل وغیرہ کی حد مقرر کی گئی ہے اس کی تفصیل سمجھنے کے لیے ایک ماہر سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے، جو اس ضمن میں تمام تفصیل بتائے گا جس کے بعد ایک میٹنگ میں تمام مساجد کے ذمہ داروں کو آگاہ کیا جائے گا۔ اجازت حاصل کرنے کے لیے ضروری شرائط کی تفصیل بتاتے ہوئے ایڈوکیٹ سلیم خان نے کہا کہ اس کے لیے مسجد کمیٹی کی ایک قرارداد اور مسجد کے رجسٹریشن کی کاپی درکار ہوگی۔ جن مساجد کا رجسٹریشن نہیں ہوا وہ فوری رجسٹریشن کروا لیں۔

ملک کی سالمیت کیلئے فرقہ پرست عناصر سے مقابلہ ناگزیر: فاروق عبداللہ

سری نگر (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی کو ایک سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی آزادی، سالمیت اور جمہوری اقدار کے تحفظ کیلئے تمام باشعور شہریوں کو متحد ہو کر ان عناصر کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جو ذات پات، مذہب، زبان اور علاقائی بنیادوں پر عوام کو تقسیم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے یہ باتیں آج دو علیحدہ تقاریب سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ فرقہ پرست عناصر نہ صرف ملک کے آئین اور جمہوریت کیلئے بدنما داغ ہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا، ’اقلیتوں، خاص طور پر مسلمانوں کے دلوں میں خوف و ہراس پیدا کرنا ان طاقتوں کا ایجنڈا بن چکا ہے اور کہیں نہ کہیں انہیں اقتدار کے ایوانوں سے شہ مل رہی ہے۔‘ انہوں نے مرکزی حکومت پر زور دیا کہ وہ تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے طبقات کے ساتھ برابری کا سلوک کرے اور آئین میں دی گئی مذہبی و صحافتی آزادی کو مکمل طور پر بحال کرے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے حالیہ پہلگام واقعے کو سیاحت پر کاری ضرب قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سانحے کے بعد نہ صرف سیاحتی سرگرمیاں ٹھپ ہو گئیں بلکہ ہزاروں لوگوں کی روزی روٹی بھی خطرے میں پڑ گئی۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام کے ہوٹل مالکان، شکارا اور ہاؤس بوٹ چلانے والے، ٹور آپریٹرز، ٹیکسی مالکان اور دیگر افراد بینکوں سے بڑے قرض لے کر روزگار میں لگے تھے، لیکن موجودہ صورتحال نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اب وہ قرضہ چکائیں یا اپنے خاندان کو پالیں؟ انہوں نے مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ وہ سخت گیر پالیسیوں سے اجتناب کرے اور متاثرہ افراد کو راحت فراہم کرے۔ نیشنل کانفرنس صدر نے سیاحت کی بحالی کیلئے حکومت کی کوششوں کی سراہنا کی، خاص طور پر عمر عبداللہ کی قیادت میں کئے جا رہے اقدامات کو مثبت قرار دیا۔ ان کے مطابق انتظامیہ نے جن سنجیدہ کوششوں کا آغاز کیا ہے ان کے مثبت نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی کہ ان کوششوں سے نہ صرف وادی میں معاشی سرگرمیاں دوبارہ بحال ہوں گی بلکہ اعتماد کی فضا بھی قائم ہوگی، جو وادی کے بہتر مستقبل کیلئے ناگزیر ہے۔

’سماعت کے لیے اسٹیڈیم کی ضرورت پڑے گی‘

2000 ملزمان اور 500 گواہوں کو دیکھنے کے بعد سپریم کورٹ کا ردعمل

نئی دہلی، (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو کہا کہ سابق وزیر وی سینتھل بالاجی کے خلاف ملازمت میں بدعنوانی کے مبینہ معاملے میں 2000 ملزمان اور 500 گواہوں کی حاضری ریکارڈ کرنے کے لیے کرکٹ اسٹیڈیم کی ضرورت ہوگی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جوئے مالیہ باگچی کی بنچ نے حکومت سے کہا کہ وہ اس معاملے میں ملزمین اور گواہوں کی فہرست فراہم کرے۔ بنچ نے کارروائی کو ’بغیر پتوار والی کشتی‘ قرار دیتے ہوئے کہا۔ ”دو ہزار سے زیادہ ملزمان اور 500 گواہوں کے ساتھ، یہ ہندوستان میں سب سے زیادہ ہجوم والا ٹرائل ہوگا۔ نچلی عدالت کا ایک چھوٹا کمرہ کافی نہیں ہوگا۔ اپنی موجودگی ریکارڈ کرنے کے لیے کرکٹ اسٹیڈیم کی بھی ضرورت ہوگی۔ مصنوعی ذہانت سے لیس بہت سے ملزمان اپنی موجودگی ریکارڈ کرنے کے لیے اچانک پیش ہوں گے۔“ عرضی گزار وائی بالاجی کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل گوپال شنکر نارائن نے دلیل دی کہ ایسے معاملات ہیں جہاں دادیوں کو اپنے پوتے کے لیے نوکری حاصل کرنے کے لیے اپنے زیورات بیچنے پڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ملزم نہیں بلکہ گواہ ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ سابق وزیر ان کے بھائی، پرسنل اسسٹنٹ اور آس پاس کے دیگر افراد جنہوں نے نوکریوں کے لیے رقم کا مطالبہ کیا تھا، کو کلیدی ملزم سمجھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ جن دیگر افراد پر رشوت دینے کا الزام لگایا گیا ہے وہ مرکزی ملزم ہیں یا ان کے ساتھ بطور گواہ سلوک کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ اس کیس کے لیے ایک اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔ تمل ناڈو حکومت کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے دلیل دی کہ اس عدالت نے پہلے ہی وکیل کی طرف سے کی گئی ہر عرضی پر غور کیا ہے اور ہر درخواست بشمول خصوصی سرکاری وکیل کی تقرری کو اس عدالت نے ایک سے زیادہ مرتبہ مسترد کر دیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے تاہم ریاستی حکومت سے کہا کہ وہ ملزمان کی مکمل فہرست اور ان کی تفصیلات فراہم کرے۔ قابل ذکر ہے کہ بنچ نے منگل کو بھی اس کیس کی سماعت کی اور کہا تھا کہ وہ بالاجی سے متعلق تمام زیر التوا مقدمات کی بدھ کو سماعت کرے گی۔ بالاجی کو 14 جون 2023 کو نوکریوں میں رشوت ستانی کے معاملے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے انہیں 26 ستمبر 2024 کو ضمانت دی تھی۔

ممبئی: اڈانی پروجیکٹ کے خلاف ملنڈ کے رہائشی اور سیاسی پارٹیوں کا احتجاج، ایک روزہ بھوک ہڑتال

ممبئی، (یو این آئی) کانگریس کے ترجمان راکیش شنکر شیٹی کی قیادت میں مہا وکاس اگھاڑی کے اتحادی شراکت داروں بشمول شیوسینا (یو بی ٹی)، این سی پی (ایس پی) اور سماج وادی پارٹی نے مقامی باشندوں اور ملنڈ شاپ کیپرز ایسوسی ایشن کے ساتھ مل کر مہاراشٹر حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف یکم اگست کو صبح 9 بجے سے ایک روزہ بھوک ہڑتال کا اعلان کیا ہے جس کے تحت پرائم ملنڈ کی زمین اڈانی گروپ کو دی جا رہی ہے۔ اس شدید مخالفت میں اڈانی گروپ کے اس منصوبے پر خاص اعتراض ہے جس کے مطابق دھاراوی کے تقریباً 000,300 کرایہ داروں کو ملنڈ کے پلاٹ میں منتقل کیا جائے گا۔

اس اندیشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس بڑے پیمانے پر آبادکاری سے ملنڈ کا ماحولیاتی نظام اور بنیادی ڈھانچہ بشمول سڑکیں، فٹ پاتھ، بس سروسز، ریلوے اسٹیشن، اسپتال اور اسکول وغیرہ متاثر ہو سکتے ہیں اور یہ علاقہ ایک غیر منظم کچی آبادی میں تبدیل ہو جائے گا۔ مہا وکاس اگھاڑی کی جانب سے چار بنیادی مطالبے پیش کیے گئے۔ مولنڈ ایسٹ میں کیلکر کالج کے قریب تیار کیے گئے 400,7 پراجیکٹ افیکٹڈ پرسن (پی اے پی) فلیٹس کو انہی رہائشیوں کے لیے مخصوص رکھا جائے جو فی الحال مولنڈ کالونی کے جنگل سے متاثر ہو کر چارکوپ کی منتقلی کا سامنا کر رہے ہیں، اور انہیں دیگر جگہوں پر منتقل نہ کیا جائے۔ ڈمپنگ گراؤنڈ اور آکٹرائے ناکہ کی زمین کو صرف کھلے اسپورٹس کمپلیکس اور عوامی باغات کے لیے محفوظ کیا جائے، تا کہ اس علاقے کو کنکریٹ جنگل میں تبدیل ہونے سے روکا جا سکے۔ مولنڈ سے وکرولی تک پھیلی ہوئی نمکیات والی زمین کی حالت کو برقرار رکھا جائے، کیونکہ یہ ماحولیاتی تحفظ کے لیے نہایت اہم ہے اور ملنڈ میں اونچی لہروں کے دوران سیلاب کے انسداد کے لیے ضروری ہے۔

راکیش شنکر شیٹی نے حکومت کے اقدام کی سخت مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ”ملنڈ کو ایک اور غیر منظم دھاراوی نہیں بننے دیں گے۔ میں پوری قوت کے ساتھ اس بات کے لیے جدوجہد کروں گا کہ اڈانی پروجیکٹ سے ملنڈ کے امن اور ماحول کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔“ انہوں نے مزید بی جے پی حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ اسمبلی مہم کے دوران عوام سے کیے گئے اس وعدے سے منحرف ہوئی ہے جس میں یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ دھاراوی کے مکینوں کو ملنڈ میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ شیٹی نے واضح کیا کہ یہ احتجاج سیاسی مقاصد سے بالاتر ہے اور اس کا بنیادی مقصد ملنڈ کے مفادات کا تحفظ ہے، جس میں سبھی رہائشیوں کی اجتماعی کوشش شامل ہے۔ انہوں نے تمام ”مولنڈکر“ سے اپیل کی کہ وہ اپنے علاقے کی سلامتی کے لیے آگے آئیں اور تحریک میں شامل ہوں۔ شیوسینا (یو بی ٹی)، کانگریس، این سی پی (ایس پی)، سماج وادی پارٹی، ملنڈ شاپ کیپرز ایسوسی ایشن اور مقامی لوگ اڈانی پروجیکٹ کے خلاف باہمی اتحاد کے ساتھ سرگرم عمل ہوں گے۔

پونے: پولیس و ہندوتوا ہجوم نے کارگل جنگ لڑ چکے سابق فوجی حکیم الدین کو غیر ملکی قرار دے کر شہریت کے ثبوت مانگے، خاندان کا الزام

ممبئی (ایجنسی) پونے کے چندن نگر علاقے میں پیش آئے ایک واقعے نے نہ صرف ایک خاندان بلکہ پورے نظام پر سوال اٹھا دیے ہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق 1999 کی کارگل جنگ میں حصہ لے چکے سابق فوجی حکیم الدین شیخ کے خاندان نے الزام لگایا ہے کہ پولیس اہلکار اور ہندوتوا نظریے سے وابستہ افراد پر مشتمل ایک ہجوم ان کے گھر میں داخل ہوا، انہیں اور ان کے اہل خانہ کو آدھی رات کو نیند سے جگا کر شہریت ثابت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ خاندان کے مطابق ہفتہ کی رات تقریباً 30 سے 40 افراد ان کے گھر پر چڑھ دوڑے، نعرے بازی کی، دروازہ پیٹا اور گھر میں موجود خواتین کو بھی بدتمیزی کا نشانہ بنایا۔ رپورٹ کے مطابق، حکیم الدین کے بھائی ارشاد شیخ نے بتایا، ”وہ ہمیں دھمکا رہے تھے کہ اگر ہم نے کاغذات نہ دیے تو ہمیں بنگلہ دیشی یا روہنگیا قرار دے کر حراست میں لے لیا جائے گا۔“ حکیم الدین شیخ نے بتایا، ”میں نے کارگل جنگ میں اس سرزمین کے دفاع کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈالی، آج اسی ملک میں مجھے غیر ملکی کہا جا رہا ہے۔ کیا ہماری حب الوطنی کو اب صرف نام سے تولا جائے گا؟“ اہل خانہ نے الزام لگایا کہ انہوں نے آدھار کارڈ اور دیگر درست دستاویزات پیش کیے مگر ہجوم اور پولیس اہلکاروں نے انہیں جعلی قرار دے کر مذاق اڑایا۔ بھتیجوں نوشاد اور نواب شیخ کے مطابق ہجوم نے خواتین کو دھمکایا اور گھر کی تلاشی کے دوران تضحیک آمیز رویہ اختیار کیا۔ خاندان کے افراد کو اتوار کو بھی دوبارہ تھانے بلایا گیا، جہاں دو گھنٹے انتظار کے بعد انہیں مطلع کیا گیا کہ متعلقہ افسر موجود نہیں۔ حکیم الدین کے بھتیجے شمشاد شیخ کے مطابق ان کے اصل دستاویزات اب بھی پولیس کے قبضے میں ہیں۔ خاندان کے مطابق حکیم الدین کے علاوہ ان کے دو بھائی نعیم الدین اور محمد سلیم بھی فوج میں خدمات انجام دے چکے ہیں اور بالترتیب 1965 اور 1971 کی جنگوں میں شریک رہ چکے ہیں۔ ارشاد شیخ نے کہا، ”ہم نے فوج میں نسلوں تک خدمات دی ہیں، کیا اب بھی ہمیں اپنی وفاداری ثابت کرنی ہوگی؟“ پولیس نے میڈیا کو بتایا کہ انہیں کچھ ’مشکوک افراد‘ کی موجودگی کی اطلاع ملی تھی اور کارروائی اسی بنیاد پر کی گئی مگر خاندان نے الزام عائد کیا کہ یہ کارروائی منظم طریقے سے صرف مسلم نام والے خاندان کو ہراساں کرنے کے لیے کی گئی۔

بچوں کے جنسی استحصال کے معاملات میں معاونت کیلئے سی لیب نے سرٹیفکیٹ کورس شروع کیا

نئی دہلی (یو این آئی) سنٹر فار لیگل ایکشن اینڈ بیہویئر چینج فار چلڈرن (سی لیب) نے ملک میں اپنی نوعیت کا اولین سرٹیفکیٹ کورس شروع کیا ہے تا کہ 2023 کے سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد متاثرین کی مدد کے لیے معاون افراد کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔ 10 ہفتوں پر مشتمل یہ کورس اپنی نوعیت کا پہلا کورس ہے جو آن لائن اور کلاس روم اسٹڈیز کا بہترین امتزاج ہوگا۔ اس میں اسائنمنٹس اور فیلڈ ورک بھی شامل ہوگا۔ اس کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ مستقبل کے معاون شخص کو جنسی زیادتی کا شکار ہونے والے بچوں اور ان کے خاندانوں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ضروری علم اور مہارت سے آراستہ کیا جائے تا کہ بچہ انصاف کی جدوجہد میں نہ تو تنہا رہ جائے اور نہ ہی بے خبر رہے۔ اس کورس کا پہلا لیکچر دیتے ہوئے جسٹ رائٹس فار چلڈرن کے بانی بھوون ریبھو نے کہا کہ انصاف کا پیمانہ صرف فیصلہ نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ پورے عمل کے دوران بچے کی عزت اور احترام کا کتنا خیال رکھا گیا۔ اس پورے سفر کے پس پردہ سب سے بڑی قوت معاون اشخاص ہیں جو ان کی رہنمائی کرتے ہیں، ان کا تحفظ کرتے ہیں اور متاثرہ کے خاندان کی مدد اور حامی بنتے ہیں، انہیں اسپتال یا پولیس اسٹیشن میں سب سے زیادہ وقت فراہم کرنا چاہیے۔ متاثرہ کے زخموں کو مندمل کرنے اور بحران کے وقت صبر کرنے کے لیے سی لیب کا یہ اقدام اگر صحیح طریقے سے نافذ کیا جائے تو یہ نہ صرف متاثرہ بچے کو دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونے میں معاون و مددگار ہوگا بلکہ اسے یہ اعتماد بھی ملے گا کہ انصاف ممکن ہے۔ اس منفرد کورس کی ڈائریکٹر ڈاکٹر سنگیتا گوڑ نے کہا کہ پوکسو جیسے سخت قوانین کے باوجود ہمارے ہزاروں بچے عدالتوں میں بھٹک رہے ہیں یا گھروں میں چھپے ہوئے ہیں اور ان کی مدد اور رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں، ان بچوں کو پوری حساسیت کے ساتھ علاج ضرورت ہے، ان کے زخموں پر پیار سے مرہم رکھنے کی ضرورت ہے اور ان کے حقوق کے بارے میں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو ان کے حقوق کے بارے میں بتایا جائے۔ ایک تربیت یافتہ معاون شخص بچوں کی مدد کر سکتا ہے اور اس بات کو یقینی بنا سکتا ہے کہ ان کے وقار پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے اور یقینی طور پر انصاف ملے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی بھی شخص جو جنسی زیادتی کا شکار بچوں کی مدد کے شعبے میں کام کر رہا ہو، معاون پرسن کے طور پر کام کر رہا ہو یا سماجی کارکن کے طور پر بچوں کے تحفظ کے نظام کا حصہ بننا چاہتا ہو، اس کورس میں داخلے کے لیے اہل ہے۔ سپورٹ پرسن کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے ریاستی حکومتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ پوکسو مقدمات میں ہر متاثرہ بچے کے لیے لازمی طور پر ایک معاون شخص کا تقرر کریں۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے نے اس بات کو یقینی بنایا کہ انصاف کے منتظر جنسی استحصال کے شکار 39.2 لاکھ بچوں کی مدد کے لیے تربیت یافتہ معاون افراد کا تقرر کیا جائے گا، جو ان کی طبی، قانونی اور جذباتی معاملات میں مدد کریں گے۔ تاہم، سپورٹ پرسن کے کردار کے لیے تربیت یافتہ اور ہنر مند پیشہ ور افراد کی کمی ریاستی حکومتوں کے لیے چیلنج ہے۔ معاون افراد تفتیش اور مقدمے کی سماعت کے دوران بچوں کی مدد کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ وہ مقدمے کی کارروائی کو سمجھتے ہیں، جذباتی مدد حاصل کرتے ہیں، اور علم کی کمی یا غیر حساس نظام کی وجہ سے انہیں دوبارہ صدمے سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سی لیب ملک کا ایک معروف ادارہ ہے جو قانون کی حکمرانی کے نفاذ کے ذریعے بچوں کے تحفظ کے طریقہ کار کو مضبوط بنانے میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

مایہ ناز شاعر ظفر گورکھپوری کی آٹھویں برسی پر شعری نشست اور شام غزل کا انعقاد

ممبئی۔ ناگپاڑہ میں ادبی انجمن یارانِ اردو کے زیرِ اہتمام مایہ ناز شاعر ظفر گورکھپوری کی آٹھویں برسی کے موقع پر ایک باوقار شعری نشست اور شامِ غزل کا اہتمام کیا گیا۔ اس ادبی محفل کی صدارت معروف دانشور اور بزرگ شخصیت شاہنواز تھانہ والا نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے وارث جمال نے انجام دیے۔ تقریب کا آغاز امتیاز گورکھپوری کے خطاب سے ہوا، جنہوں نے اپنے والد محترم ظفر گورکھپوری کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا اور ان کی علمی و ادبی خدمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ بعد ازاں الیاس داؤد خان سرکی پراثر دعا نے محفل کو ایک روحانی کیفیت عطا کی۔

شہر ممبئی کی نمایاں علمی و ادبی شخصیات جن میں ڈاکٹر اسلم شیخ (پرنسپل)، پروفیسر جمیل کامل، عبدالقیوم، ایوب قریشی، آصف قریشی، نبی اختر قریشی، ریاض منصف، عارف سنسنی، شکیل انصاری، شفیع قریشی اور سلیمان شامل تھے، اس تقریب میں بھرپور شرکت کی۔ عبدالقیوم، شاہنواز تھانہ والا، ایوب قریشی، ڈاکٹر اسلم شیخ اور پروفیسر جمیل کامل نے ظفر گورکھپوری کی گراں قدر ادبی خدمات پر خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے فکر و فن کو اردو ادب کا روشن باب قرار دیا۔

شعری نشست کے دوران بزرگ شعرائے کرام پروفیسر جمیل کامل، ریاض منصف اور اقبال نادر کے ساتھ ساتھ نوجوان شعرا امتیاز گورکھپوری، وارث جمال، ارشاد عرش، طاہر انصاری اور کاوش صدیقی نے اپنے عمدہ اور پُراثر کلام سے شرکائے محفل کے دل جیت لیے۔ اس موقع پر ایوب قریشی، ڈاکٹر اسلم شیخ اور شاہنواز تھانہ والا نے عبدالقیوم کی اردو ادب اور تعلیمی شعبے میں مسلسل اور بے لوث خدمات کو سراہا اور ان کے کردار کو معاشرے کے لیے مشعلِ راہ قرار دیا۔

یارانِ اردو کے صدر ڈاکٹر اسلم شیخ (پرنسپل) نے انجمن کے قیام کے اغراض و مقاصد پر تفصیل سے گفتگو کی اور اعلان کیا کہ نوجوان شعرا کی حوصلہ افزائی کے لیے ہر ماہ ایک شعری نشست منعقد کی جائے گی تا کہ نئی نسل میں اردو ادب کے ذوق کو فروغ دیا جا سکے۔ تقریب کا دوسرا حصہ شامِ غزل پر مشتمل تھا، جس میں مقبول غزل گلوکار جانشین، اظہار اور اشرف نے اپنی مترنم آواز اور منفرد اندازِ گائیکی سے حاضرین کے دل موہ لیے اور بھرپور داد و تحسین حاصل کی۔ آخر میں نعیم بن اسماعیل نے رسمِ تشکر ادا کرتے ہوئے صدرِ جلسہ کی اجازت سے اس کامیاب اور یادگار محفل کے اختتام کا اعلان کیا۔

اے ایم یو کے شعبہ فلسفہ کے طالب علم کا یونیورسٹی آف مشیگن کی 'کمپاس' ورکشاپ کے لیے انتخاب

علی گڑھ، 30 جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ فلسفہ کے بی اے ششم سمسٹر کے طالب علم عدنان نصیر کو یونیورسٹی آف مشیگن، امریکہ میں منعقد ہونے والی گریجویٹ ورکشاپ 'کمپاس' میں شرکت کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ یہ باوقار ورکشاپ ہر سال یونیورسٹی آف مشیگن کے شعبہ فلسفہ کی جانب سے ریکھم گریجویٹ اسکول، کالج آف لٹریچر، سائنس اینڈ دی آرٹس (ایل ایس اے) اور امریکن فلاسوفیکل ایسوسی ایشن کے اشتراک سے منعقد کی جاتی ہے۔ 19 تا 21 ستمبر 2025 منعقد ہونے والی اس ورکشاپ میں دنیا بھر سے منتخب تقریباً 15 طلبہ شرکت کریں گے اور فلسفہ کے ممتاز ماہرین اور طلبہ کے ساتھ علمی مباحث اور نیٹ ورکنگ نشستوں میں حصہ لیں گے۔ یہ ایک مکمل مالی اعانت یافتہ پروگرام ہے، جس میں منتخب طلبہ کے سفر اور رہائش کے اخراجات شامل ہوتے ہیں۔ کمپاس ورکشاپ، طلبہ کی علمی ترقی اور اعلیٰ تعلیم کے امکانات کے لیے ایک نہایت قیمتی موقع فراہم کرتی ہے۔

کب تک بنکر صرف ووٹ بینک بنے رہیں گے؟

ٹانڈہ کے ہنرمند آج فاقہ کشی پر مجبور، صنعت تباہ، ایوان خاموش!

ٹانڈہ/(امبیڈکر نگر) ایک زمانہ تھا جب ٹانڈہ کی گلیاں پاورلوم اور ہینڈلوم کی مسلسل آوازوں سے گونجتی تھیں۔ بنکروں کے بنائے رنگین کپڑے نہ صرف بازاروں کی زینت بنتے بلکہ ثقافت، شناخت اور روزگار کی علامت ہوتے۔ مگر آج یہی ٹانڈہ اپنی صنعتی شناخت کو بچانے کے لیے کراہ رہا ہے۔ یہاں کے تقریباً 65 ہزار پاورلوم پر کام کرنے والے بنکر جو زیادہ تر اقلیتی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں آج غربت، استحصال اور بے بسی کے اندھیروں میں گھر چکے ہیں۔ کپڑا صنعت کے زوال کے کئی اسباب ہیں۔ جن میں دھاگے کی آسمان چھوتی قیمتیں، بجلی کی ناقص سپلائی، مہنگے بجلی کے بل اور حکومتی عدم توجہی۔ دھاگے کی قیمتوں میں روزانہ اتار چڑھاؤ نے بنکروں کے لیے پیداوار اور فروخت دونوں کو نقصان دہ بنا دیا ہے۔ نہ مرکزی حکومت اور نہ ہی ریاستی حکومت کے پاس اس کی قیمتوں پر قابو کا کوئی موثر نظام موجود ہے۔ اوپر سے ستم یہ کہ بجلی محکمہ کا غیر منصفانہ رویہ بنکروں کے زخموں پر نمک چھڑک رہا ہے۔ بجلی کے بلوں کی من مانی وصولی، جانچ کے نام پر ہراسانی اور فلیٹ ریٹ اسکیم کی غیر واضح صورتحال نے بنکروں کی زندگی کو اذیت ناک بنا دیا ہے۔ یاد رہے کہ 2006 میں بنکروں کے لیے شروع کی گئی فلیٹ ریٹ اسکیم کسانوں کی طرز پر ایک انقلابی قدم تھا۔ مگر بی جے پی حکومت کی جانب سے اس کا خاتمہ بنکروں کے لیے ایک دھچکا ثابت ہوا۔ یہ اسکیم بجلی کے سستے داموں کی بنیاد پر بنکروں کو ریلیف دیتی تھی۔ اب اس کے نہ ہونے سے بنکر دو وقت کی روٹی کو ترس گئے ہیں۔ ٹانڈہ کے بنکر صرف روزگار کے مسئلے سے نہیں، شناخت کے بحران سے بھی دوچار ہیں۔ یہ صرف ایک پیشہ نہیں ایک ثقافت ہے جسے ہم کھو رہے ہیں۔ ماضی میں بنکروں نے اپنے حقوق کے لیے زبردست تحریکیں چلائیں جن کے اثرات سے فلیٹ ریٹ اسکیم جیسے فائدے ملے۔ مگر آج وہی آوازیں گم ہو رہی ہیں۔ ٹانڈہ کی صنعت کو بچانے کے لیے ٹھوس اور فوری اقدام وقت کی ضرورت ہے۔ اس لئے حکومت سے اپیل ہے کہ دھاگے کی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے قومی نگرانی کا نظام قائم کیا جائے، بجلی کی بلا تعطل سپلائی یقینی بنائی جائے، 2006 کے فلیٹ ریٹ اسکیم کو فوری طور پر بحال کیا جائے، خام مال کی آسان دستیابی کے لیے مقامی کوآپریٹو سوسائٹیاں قائم کی جائیں، تیار مال کی فروخت کے لیے ای-کامرس پلیٹ فارمز سے شراکت داری کی جائے، بنکروں کی تربیت اور جدید مشینوں کے استعمال کے لیے سرکاری تربیتی کیمپ منعقد کیے جائیں، سالانہ ٹانڈہ ہینڈلوم و پاورلوم میلہ کا انعقاد کیا جائے، بنکروں کے لیے ٹیکس میں رعایت اور کم سود قرضوں کی اسکیمیں نافذ کی جائیں۔ کیونکہ یہ صرف ایک صنعت کا مسئلہ نہیں لاکھوں چولہوں کی بقا اور ملک کے ثقافتی ورثے کی حفاظت کا سوال ہے۔ اگر حکومت نے اب بھی بنکروں کی آواز نہ سنی تو یہ تاریخی صنعت دفن ہو جائے گی اور اس کے ساتھ وہ فن، وہ ہنر اور وہ تہذیب بھی جو نسلوں نے سینے سے لگائے رکھا۔ ٹانڈہ کے بنکروں کو ان کا حق دیں، ورنہ تاریخ خاموش نہیں رہے گی!

دارالعلوم دیوبند میں خواتین کے داخلہ پر ایک مرتبہ پھر پابندی: ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کئے جانے کے بعد انتظامیہ کا فیصلہ

دیوبند 30 جولائی (فیروز خان) عالم اسلام کی ممتاز دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند نے ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے ادارہ میں خواتین کے داخلہ پر ایک مرتبہ پھر پابندی لگادی ہے، جس کے بعد دارالعلوم دیوبند کی زیارت کے لئے آنے والی خواتین کا ادارہ میں داخل ہونا ممنوع ہوگیا ہے، انتظامیہ کی جانب سے باضابطہ طور پر اعلامیہ جاری کر اس کی ایک کاپی ادارہ کے مین گیٹ پر چسپاں کردی گئی ہے، ادارہ کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے اس کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں روزانہ بڑی تعداد میں خواتین آکر روک کے باوجود چوری چھپے ریل (ویڈیو) بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کررہی تھیں، جس کے سبب ادارہ کی شبیہ متاثر ہورہی تھی اور ملک بھر سے اس پر اعتراض کیا جارہا تھا جس کے بعد انتظامیہ نے پھر سے یہ فیصلہ لیا ہے، وہیں طلبہ کی تعلیم بھی متاثر ہورہی تھی، طلبہ کی جانب سے بھی اس سلسلہ میں شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کچھ لوگوں نے دارالعلوم دیوبند کے اس فیصلہ پر اعتراض کرتے ہوئے اسے غیر مناسب قرار دیا لیکن سوشل میڈیا پر ایک حلقہ نے اس قدم کی تعریف بھی کی ہے۔ دارالعلوم انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہاں خواتین اور لڑکیاں آکر ویڈیو بناتی تھیں جس کی وجہ سے ادارہ کی شبیہ اور طلبہ کی پڑھائی متاثر ہورہی تھی۔ سوشل میڈیا پر ویڈیو دیکھنے کے بعد ملک بھر سے شکایات آرہی تھیں۔ جس کے بعد یہ فیصلہ لیا گیا۔ مہتمم دارالعلوم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے کہا کہ دارالعلوم میں خواتین کے داخلے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ خواتین کی بڑی تعداد یہاں آکر ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کررہی تھی۔ جس کی وجہ سے ادارہ کی شبیہ خراب ہورہی تھی۔ دارالعلوم دیوبند ایک دینی تعلیمی ادارہ ہے اسلئے یہاں اس طرح کی سرگرمیاں غیر مناسب ہیں، اس کے ساتھ ہی طلبہ کی پڑھائی بھی متاثر ہونے لگی تھی، طلبہ کی طرف سے اس کی کئی بار شکایت بھی کی جاچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ پابندی لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ واضح ہو کہ گزشتہ 15 مئی 2024 کو دارالعلوم انتظامیہ نے ادارہ میں خواتین کے داخلہ پر پابندی لگادی تھی اور 21 اکتوبر 2024 کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے بعد خواتین کو ادارہ میں داخلہ کی مشروط اجازت دیتے ہوئے انٹری کارڈ (VISITOR PASS) جاری کردئے تھے۔ دفتر اہتمام کے انچارج مفتی ریحان قاسمی نے بتایا کہ ادارہ میں داخلہ کی مشروط اجازت اور فوٹو گرافی و ویڈیو گرافی پر پابندی کے باوجود دارالعلوم دیوبند میں روزانہ بڑی تعداد میں خواتین آکر ریل (ویڈیو) بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کررہی تھیں جس کے سبب ادارہ کی شبیہ متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تعلیم بھی متاثر ہورہی تھی اور ملک بھر سے اس پر اعتراضات کئے جارہے تھے۔ جس کے بعد انتظامیہ نے ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے ادارہ میں خواتین کے داخلہ پر ایک مرتبہ پھر پابندی عائد کردی ہے۔

خواتین کی دینی تعلیم اور اصلاح پر زور دیں! علماء کرام

سہارنپور 30 جولائی (احمد رضا) ہمارے بزرگ علماء کرام کا صاف کہنا ہے کہ ملت اسلامیہ کو مضبوط اور خود مختار بنانے کے لئے تعلیم اور اصلاح اشد ضروری ہو گئی ہے اپنی نسلوں کی شاندار کامیابی کے لئے تعلیم اور اصلاح پر زور دیا جائے! ملی تعلیمی ٹرسٹ کی شوریٰ کی سالانہ میٹنگ جامعۃ الطیبات سہارنپور میں منعقد ہوئی جس کی صدارت ٹرسٹ کے اہم رکن حضرت الحاج شاہ عتیق احمد صاحب جانشین خانقاہ رحیمیہ رائپور نے فرمائی ملی تعلیمی ٹرسٹ کی اس سالانہ میٹنگ میں ٹرسٹ کے صدر حضرت مولانا وصی اللہ خانصاحب (آرزو میاں) جلال آباد، ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری حضرت مولانا محمد یعقوب بلندشہری، ٹرسٹ کے خزانچی حافظ مظفر علی انصاری (سی اے)، حضرت مفتی عبدالحسیب صاحب صدر مفتی مظاہر علوم وقف رکن ٹرسٹ، حضرت مولانا عبدالرحمان مظاہری گلاؤٹھی بلندشہر رکن ٹرسٹ، حاجی محمد یونس صاحب دہلی رکن ٹرسٹ، مفتی محمد اشرف اعظمی استاد حدیث مظاہر علوم وقف، ماسٹر محمد نظام صاحب مینیجر گرین لینڈ اسکول وغیرہ حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع پر ملی تعلیمی ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری و جامعۃ الطیبات کے ناظم حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی جس پر سبھی ارکان نے اطمینان کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں مدرسین و ملازمین اور معلمات کی تنخواہوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے سبھی کی تنخواہوں میں ایک ایک ہزار روپے کا اضافہ کیا گیا۔ تعلیمی شعبہ جات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسکول کالج سے پڑھکر آنے والی طالبات کے لئے ایک 2 سالہ دینیات کا نصاب ترتیب دیا گیا جس سے طالبات کو ضروری مسائل اور اہم دینی معلومات کم وقت میں حاصل ہو سکے میٹنگ میں ٹرسٹ کے ممبران کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کرتے ہوئے جو ممبران انتقال فرما گئے یا جنہوں نے ٹرسٹ کی رکنیت سے علیحدگی اختیار کرلی ان کی جگہ کو پر کرتے ہوئے نئے ممبران کا انتخاب کیا گیا اس موقع پر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری و جامعۃ الطیبات کے ناظم مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے تعلیمی شعبہ جات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ جامعۃ الطیبات میں عصری تعلیم دسویں اور بارہویں کلاس کو باضابطہ پڑھانے کے لیے جمعیت اوپن اسکول کا سینٹر قائم کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے جامعہ میں دسویں اور بارہویں کلاس کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر سینٹر کا قیام اور انگلش اسپیکنگ کورس بھی شروع کیا جارہا ہے میٹنگ میں ان تعلیمی شعبہ جات کو چلانے کی منظوری لے لی گئی ہے میٹنگ میں جامعہ کے مالی استحکام کو مضبوط کرنے اور جامعہ میں بچیوں کے زیادہ سے زیادہ داخلہ کرانے کی تحریک چلانے کے ساتھ ساتھ دیگر امور پر بھی تبادلہ خیال ہوا میٹنگ کا آغاز جامعہ کے استاد مولانا محمد ذاکر مظاہری کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور میٹنگ کا اختتام گلاؤٹھی بلند شہر سے تشریف لائے حضرت مولانا عبدالرحمان مظاہری خلیفہ فقیہ الاسلام حضرت مفتی مظفر حسین صاحبؒ کی رقت آمیز دعا پر ہوا میٹنگ کے دیگر شرکاء میں جامعہ کے استاد حدیث مفتی مجیب الرحمن مظاہری مولانا مسعود الظفر مظاہری مولانا مسعود الظفر مظاہری مولانا محمود الظفر ندوی قاری شاہ جہاں قاری عبدالسبحان رحمانی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں مولانا محمد یعقوب بلندشہری نے بھی شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا!

موجودہ وقت میں موٹے اناج کو بنائیں اپنی خوراک کا حصہ: چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اشونی کمار مشرا

امروہہ (ڈاکٹر مہتاب امروہوی) چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اشونی کمار مشرا نے کہا کہ موجودہ وقت میں موٹے اناج کو اپنی خوراک کا حصہ بنائیں۔ آج کل مختلف قسم کی بیماریاں جیسے ذیابیطس، بلڈ پریشر، کولیسٹرول وغیرہ کا اضافہ ہوا ہے کھانے کی غلط عادات اور غلط روٹین کی وجہ سے پیدا ہورہی بیماریوں کو شکست دی جاسکتی ہے اس لیے جسمانی مشقت اور متوازن غذا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسانوں کو زیادہ سے زیادہ موٹے اناجوں کی کھیتی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کو موٹے اناج مل سکیں سی ڈی او نے مزید کہا کہ موٹے اناجوں سے انسانی جسم کی قوت مدافعت بڑھتی ہے نیشنل ہائی وے پر واقعے برڈھن پورڈائٹ میں منگل کے روز منعقدہ زرعی نمائش اور میلے کے موقعے پر منعقد جلسے کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا لوگوں کو اس سلسلے میں بیدار کرنے کی ضرورت ہے پروگرام کا افتتاح اور مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ڈائیٹ کی پرنسپل/ڈپٹی ایجوکیشن ڈائریکٹر شاہین نے کہا کہ زرعی نمائش/فیسٹیول اپنے ثقافتی ورثے کو محفوظ رکھنے کے لیے حکومت کی ایک بڑی کوشش ہے۔ یہ نمائش بچوں کو مادر وطن سے جوڑنے کی ایک کوشش ہے۔ مہمان خصوصی چیف ویٹرنری آفیسر ابھادت نے جانوروں کے کاٹنے سے ہونے والی مختلف بیماریوں اور احتیاطی تدابیر کے بارے میں خطاب کیا۔ بچوں کو ماحول کے تحفظ کی ترغیب بھی دی۔ ضلع ہارٹیکلچر آفیسر اونیش کمار سریواستو نے بھی زرعی نمائش/میلے سے خطاب کیا اور نصاب میں زرعی سرگرمیوں کو فروغ دینے پر زور دیا۔ ضلع اسکول انسپکٹر پرویش کمار نے بھی نمائش/میلے کے اسٹالز کا معائنہ کیا اور اساتذہ اور طلباء سے بات چیت کرتے ہوئے انہیں تعلیم کے معیار کو بڑھانے اور طلباء میں زرعی صلاحیتوں کو فروغ دینے کی ترغیب دی۔ میڈیا انچارج ڈاکٹر کندن سنگھ نے کہا کہ نمائش/میلے میں امروہہ ضلع کے چھ ترقیاتی بلاکس نے اپنے اسٹالز پر زراعت سے متعلق مختلف ماڈلز اور اشیاء کی نمائش کی۔ زرعی نمائش/میلے میں کونسل اسکولوں کے اساتذہ، طلباء اور ڈائیٹ ٹرینیز نے شرکت کی اور موٹے اناج کی اہمیت، دواؤں کے پودوں کی اہمیت، موٹے اناج سے تیار کردہ پکوان، بیج بنک، مٹی کی اقسام، آبپاشی کے جدید ذرائع، گوبر گیس، نامیاتی کاشتکاری کی اہمیت وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ ترقیاتی بلاکس میں پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے اسٹالز کا اعلان کل کیا جائے گا۔ پہلے دن کا اختتام پرنسپل شاہین کے خطاب سے ہوا۔ پروگرام کا انتظام روی یادو، دیپک کمار، پونم رانی نے کیا۔ شریاس یادو نے نظامت کے فرائض انجام دے جبکہ راما شنکر، ڈاکٹر کندن سنگھ اور نشو چودھری جیوری میں تھے اس موقعے پر اروند کمار، جتیندر کمار، راہل جہاں، سیما کشی دیگر انتظامات میں اہم کردار ادا کیا جبکہ موہت شرما، روپ سنگھ، رگھو سنگھ، دیش راج، لوکندر سنگھ، ستی دت، شیوا رانی اور اندروتی سمیت عملے کے بھی ممبران موجود تھے۔

پولیس نے منشیات اسمگلر کو چرس کے ساتھ گرفتار کیا

دیوبند 30 جولائی (فیروز خان) تھانہ انچارج دیوبند دھرمیندر سونکر کی قیادت میں منشیات کے کاروبار کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت پولیس نے منشیات اسمگلر کو چرس کے ساتھ گرفتار کرکے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ملزم کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی ہے اور اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ دیوبند کوتوالی انچارج دھرمندر سونکر نے بتایا کہ اترا کھنڈ کے ضلع ہردوار تھانہ بھگوان پور کے گاؤں رائے پور کے رہنے والے جان عالم ولد شمیم کو ہائیوے پر واقع پیٹرول پمپ کے نزدیک آم کے باغ کے سامنے نئی کالونی سے مخبر کی اطلاع پر گرفتار کیا گیا ہے جس کے قبضے سے 10 گرام چرس برآمد ہوئی ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم کو عدالت میں پیش کردیا۔ جہاں سے اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ علاقے میں منشیات کے کاروبار کے خلاف مہم مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔ منشیات اسمگلروں کو پکڑنے کے لئے ایک ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے۔

اے ایم یو کے ویمنس پولی ٹیکنک میں طالبات کے لئے اورینٹیشن پروگرام

علی گڑھ، 30 جولائی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے ویمنس پولی ٹیکنک میں تعلیمی سال 2025-26 کے ڈپلوما انجینئرنگ پہلے سمسٹر کی طالبات کے خیرمقدم کے لیے ایک دو روزہ اورینٹیشن پروگرام منعقد کیا گیا، جس کے ذریعہ طالبات کو اے ایم یو کے تعلیمی ماحول، ادارہ جاتی اقدار اور دستیاب وسائل اور سہولیات سے روشناس کرایا گیا۔ پروگرام کا آغاز ویمنس پولی ٹیکنک کی پرنسپل ڈاکٹر سلمیٰ شاہین کے استقبالیہ خطاب سے ہوا۔ انھوں نے طالبات کو نظم وضبط اور محنت و دیانت داری سے اپنا تعلیمی سفر جاری رکھنے کی تلقین کی۔ پروفیسر وبھا شرما، ممبر انچارج، دفتر رابطہ عامہ، اے ایم یو نے طالبات کو یونیورسٹی کی عظیم وراثت اور بانیٔ درسگاہ سر سید احمد خاں کے بصیرت افروز نظریات سے متعارف کرایا۔ انہوں نے طالبات اور اساتذہ کو خلوص اور مقصدیت کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی ترغیب دی۔ یونیورسٹی کے پراکٹر پروفیسر محمد وسیم علی اور اسسٹنٹ ڈی ایس ڈبلیو ڈاکٹر شمس تبریز خاں نے بھی طالبات سے خطاب کرتے ہوئے یونیورسٹی کی جانب سے ہر طرح کا تعاون و تحفظ فراہم کرنے کا عزم دوہرایا۔ یونیورسٹی پولی ٹیکنک (بوائز) کے پرنسپل پروفیسر مجیب احمد انصاری نے کلاسیز میں حاضری کی اہمیت پر زور دیا، جبکہ بی بی فاطمہ ہال کی پرووسٹ، پروفیسر شرمین خان نے رہائشی ماحول، طلبہ وطالبات کی فلاح و بہبود، متوازن غذائیت اور ذہنی سکون کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ مختلف شعبہ جات کے انچارجوں نے طالبات کو ان کے متعلقہ برانچز اور دستیاب سہولیات سے روشناس کرایا۔ اس کے علاوہ ایک سیشن میں جناب طارق احمد نے نصاب سے متعلق معلومات فراہم کیں، جبکہ ڈاکٹر شہنواز الدین نے اکیڈمک آرڈیننس پر لیکچر دیا، جس میں درجات میں حاضری، امتحانات اور طرز عمل سے متعلق ضوابط کی وضاحت کی گئی۔ آخر میں ایک انٹرایکٹیو سیشن ہوا، جس میں ڈاکٹر طارق اقتدار خان، محترمہ اقرا سلیم، اور ڈاکٹر صہیب مسعود نے طالبات کے سوالوں کے جواب دیے اور ایک خوشگوار تعلیمی سفر کے آغاز کے لیے رہنمائی فراہم کی۔ پروگرام کی نظامت مس عمرہ مریم نے کی۔

بھائلہ روڑ پر واقع ریلوے پھاٹک کو گاڑیوں کی آمدورفت کے لئے کھولے جانے کا مطالبہ

دیوبند 30 جولائی (فیروز خان) نگر پالیکا پریشد دیوبند کے وارڈ ممبران نے وارڈ نمبر 17 پٹھانپورہ کے وارڈ ممبر واجد ملک کی سربراہی میں ایس ڈی ایم دفتر پہنچ کر ایس ڈی ایم سے ملاقات کی اور انہیں ایک میمورنڈم سونپا۔ ایس ڈی ایم دیوبند یوراج سنگھ کو سونپے گئے میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ 4 دنوں سے بھائلہ روڑ پر واقع ریلوے پھاٹک کو مکمل طور پر بند کردیا گیا ہے، جس کے سبب گاؤں سے شہر آنے والے لوگوں کو شہر سے اپنے کھیتوں کی جانب جانے والے کسانوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، ساتھ ہی بھائلہ روڑ کے دوکانداروں کا کام بھی متاثر ہوا ہے، میمورنڈم میں بتایا گیا ہے کہ پہلے دو پہیہ گاڑیوں کے آنے جانے کا راستہ کھلا ہوا تھا لیکن اب محکمہ ریل نے مذکورہ راستہ کو مکمل طور پر بند کردیا ہے جس کے نتیجہ میں لوگوں کو رکھنڈی ریلوے پھاٹک اور قاسم پورہ ریلوے پھاٹک سے ہوکر گزرنا پڑ رہا ہے جس سے ان کا وقت اور پیسہ برباد ہورہا ہے، میمورنڈم میں بھائلہ ریلوے پھاٹک پر کم از کم دو پہیہ گاڑیوں کی آمدرفت کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ میمورنڈم دینے والوں میں وارڈ ممبران شرافت ملک، اوصاف صدیقی، شاہد حسن، اختر انصاری اور لیاقت وغیرہ شامل تھے۔

پیغام امن کمیٹی نے ڈی ایم کو پیش کیا اعزاز

امروہہ: آئی اے ایس ندھی گپتا وتس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امروہہ کو پیغام امن کمیٹی امروہہ نے امروہہ کو اسمارٹ سٹی قرار دینے میں ان کی نمایاں خدمات کے لیے اعزاز سے نوازا۔ کمیٹی کا ایک وفد چیئرمین منصور احمد ایڈوکیٹ کی قیادت میں ضلع مجسٹریٹ امروہہ کے دفتر پہنچا اور محترمہ ندھی گپتا وتس کو گلدستہ اور یادگاری تحفہ پیش کیا اور ان کی خدمات کی پزیرائی کی۔ یہ اعزاز پیغام امن کمیٹی امروہہ کے زیر اہتمام منعقدہ شہری اعزازی تقریب کے دوران دیا جانا تھا، لیکن ضلع مجسٹریٹ کانور یاترا کے انتظامات میں مصروف ہونے کی وجہ سے تقریب میں شرکت نہیں کرسکی۔ تقریب میں محترمہ ششی جین صاحبہ اور ڈپٹی میونسپل کمشنر ڈاکٹر برجیش کمار کو بھی اعزاز سے نوازا گیا تھا۔ وفد میں خصوصی طور سے منصور احمد ایڈوکیٹ، صدر حاجی خورشید انور، جنرل سکریٹری فیض عالم رائنی، اکرام حسین زیدی، علی امام رضوی، فہیم شاہ نواز، ظفر شاہ خان، عالم خان، افسر بخش وغیرہ شامل تھے۔

یوپی پولیس کی من مانی؛ وارنٹ جاری ہونے کے بعد ملزم کی موت

بے قصور بھائی کو بھی بھیج دیا جیل، چوکی انچارج کو نوٹس

مرزاپور 30 جولائی (پی این ایس) پولیس کی لاپرواہی کے باعث ایک بے گناہ کو 2 دن جیل میں رہنا پڑا۔ وہ پولیس کے سامنے التجا کرتا رہا کہ وہ بے قصور ہے لیکن پولیس نے اس کی فریاد نہیں سنی۔ 2016 میں عدالت نے ان کے بھائی کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کیا تھا۔ اس کے ایک سال بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ پولیس نے 9 سال بعد کیس میں کارروائی کرتے ہوئے اس کے بے گناہ بھائی کو سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔ متاثرہ کو اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے عدالت کا سہارا لینا پڑا۔ عدالت تھانہ علاقہ میں رسول گنج کے رہنے والے محمد سہیل خان کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کیا گیا۔ اس حوالے سے عدالت فرسٹ ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نے 30 جنوری 2016 کو ان کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کیا تھا۔ اس کے علاوہ ملکی پور کے رہنے والے ایک اور ملزم شہزادے کے خلاف بھی وارنٹ جاری کیے گئے۔ ایک سال بعد 30 مارچ 2017 کو سہیل کا انتقال ہوگیا۔ 9 سال بعد عدالتی حکم کی تعمیل میں عجلت میں تھانہ عدالت نے 26 جولائی 2025 کو سہیل کے بھائی شعیب احمد کو گرفتار کرلیا۔ شہزادے کو بھی پکڑا گیا۔ اس کے بعد دونوں کو جیل بھیج دیا گیا۔ شہزادے کے خلاف پولیس کی کارروائی ٹھیک تھی لیکن شعیب بغیر کسی جرم کے پھنس گیا۔ وہ پولیس کو بتاتا رہا کہ اس کے بھائی سہیل کے خلاف وارنٹ جاری ہوئے ہیں۔ وہ فوت ہو چکا ہے۔ اس کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی کوئی مجرمانہ تاریخ بھی نہیں ہے۔ اس کے خلاف ایک بھی مقدمہ درج نہیں ہے۔ اس کے باوجود پولیس نہیں مانی۔ سہیل کا اسپتال سے جاری کیا گیا ڈیتھ سرٹیفکیٹ بھی دکھایا گیا۔ اس کے بعد پہلے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ مرزاپور پلوی سنگھ نے 28 جولائی کو ان کی رہائی کا حکم دیا۔ اس کے علاوہ صہیب کو گرفتار کرنے والے نارائن پور چوکی انچارج اجے کمار مشرا کو بھی نوٹس جاری کر کے طلب کیا گیا ہے۔ معاملے میں سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سومن برما کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کی تحقیقات سی او چونڑ منجری راؤ کو سونپی گئی ہے۔ تحقیقاتی رپورٹ آنے کے بعد ضابطے کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے گی۔ ایس ایس پی نے سوشل میڈیا ایکس پر اس بارے میں ٹویٹ بھی کیا ہے۔

آب وہوا کے لئے پلاسٹک اور پولیتھین بیگ سب سے بڑا خطرہ

دیوبند 30 جولائی (فیروز خان) ایک درخت ماں کے نام مہم کے تحت دون ہلس اکیڈمی دیوبند میں مختلف انواع کے 100 سایہ دار درخت لگائے گئے۔ اس دوران اسکول کے چیئرمین ڈاکٹر پردیپ ورما نے کہا کہ ہری بھری زمین اور آب وہوا کیلئے پلاسٹک اور پولیتھین بیگ سب سے بڑا خطرہ ہیں، انہوں نے عالم انسانیت کی بقاء کی خاطر کرہ ارض کو محفوظ رکھنے کیلئے باہمی تعاون کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ شجرکاری کئے جانے کا مقصد طلبہ وطالبات میں ماحول کے تحفظ کے لئے شعور بیدار کرنا ہے، کیونکہ پوری دنیا کو اس وقت ماحولیاتی آلودگی کا سامنا ہے، انہوں نے آب وہوا اور زمین کی حفاظت سے متعلق حاضرین کو طور طریقہ بتائے اور پلاسٹک کے بیگ کے استعمال کی ممانعت کی اس موقع پر تروینی شگرمل دیوبند کے ایس آئی شیو کمار، ہمانشو، وجے کمار، دھیرج اور تنوراج سمیت اکیڈمی کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

فیکٹری کے مزدوروں کو چور سمجھ کر بے دردی پیٹا

امروہہ: 30 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے امروہہ ضلع کے گجرولا تھانہ علاقے کے گاؤں بھکین پور چھویا میں منگل کی رات گاؤں والوں نے چور ہونے کے شبہ میں تین نوجوانوں کو بے دردی سے پیٹا اور انکو لہولہان کردیا۔ پولس کی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ تینوں نوجوان قریبی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ وہ فیکٹری ورکرز ہیں۔ وہ کسی جرم میں ملوث نہیں تھے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں علاقے میں چوری کی مزید وارداتیں ہونے کی وجہ سے گاؤں والے رات کو چوکیداری کررہے ہیں۔ ہجوم نے انہیں چور سمجھ کر پیٹ دیا۔ پولیس نے زخمی نوجوانوں کو علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا۔

آدھار کارڈ سینٹرز کی تعداد میں اضافہ کئے جانے کا مطالبہ

دیوبند 30 جولائی (فیروز خان) دیوبند میں آدھار کارڈ کی خامی درست کرانے کے لئے لوگوں کو طویل انتظار کرنا پڑ رہا ہے، دیوبند کے مین ڈاک گھر میں ہی آدھار کارڈ بنانے اور خامی درست کرنے کا کام ہوتا ہے۔ دیوبند میں اکیلا سینٹر ہونے کی وجہ سے لوگوں کو گھنٹوں لائن میں لگ کر اپنی باری کا انتظار کرنا پڑتا ہے، ایک آدھار کو درست کرنے میں دس سے پندرہ منٹ کا وقت لگتا ہے اس طرح ایک دن میں تیس سے 35 لوگوں کا ہی نمبر آپاتا ہے، ساتھ ہی قریب دس دن کے بعد آدھار میں آئی گڑبڑی کو درست کیا جاتا ہے باوجود اس کے آدھار اپڈیٹ ہونے میں تقریباً 90 دن کا وقت لگ جاتا ہے، کئی مرتبہ آدھار کی خامی 90 دن میں بھی درست نہیں ہو پاتی ہے، علاقہ کے لوگوں نے انتظامیہ سے دیوبند میں آدھار کارڈ سینٹرز کی تعداد میں اضافہ کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

نوجوانوں کو جاب کریئٹر بنا رہی سی ایم یووا اسکیم: یوگی

نوجوانوں کو خود روزگار سے جوڑنے کے لیے 2751.82 کروڑ روپے کے قرضے تقسیم کیے گئے، ریاست بھر سے 5000 سے زیادہ نوجوانوں نے حصہ لیا

لکھنؤ:30جولائی(یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو وزیر اعلی یوا ادھمی وکاس مہم کے تحت چلنے والے سی ایم یووا یوجنا کو ریاست کے لاکھوں نوجوانوں کے لئے سوروزگار سے بااختیاری تک کے سفر کا ذریعہ بتایا۔لکھنؤ میں سی ایم یووا کنکلیو اور ایکسپو-2025 کے آغاز کے موقع پر انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت اب تک 68,000 سے زیادہ نوجوانوں کو 2751 کروڑ روپے کے سود سے پاک اور ضمانت کے بغیر قرضے فراہم کیے گئے ہیں۔اسکیم کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے 10 فیصد مارجن منی کی سہولت بھی فراہم کی جا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ یوپی کے نوجوانوں میں لامحدود صلاحیت ہے۔سی ایم یووا ان نوجوانوں کو پلیٹ فارم اور رہنمائی فراہم کر رہا ہے، تاکہ ان کا مستقبل روشن ہو سکے۔وزیر اعلی نے ہدایت دی کہ ہر ضلع سے کم از کم 50 نوجوانوں کو اس نمائش کو دکھایا جائے تاکہ وہ اسکیموں، اسٹارٹ اپ کے وسائل اور مارکیٹ تک رسائی کے بارے میں درست معلومات حاصل کر سکیں۔اس موقع پر، وزیر اعلی نے فرنچائزی کاروبار کے برانڈز/مشینری کی نمائش، پہیوں کے کاروبار اور دیگر اختراعی کاروباروں کی نمائش کا افتتاح کیا اور مشینری سپلائرز پورٹل یوپی مارٹ٭ کا بھی آغاز کیا۔اس دوران وزیر اعلی کی موجودگی میں 17 ایم او یوز پر دستخط بھی ہوئے۔وزیر اعلی نے کہا کہ سی ایم یووا یوجنا کی سب سے بڑی خصوصیت اس کا سود سے پاک اور ضمانت سے پاک ڈھانچہ ہے۔وزیر اعلی نے کہا کہ سرمائے کی کمی، تربیت کی کمی اور رہنمائی کے تمام مسائل اس اسکیم کے ذریعے حل ہو گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک اسکیم نہیں ہے، یہ ایک تحریک ہے۔ یہ ہر نوجوان کے لیے ایک موقع ہے جس کے پاس خواب ہے لیکن کوئی ذریعہ نہیں ہے۔اسٹیج پر اپنی کامیابی کی کہانیاں سنانے والے نوجوانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان تمام لوگوں کی کہانیوں میں ایک مماثلت ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے جو خواب دیکھا تھا اسے حکومت نے سی ایم یووا یوجنا کے ذریعے پورا کیا۔سی ایم یووا ادمی اسکیم نے سرمائے کی کمی کو دور کیا، تربیت کا مسئلہ حل کیا اور نوجوانوں کے خود انحصاری کے مشن کو حقیقت تک پہنچایا۔بہت سے نوجوان مختلف شعبوں میں اس اسکیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ آج ہمارے ادارے ایک طرح سے جزیرے٭ بن گئے ہیں، جن کا سماج اور اسکیموں سے تعلق ٹوٹ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب معلومات نہیں ہوتیں تو نوجوان غلط اسکیموں میں پھنس جاتے ہیں۔وہ قرض کے بوجھ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ہجرت کے سوا کوئی چارہ نہیں بچتا۔لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔سی ایم یووا یوجنا نوجوانوں کو نہ صرف خود روزگار کی طرف ترغیب دے رہی ہے بلکہ انہیں "جاب سیکر سے جاب کریئٹر" بھی بنا رہی ہے۔سی ایم یوگی نے کہا کہ اتر پردیش کی دستکاری، کانچ اور ایم ایس ایم ای صنعت کو بحال کرنے کے لیے کئی اسکیمیں شروع کی گئی ہیں۔ آج، اتر پردیش میں کوئی بھی نیا کاروبار شروع کرنے کے لیے پہلے 1000 دنوں کے لیے لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ 5 لاکھ روپے کا انشورنس کور بھی دیا جا رہا ہے۔وزیر اعلی نے کہا کہ جب 2017 میں اتر پردیش میں بی جے پی کی حکومت بنی تھی تو وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں تیار کیے گئے لوک کلیان سنکلپ پترا میں وعدہ کیا گیا تھا کہ روایتی صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے ایک خصوصی اسکیم لائی جائے گی۔حکومت کے قیام کے بعد ریاست بھر میں ایک مطالعہ کیا گیا اور معلوم ہوا کہ ہر ضلع میں کوئی نہ کوئی روایتی صنعت ہے لیکن بدعنوانی، انارکی اور نقل مکانی کی وجہ سے یہ شعبہ تقریباً دم توڑ چکا ہے۔ اس چیلنج کو ایک موقع میں بدلتے ہوئے، حکومت نے 2018 میں ایک ضلع ایک پروڈکٹ٭ (ODOP) اسکیم شروع کی۔ آج یہ اسکیم ملک میں ایک برانڈ بن چکی ہے اور اس نے اتر پردیش کی برآمدات کو 86,000 کروڑ روپے سے بڑھا کر 2 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کر دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پہلے چینی اشیاء تہواروں کے موقع پر مارکیٹوں پر چھائی رہتی تھیں لیکن آج مقامی مصنوعات اور او ڈی او پی گفٹ ہر گھر پہنچ رہے ہیں۔مقامی دستکار، کاروباری اور دستکاری براہ راست مستفید ہو رہے ہیں۔اس کے ساتھ ہی 2019 میں وشوکرما شرم سمان یوجنا شروع کی گئی تھی، جس کے تحت روایتی کاریگروں کو تربیت، ٹول کٹس اور احترام دیا جا رہا ہے۔سی ایم یوگی نے واضح کیا کہ جو سماج اپنے دستکاروں کی عزت نہیں کرتا اس کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا۔یوگی نے کہا کہ 25 سے 29 ستمبر 2025 تک انڈیا ایکسپو سینٹر، نوئیڈا میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی تجارتی شو میں اتر پردیش کی مصنوعات کو بھی دکھایا جائے گا۔وہاں پر بائر۔سیلر میٹ ہوگی ہے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یوپی میں اس طرح کی چیزوں کا پروڈکشن ہوتا ہے۔پہلے سال اس میں چار لاکھ اور دوسرے سال پانچ لاکھ لوگوں نے حصہ لیا۔یہ اتر پردیش کی صلاحیت کے لیے ایک بہت بڑا پلیٹ فارم بن گیا ہے۔یہ ریاست کے لوکل ٹو گلوبل وژن کو آگے بڑھانے کا ایک طاقتور پلیٹ فارم ہے۔

اس موقع پر ایم ایس ایم ای کے وزیر راکیش سچن، چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ، ایڈیشنل چیف سکریٹری آلوک کمار، کئی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر اور دیگر معززین موجود تھے۔

کچھ لوگوں کے لئے پریوار واد ہی ترجیح: یوگی

لکھنؤ:30 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو لکھنؤ میں منعقدہ یوا کانکلیو میں مکھیہ منتری یوا ادھمی مہم کا آغاز کیا۔اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اس مہم کا مقصد نوجوانوں کو صنعت سے جوڑنا ہے لیکن کچھ لوگوں کے لئے پریوار واد ہی ترجیح ہے۔یوگی نے کہا کہ سال 2017 کے پہلے یوپی کا بازار تیوہاروں پر چین کے سامان سے بھرا ہوا رہتا تھا۔آج چین کی مصنوعات سے زیادہ اوڈی او پی (ایک ضلع ایک پروڈکٹ) کے مصنوعات فروخت ہو رہے ہیں۔پہلے بھی ریاست میں اوڈی او پی بڑے پیمانے پر تھے لیکن تب اس وقت کی حکومتیں نہیں سمجھ سکیں کیوں کہ ان کے لئے کنبہ پروری ہی سب سے اوپر تھا۔انہوں نے اپوزیشن کو نشانے پر لیتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ لگا تار ریاست کے ایم ایس ایم ای مصنوعات کو بند کرنے کی سازش کا حصہ بن گئے تھے لیکن اب حکومت نوجوانوں کو صنعت کار بننے کے لئے مدد کر رہی ہے۔

وزیر نریندر کشیپ نے پسماندہ طبقات کو بااختیار بنانے کیلئے حکومت کے عزم کو دہرایا

لکھنؤ، 30 جولائی۔حکومت ہند کے قومی پسماندہ طبقات کمیشن کے چیئرمین ہنسراج گنگارام اہیر کی صدارت میں بدھ کو لکھنؤ کے وی وی آئی پی گیسٹ ہاؤس میں ایک ریاستی سطح کی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔اس میٹنگ میں کمیشن کے رکن بھون بھوشن کمل اور سکریٹری جیتا راجیو لوچن بھی موجود تھے۔اتر پردیش حکومت کی جانب سے پسماندہ طبقات کی بہبود اور معذوروں کو بااختیار بنانے کے ریاستی وزیر (آزاد چارج) نریندر کشیپ، اتر پردیش پسماندہ طبقات کمیشن کے چیئرمین راجیش ورما، پسماندہ طبقات کی بہبود کے محکمے کے پرنسپل سکریٹری سبھاش چندر شرما اور ڈائریکٹر پسماندہ طبقات کی بہبود محکمہ ڈاکٹر وندنا ورما کے ساتھ محکمہ کے افسران موجود تھے۔ میٹنگ کا مقصد پسماندہ طبقے کی بہبود کی اسکیموں اور پالیسیوں کا جائزہ لینا اور ریاست اور مرکز کے درمیان تال میل قائم کر کے مستقبل کی سمت طے کرنا تھا۔میٹنگ کے آغاز میں اتر پردیش پسماندہ طبقات کمیشن کی مختصر تاریخ، اس کے قیام کا پس منظر اور کمیشن کے کاموں کا عمومی تعارف پیش کیا گیا۔اس کے بعد کمیشن کی طرف سے پسماندہ طبقات کے مفاد میں کیا جا رہا ہے اور اسے آئینی دائرہ کار میں حاصل اختیارات کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی۔ واضح کیا گیا کہ کمیشن نہ صرف شکایات کے حل میں فعال کردار ادا کر رہا ہے بلکہ پالیسی تجاویز اور تحقیقی کام کے ذریعے سماجی انصاف کو یقینی بنانے کے لیے بھی کام کر رہا ہے۔کمیشن کے تنظیمی ڈھانچے، کام کاج، منظور شدہ اور خالی آسامیوں کی حیثیت، عملے کی دستیابی اور کام کے بوجھ کا تکنیکی تجزیہ بھی پیش کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی کمیشن کے پاس دستیاب بجٹ، مالیاتی انتظامات کا استعمال، آنے والی ضروریات اور ریاستی حکومت سے متوقع تعاون جیسے موضوعات پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔میٹنگ میں کمیشن کی طرف سے ریاستی سطح پر پسماندہ طبقات کی بہتری کے لیے اب تک کیے گئے بڑے کاموں کی تفصیلات پیش کی گئیں، جن میں پسماندہ طبقات کی ذاتوں کی شناخت، ذات کے نظام الاوقات کو اپ ڈیٹ کرنا، سماجی و اقتصادی حیثیت کا جائزہ، علاقے کے لحاظ سے مطالعہ اور مرکزی حکومت کو بھیجی گئی سفارشات شامل تھیں۔ ریاست اتر پردیش کے پسماندہ طبقات اور اس سے متعلقہ ذاتوں/ذیلی ذاتوں/کنبوں کی فہرست کی تفصیلی وضاحت بھی پیش کی گئی جو کہ ابھی تک حکومت ہند کی مرکزی فہرست میں شامل نہیں ہیں۔کمیشن نے اس سمت میں ضروری کارروائی کو یقینی بنانے اور ریاستی حکومت سے موصولہ تجاویز کی بنیاد پر سفارشات بھیجنے کے عمل پر تبادلہ خیال کیا۔وزیر نریندر کشیپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اتر پردیش حکومت پسماندہ طبقے کے سماج کو بااختیار بنانے کے لیے پابند عہد ہے اور اس سمت میں مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔انہوں نے کمیشن سے درخواست کی کہ وہ جلد از جلد مرکزی فہرست میں شامل ہونے سے محروم ذاتوں کو شامل کرنے کے لیے اپنی سفارش بھیجے۔اتر پردیش پسماندہ طبقات کمیشن کے چیئرمین راجیش ورما نے ریاست میں کئے جانے والے مختلف مطالعات، سروے اور عوامی سماعتوں کے عمل کے بارے میں جانکاری دی اور ریاستی اور مرکزی کمیشنوں کے درمیان مزید تال میل کی ضرورت پر زور دیا۔میٹنگ کے اختتام پر قومی پسماندہ طبقات کمیشن کے چیئرمین ہنس راج گنگارام اہیر نے اتر پردیش حکومت کی طرف سے پسماندہ طبقات کے مفاد میں اٹھائے گئے اقدامات کی تعریف کی۔انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے اقدامات دیگر ریاستوں کے لیے ایک مثال بن سکتے ہیں اور کمیشن ریاست کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔کمیشن کی طرف سے جمع کیے گئے تمام نکات کو دستاویزی شکل میں مرتب کر کے حکومت ہند کو پیش کیا جائے گا اور ریاستی حکومت سے موصول ہونے والی تجاویز کو بھی بروقت عمل آوری کے لیے ذہن میں رکھا جائے گا۔

سنٹر میں یوپی کیڈر کے آئی پی ایس افسران کا دبدبہ

لکھنؤ:30 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کیڈر کے پانچ آئی پی ایس افسران اس وقت سنٹر میں پانچ اہم سنٹرل فورسز کی کمان سنبھال رہے ہیں۔ایسا موقع کئی سالوں بعد آیا ہے جب یوپی کے پانچ آئی پی ایس سنٹر میں اہم سنٹرل فورسز کے سربراہ بنے ہیں جبکہ کچھ دیگر آئی پی ایس افسران کے ڈیپوٹیشن کی منظوری بھی مل چکی ہے جو جلد ہی اپنی نئی ذمہ دار سنبھالیں گے۔مرکزی حکومت کی طرف سے جاری کردہ فہرست کے مطابق یوپی کیڈر کے پانچ آئی پی ایس افسران کو مرکز میں ڈی جی رینک پر شامل کیا گیا ہے۔ان میں لکھنؤ کے اے ڈی جی زون سوجیت پانڈے، کانپور پولیس کمشنر اکھل کمار، اے ڈی جی ریلوے پرکاش ڈی کو مرکز میں ڈی جی رینک میں شامل کیا گیا ہے۔سوجیت پانڈے کو مرکز میں اسپیشل ڈائرکٹر سی بی آئی بنائے جانے کا امکان ہے جبکہ اکھل کمار کا وزارت خارجہ جانا یقینی سمجھا جا رہا ہے۔یوپی حکومت سے این او سی ملتے ہی دونوں افسران مرکزی ڈیپوٹیشن پر جائیں گے۔اس سے پہلے، اتر پردیش کیڈر کے 1993 بیچ کے آئی پی ایس افسر سنجے سنگھل کو سشاستر سیما بال (SSB) کا نیا ڈائریکٹر جنرل بنایا گیا ہے۔ نئے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر ان کی تقرری کے ساتھ ہی وہ اہم مرکزی فورس کی قیادت کرنے والے یوپی آئی پی ایس کیڈر کے پانچویں افسر بن گئے ہیں۔درحقیقت، سنجے سنگھل سے پہلے، نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر صفی احسان رضوی، بارڈر سیکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر دلجیت چودھری، الوک شرما اسپیشل سیکیورٹی گروپ (ایس پی جی) کے ڈائریکٹر جنرل، پیوش آنند نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف) کے ڈائریکٹر جنرل اور ایس ایس بی کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر سنجے سنگھل شامل ہیں۔کابینہ کی تقرری کمیٹی (اے سی سی) نے منگل کو سنگھل کی ترقی کو منظوری دے دی ہے۔ فی الحال بی ایس ایف میں خصوصی ڈائریکٹر جنرل کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ 31 اگست کو ڈائریکٹر جنرل امرت موہن پرساد کی ریٹائرمنٹ کے بعد یکم ستمبر کو عہدہ سنبھالنے والے ہیں۔ سنگھل 31 دسمبر 2028 کو اپنی ریٹائرمنٹ تک یا اگلے احکامات تک اس عہدے پر فائز رہیں گے۔اتر پردیش پولیس کے سابق ڈائریکٹر جنرل وکرم سنگھ کے مطابق، یہ نہ صرف ریاست کے لیے بلکہ پوری انڈین پولیس سروس کے لیے انتہائی فخر کا لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی سالوں کے بعد ایک ہی کیڈر کے پانچ آئی پی ایس افسران کو مرکزی نیم فوجی اور خصوصی دستوں کی قیادت سونپی گئی ہے۔یہ اتر پردیش کیڈر کی صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔سنجے سنگھل نے دیانتداری، انتظامی مہارت اور آپریشنل مہارت کے لیے شہرت حاصل کی۔وہ پولیس کے قوانین اور قومی سلامتی کے ڈھانچے کے بارے میں اپنی گہری سمجھ کے لیے جانے جاتے ہیں۔2008 اور 2015 کے درمیان، انہوں نے بطور ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور بعد میں انڈو تبت بارڈر پولیس (آئی ٹی بی پی) میں انسپکٹر جنرل کے طور پر نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔

میں تنظیم کی توقعات پر پورا اتروں گا: افضل انصاری

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے افضل انصاری کو اتر پردیش کا انچارج مقرر کیا

سلطان پور۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ (AIPMM) کے نومنتخب صوبائی انچارج افضل انصاری کا ان کے آبائی ضلع سلطان پور میں تنظیم کے ارکان نے پرجوش خیر مقدم کیا اور اس موقع پر ایک مختصر ریلی کا بھی اہتمام کیا گیا۔واضح رہے کہ 26 جولائی 2025 کو جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی میں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے افضل انصاری کو اتر پردیش کا انچارج مقرر کیا تھا۔اس موقع پر افضل انصاری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا: "میں معزز قومی صدر جناب پرویز حنیف اور چیف ایگزیکٹیو آفیسر جناب محمد یونس کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا۔ میں دہلی میں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی جانب سے منعقدہ سیمینار ذات پر مبنی مردم شماری پسماندہ مسلم برادریوں کے لیے سماجی انصاف کا راستہ میں شرکت کے لیے گیا تھا، لیکن اعلیٰ قیادت نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے جو ذمہ داری مجھے دی، وہ میرے لیے باعثِ حیرت بھی ہے اور خوشی بھی۔ میں اس اعتماد پر ان کا شکرگزار ہوں۔ میری کوشش ہوگی کہ میں تنظیم کی توقعات پر پورا اتروں۔" انہوں نے مزید کہا: "آج پسماندہ مسلمانوں کی بات صرف بھارتیہ جنتا پارٹی کر رہی ہے۔ دیگر سیکولر جماعتیں، جو بڑی تعداد میں پسماندہ مسلمانوں کا ووٹ حاصل کرتی ہیں، وہ صرف مسلمانوں کے نام پر سیاست کرتی ہیں، پسماندہ کا نام لینے سے گھبراتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ووٹ ہمارا، اور ہمارا نام بھی لینے سے یہ پارٹیاں کتراتی ہیں۔ مگر اب ایسا نہیں چلے گا۔ میں آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے بینر تلے پسماندہ مسلمانوں کو بیدار کروں گا، انہیں ان کے حقوق سے آگاہ کروں گا اور ذمہ داری کا احساس دلاؤں گا۔" اس موقع پر ‌‌‌"ایودھیا منڈل کے صدر" نے کہا: "ہم تنظیم اور افضل انصاری کے ساتھ دل و جان سے جڑے ہیں۔ جہاں بھی ضرورت پڑی ہم حاضر رہیں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ افضل بھائی کو تنظیم نے اتر پردیش کا انچارج مقرر کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم افضل بھائی کے ساتھ مل کر پسماندہ سماج کے لوگوں کے لیے بھرپور کام کریں گے۔"

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے طاہر کو ریاستی صدر بنایا

لکھنؤ/نئی دہلی۔آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ (AIPMM) نے اتر پردیش یونٹ میں ایک اہم تنظیمی تبدیلی کرتے ہوئے حاجی طاہر انصاری کو ریاستی صدر اور افضل انصاری کو ریاستی انچارج کے عہدے پر نامزد کیا ہے۔یہ تقرری 26 جولائی 2025 کو نئی دہلی میں منعقدہ ایک عظیم الشان سیمینار کے دوران کی گئی، جس میں اتر پردیش حکومت کے اقلیتی بہبود کے وزیر دانش آزاد انصاری نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور دونوں رہنماؤں کو رسمی طور پر تقرری نامے پیش کیے۔

قومی صدر پرویز حنیف نے اس موقع پر کہا کہ حاجی طاہر انصاری اور افضل انصاری دونوں ہی تنظیم کے پرانے، مخلص اور سرگرم کارکن ہیں۔ انہوں نے برسوں سے پسماندہ سماج کی فلاح و بہبود اور تنظیم کی مضبوطی کے لیے زمینی سطح پر محنت کی ہے۔ان کی وفاداری، کارکردگی اور قیادت کی صلاحیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ اہم ذمہ داریاں انہیں سونپی گئی ہیں۔قومی صدر پرویز حنیف اور چیف ایگزیکٹیو آفیسر محمد یونس نے اس موقع پر دونوں عہدیداروں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ حاجی طاہر حسین اور افضل انصاری کی قیادت میں تنظیم اتر پردیش میں مزید مضبوط ہوگی اور پسماندہ سماج کے مسائل مؤثر انداز میں اٹھائے جائیں گے۔اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اُمید ہے کہ دونوں عہدیدار تنظیم کے بنیادی نظریات اور اصولوں کے مطابق کام کرتے ہوئے ریاست میں اتحاد، مکالمہ اور لگن کے ساتھ تنظیم کو نئی سمت عطا کریں گے۔

تنظیم کا بنیادی مقصد "پسماندہ مسلم سماج کی تعلیمی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی ترقی" کے لیے سرگرم عمل ہونا ہے۔یہ تقرریاں اسی مقصد کی جانب ایک منظم اور حکمتِ عملی پر مبنی قدم ہیں۔

کانگریس کا بی جے پی پر سیکورٹی میں ناکامی کا الزام

لکھنؤ:30 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کانگریس صدر اجے رائے نے مرکزی حکومت پر بڑے دہشت گردانہ حملوں کو روکنے میں ناکام رہنے اور نیشنل سیکورٹی کے معاملات میں غیر ملکی دباؤ کے آگے جھکنے کا الزام لگایا ہے۔رائے نے حال ہی میں میڈیا سے بات چیت میں کہا کہ حکومت انڈین ایئرلائنز کے طیارے کے اغوا، پلوامہ حملہ، پہلگام سانحہ اور پارلیمنٹ حملہ جیسے دہشت گردانہ حملوں کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔" اگر بی جے پی اتنی ہی قابل ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتی ہے تو وہ ان واقعات کو روکنے میں کیوں ناکام رہی؟ حکومت نے دہشت گرد مسعود اظہر کو بریانی کھلانے کے بعد رہا بھی کیا۔یہ ایسی چیز ہے جس کے لیے ملک کو انہیں جواب دہ ٹھہرانا چاہیے۔انہوں نے الزام لگایا کہ آپریشن سندور٭ کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تجارتی دباؤ کی وجہ سے روکا گیا۔انہوں نے کہا، "وزیر اعظم کو بتانا چاہیے کہ آپریشن کیوں روکا گیا، اگر حکومت الرٹ رہتی تو پہلگام جیسے حملوں کو روکا جا سکتا تھا۔" رائے نے دونوں ممالک کے درمیان پانی اور تجارتی تعلقات کی معطلی کے باوجود ہندوستان پاکستان کرکٹ میچوں کے جاری رہنے پر بھی تنقید کی۔یہ الزام لگاتے ہوئے کہ یہ میچ جوئے اور مالی مفادات سے چلتے ہیں، انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بیٹے اور بی سی سی آئی کے سکریٹری جے شاہ کے کردار پر سوال اٹھایا۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس میچ کو فوری طور پر منسوخ کیا جانا چاہیے۔قومی سلامتی کے معاملے پر رائے نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہندوستانی فوج کے غیر متزلزل عزم کی تعریف کی۔

اعظم گڑھ: معصوم بیٹے کے قاتل کو عمر قید

اعظم گڑھ:30 جولائی (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کی دیوانی عدالت کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جئے پرکاش پانڈے کی عدالت نے بیوی سے تنازع میں چھ سالہ بیٹے کے قتل کئے جانے کے معاملے میں سنوائی پوری کرنے کے بعد آج خاطی والد کو قید بامشقت عمر قید اور ایک لاکھ روپے مالی جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ کے مطابق استغاثہ کے مدعی ڈالی رستوگی کی شادی مادھوئی تھانہ اترولیا کے ساکن سنجے رستوگی عرف شانی رستوگی سے ہوئی تھی۔اچھے ازدواجی تعلقات نہ ہونے کی وجہ سے ڈالی گپتا اپنے مائیکے میں گاؤں بھدوا تھانہ اترولیہ میں اپنے ماموں کے گھر میں رہتی تھی۔ سنجے رستوگی کو شراب پینے کی بری عادت تھی۔اس کی وجہ سے آئے روز لڑائی ہوتی تھی۔

ریاست میں معذور افراد کے مطالبات کو لے کر اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے کارکنوں کا اسمبلی کے باہر احتجاج

لکھنؤ، 30 جولائی۔ریاست کے معذور افراد کے 26 مطالبات کے سلسلے میں آج اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سنگٹھن (معذور افراد سے متعلق) شعبہ کے چیئرمین جناب منیش پرساد سریواستو کی قیادت میں کارکنوں نے اسمبلی کے باہر زوردار مظاہرہ کیا۔اطلاع کے مطابق، اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سنگٹھن شعبہ کی جانب سے مجوزہ احتجاج کی پیشگی اطلاع ملنے پر انتظامیہ نے ایک دن قبل ہی شعبے کے عہدیداروں اور کارکنوں کو ان کے گھروں میں نظر بند کر دیا تھا۔ اس کے باوجود، جب کارکن اسمبلی پہنچ کر اپنا احتجاج درج کرانے لگے تو پولیس نے انہیں زبردستی روکنے کی کوشش کی۔مظاہرے میں شامل اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے سنگٹھن شعبے کے عہدیداروں اور کارکنوں کو پولیس نے سڑک سے گھسیٹ کر زبردستی بسوں میں بھر کر ایکو گارڈن میں قائم عارضی جیل پہنچایا۔ اس دوران کچھ کارکنوں کی بیساکھیاں اور وہیل چیئرز اسمبلی کے باہر ہی رہ گئیں، جس کی وجہ سے ایکو گارڈن میں معذور افراد کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے سنگٹھن شعبہ کے چیئرمین جناب منیش پرساد سریواستو نے کہا کہ معذور لکھپالوں کی بھرتی، معذور افراد کے لیے آیوشمان کارڈ، روزگار کے لیے چوراہوں پر دکانوں کی الاٹمنٹ، معذوری پنشن کو ماہانہ 5000 روپے کرنے اور معذور ایکٹ 2016 کے تحت ہر تھانے میں معذور افراد سے متعلق بورڈ نصب کیے جانے جیسے 26 مطالبات کو لے کر آج لوک بھون کے باہر مظاہرہ کیا جا رہا تھا، لیکن حکومت نے ہمارے کارکنوں کے ساتھ جو سلوک کیا وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ آئین ہر فرد کو اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے کا حق دیتا ہے، مگر بی جے پی کی آمرانہ حکومت پولیس کے ذریعے ہماری آواز کو دبانا چاہتی ہے۔انہوں نے کہا کہ مظاہرے کے دوران پولیس نے ہمارے کارکنوں کے ساتھ جس بے رحمی کا مظاہرہ کیا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت مکمل طور پر معذور مخالف ہے۔مظاہرے کے دوران شعبے کے نائب صدر جتیندر کمار ورما اور خاتون کارکنہ محترمہ الپنا کماری کو بھی پولیس نے سڑک سے زبردستی گھسیٹ کر گاڑی میں بٹھا کر ایکو گارڈن پہنچایا، جس دوران ان کی معذوری کی گاڑیاں اور بیساکھیاں اسمبلی کے باہر ہی رہ گئیں۔آج کے مظاہرے میں راج کمار یادو، برجندر کمار، ریکھا پانڈے، منوج، راج کمار گپتا، آنند پانڈے، دھرم ویر، رجن مشرا، منیش تیواری، بیچا لال، دھرم ویر، منوج سریواستو سمیت سنگٹھن شعبہ کے دیگر عہدیدار اور کارکن شامل رہے۔

یونیٹی آئی ٹی آئی میں اسمارٹ فون اینڈ لیٹر تقسیم

لکھنؤ، 30 جولائی۔یونٹی کالج کیمپس میں ایک عظیم الشان تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں یونٹی آئی ٹی آئی حکومت کی جانب سے موصول ہونے والے سمارٹ فونز اور ٹیبلٹس مختلف ٹریڈز میں تربیت حاصل کرنے والے طلباء میں تقسیم کیے گئے۔اس موقع پر لکھنؤ میونسپل کارپوریشن (زون-6) کے زونل ہیڈ مسٹر منوج سنگھ یادو نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کر کے پروگرام کو شرف بخشا۔دیگر مہمانوں میں مولانا کلب عابد وارڈ کے کونسلر جناب افہام اللہ فیض اور سماجی کارکن معراج حیدر نے پروگرام کو رونق بخشی۔یونٹی آئی ٹی آئی کے وائس پرنسپل مسٹر ایس آر۔ کاظم نے مہمانوں کا استقبال کیا۔اپنے استقبالیہ کلمات میں سکریٹری جناب نجم الحسن رضوی نے حکومت کی طرف سے پیشہ ورانہ کورسز کے طلباء کو مفت سمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کی فراہمی کو سراہا اور کہا کہ یہ سہولیات طلباء کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں معاون ثابت ہوں گی۔مہمان خصوصی نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جس تجارت میں تربیت لے رہے ہیں اس میں مہارت حاصل کریں تاکہ وہ نوکری کے بہترین مواقع حاصل کر سکیں ۔یونٹی آئی ٹی آئی میں جاری روزگار کے کورسز کی ستائش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ معاشرے کے کمزور طبقے کی بہتری میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔حکومت کی جانب سے موصول ہونے والے سمارٹ فونز اور ٹیبلٹس مہمانوں کے دستِ مبارک سے تقسیم کیے گئے جس سے طلباء کے چہرے کھل اٹھے۔اس موقع پر ایڈمنسٹریٹر جناب کلب مہدی اور پرنسپل مسٹر ایس آر۔ خان بھی موجود تھے آخر میں کوآرڈینیٹر جناب خرم کاظمی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔